مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
کے فکر انگیز خطبات کا مجموعہ

خطباتِ علی میاں

جلد ہفتم

ختم نبوت، عقائد و عبادات

مولوی محمد رضا خان ندوی

دار الاشاعت

Copyright Regd No.
جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

ناشر: خیبر لٹریچر سوسائٹی، پشاور
طباعت: اکتوبر 2002ء، علی پرنٹنگ پریس پشاور
ضخامت: 400 صفحات

ملنے کے پتے

خیبر لٹریچر سوسائٹی، پشاور
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نیپال میں ملنے کے پتے

مکتبہ الحرمین مسجد فتح محمد مین مارکیٹ پرانا کالج روڈ، کاٹھمنڈو
مکتبہ شاہین نیپال مرکز مسجد [illegible] روڈ، کاٹھمنڈو
[illegible]

فہرست عنوانات

ختم نبوت (۱) ۱۹

دین کی تکمیل اور امت کی حیات نبیاء ۱۹

محمد ﷺ پر سلسلہ نبوت کے خاتمہ دوران کے بعد ۲۰

اس کے منقطع ہو جانے کا اعلان

وہ صفات جو ابدی نبی اور آخری رسول ہی کے ہو سکتے ہیں ۲۳

محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت و حیات قیامت تک کے انسانوں کیلئے

قابل تقلید نمونہ و اسوہ اور اس کے لئے غیبی انتظامات ۲۵

محمد ﷺ سے امت کا مضبوط و ابدی رشتہ ۲۸

بعثت محمدی کے وہ خصائص جو نبی نبوت کے منتظر نہیں ۲۹

تمام اقوام عالم کے لئے رسالت محمدی کی عمومیت

اور اصلاح و تبدیلی سے بے نیازی ۳۱

گزشتہ آسمانی صحیفے اور قرآن حکیم تاریخ کی میزان میں ۳۷

کسی نئے نبی کی آمد سے متعلق قرآن خاموش ہے ۴۶

ختم نبوت کے بارے میں صریح و صحیح اور متواتر احادیث ۴۷

صحابہ کرام اور ملت اسلامیہ کا محمد ﷺ کے بعد ختم نبوت پر

اجماع اور دعوی نبوت سے ان کی نفرت ۴۹

ختم نبوت (۲) ۵۱

ختم نبوت امت کے لئے نعمت و رحمت ہے ۵۱

اگلے مذاہب میں مدعیان نبوت کی کثرت عقیدہ کی سلامتی

اور دین کی وحدت کے لئے خطرہ شدید ۵۳

عنوان	صفحہ
ختم نبوت دین کامل کا لازمی نتیجہ ہے	۵۴
دین اسلام کی زندگی بتازگی اور اس کی مرمہ خیزی کی صلاحیت	۵۹
تاریخ اسلام میں اصلاح تجدید کی تحریکوں کا تسلسل اور اس کا راز	۶۲
احساس ذمہ داری اور باطل کا مقابلہ کرنے کے عزم وقوت پر	
عقیدہ بقائے نبوت کا اثر	۶۳
ختم نبوت "ملت اسلامیہ کے لئے اللہ کی رحمت	
اور احسان وعنایت ہے	۶۴
ختم نبوت فکری انارکی سے نجات	۶۵
عقیدہ ختم نبوت کا تمدن پر احسان	۶۵
مدعیان نبوت کا فتنہ عظیم	۶۶
دنیا میں مکالمت بین طبیعت الٰہی اور روبیت باری کا فتنہ	۶۶
اسلام اور مسلمانوں کے مقابلہ میں دجالی الحاد اور دجالی بدایت	۶۸
مسلمانوں کے درمیان تفرقہ اندازی	۷۱
اسلام کے بدترین دشمن	۷۲
امت کی بقا اور عقیدہ ختم نبوت	۷۵
امت محمدیہ کی بقا ختم نبوت پر ہے	۸۷
ختم نبوت انعام خداوندی اور امت اسلامیہ کا امتیاز ہے	۹۱
ختم نبوت انعام خداوندی اور امت اسلامیہ کا امتیاز ہے	۹۱
دینی استقرار کی حفاظت	۹۳
ختم نبوت کا زندگی اور تمدن پر احسان	۹۳
قادیانیت کی جسارت اور جدت	۹۳

عنوان	صفحہ
اسلام کی بقا اور تسلسل کے لئے غیبی انتظامات	۹۵
ادیان سابقہ میں دعویداران نبوت کی کثرت	۹۶
''قادیانیت'' کا وجود اور اس کا اصل محرک استعمار پرست	۱۰۱
وفات	۱۰۷
آنحضرت ﷺ کی نبوت ایک نئے دور کا آغاز تھی	
جس نے خفتہ ایران کو بیدار کر دیا	۱۰۹
نبوت، انسانیت کو اس کی ضرورت اور تمدن پر اس کا احسان	۱۱۵
مقام کی موزونیت	۱۱۵
جامعیت کی کلی ذمہ داری	۱۱۶
زمانہ کو اس موضوع کی ضرورت	۱۱۷
نبوت اور انبیاء قرآن کی روشنی میں	۱۱۸
شوق انگیز اور محبوب موضوع	۱۱۸
برگزیدہ مخلوق اور انسانیت کے کامل نمونے	۱۱۸
قدرتی سوال	۱۲۲
کوہ صفا پر	۱۲۵
نبوت کی حکیمانہ تمثیل	۱۲۶
ہدایت کا واحد ذریعہ	۱۲۹
فلسفہ یونان کی ناکامی کا راز	۱۳۳
عہد اسلامی کے فلسفہ کی لغزش	۱۳۵
انبیائے کرام کا امتیاز	۱۳۶
انبیاء کی تعلیمات سے بے نیازی کا انجام	۱۳۶

عنوان	صفحہ
انبیاء کے علم اور دوسرے علوم اور صنعتوں کا تقابل	۱۳۷
رسول کی بعثت کے بعد انکار کی گنجائش نہیں	۱۳۸
اسلامی ممالک کے لئے خطرہ عظیم	۱۳۹
علماء محققین اور انبیاء کرام کا فرق ایک تمثیل میں	۱۴۰
مثالی شہر میں انبیاء کا خاص فریضہ	۱۴۲
مقدس ترین فریضہ	۱۴۳
انسانیت کی خیر و برکت اور تمدن کے ارتقاء کا بنیادی سبب	۱۴۳
انبیائے کرام کی امتیازی خصوصیات، مزاج و منہاج	۱۴۷
مقام نبوت کو سمجھنے پر خود ساختہ اصطلاحات کا ظلم	۱۴۷
قرآن کے ظلمات و عمیق مطالب کی ضرورت	۱۴۹
انبیاء اور دوسرے رہنماؤں کا بنیادی فرق	۱۴۹
انبیاء کی دعوت میں حکمت و تیسیر	۱۵۳
دعوت انبیاء کا سب سے اہم رکن	۱۵۹
ازل سے تا امروز	۱۶۱
قرآنی اصطلاحات صحابہؓ کی نظر میں	۱۶۲
دینی دعوت اور تحریک کا بنیادی رکن کیا ہونا چاہئے	۱۶۳
نوجوان داعیوں کو رہنمائی	۱۶۴
دعوت انبیاء میں عقیدۂ آخرت کا مقام	۱۶۸
نصیحت اور موعظت کا اصل محرک	۱۷۰
عقیدۂ آخرت کا اثر انبیاء کے متبعین پر	۱۷۱
اعمال کی غایت آخرت میں مزا یا سزا	۱۷۲
انبیاء اور ان کی متبعین کی سیرتوں میں آخرت کا مقام	۱۷۳

عنوان	صفحہ
تہذیب اور اصلاق واخلاق کا فرق	۱۷۵
ایمان بالغیب کا مطالبہ	۱۷۹
ایمان بالغیب اور ایمان بالظاہر	۱۸۹
تکلفات سے پرہیز اور فطرت سلیمہ پر اعتماد	۱۸۳
مدح صحابہؓ کے جیسے اور کرنے کے کام	۱۸۹
نسل نو کے ایمان وعقیدہ کی فکر کیجئے!	۲۰۳
تسلسل ایک قانون قدرت ہے	۲۰۳
اعتقادی تسلسل کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی دعا	۲۰۴
ایمانی تسلسل کی خاطر یعقوبؑ کی فکر	۲۰۵
نئی نسل کے ایمان وعقیدے کی فکر کیجئے	۲۰۹
اس فکر کو عام کیجئے	۲۱۱
دین وایمان کو بچانے کے لئے جان تک قربان کردی جائے	۲۱۳
معاشرہ کی تعمیر کے عناصر	۲۱۵
عید رمضان کا انعام اور ثمرہ ہے	۲۲۵
جسے عید کہتے ہیں	۲۲۵
عید تو رمضان المبارک کا صلہ ہے	۲۲۶
عید مختلف ادوار کی تذکیر	۲۲۷
زندگی تبدیلیوں کا نام ہے	۲۲۸
باقی ہر سرکش نہیں بلکہ گنہگار اور قصوروار	۲۲۹
کریم کا احسان	۲۳۱

عنوان	صفحہ
دو روزے	۲۲۳
روزہ معمولی محنت نہیں	۲۲۳
اسلام خود ایک روزہ ہے	۲۲۴
یہ دنیا تمہیں مل نہیں	۲۲۷
اپنی زندگی پر شریعت کا نقد کیجئے	۲۲۹
معاشرہ پر روزہ کے اثرات	۲۳۳
روزہ کی خصوصیات اور اس کے فضائل و احکام	۲۳۳
رمضان کو روزہ کے ساتھ کیوں مخصوص کیا گیا؟	۲۳۴
عبادات کا عالمی موسم اور اعمال صالحہ کا جشن عام	۲۳۵
عالمی فضاء اور سوسائٹی پر اس کا اثر و نفوذ	۲۳۶
فضائل اور اس کی قوت تاثیر	۲۳۹
روزہ کی روح اور حقیقت کی حفاظت	
اور اجتماعیت و سلطنت کا امتزاج	۲۴۸
پوری زندگی عبادت ہے	۲۵۳
عبادت کا مفہوم	۲۵۳
رمضان المبارک کا مبارک تحفہ	۲۵۷
رمضان المبارک کا تقاضا	۲۵۸
دینی سرحدوں کی حفاظت	۲۶۳
ان باتوں کا خیال رکھیں تو پوری زندگی عبادت میں داخل ہو جائے گی	۲۶۹
مسلمانوں پر ایک نظر قلب پر تین اثر	۲۷۵

عنوان	صفحہ
مسرت	۲۷۵
حیرت	۲۷۶
حسرت	۲۷۸
عبرت	۲۸۱
علم اسلام سے اور جہالت جاہلیت سے جڑی ہے	۲۸۳
اللہ اکبر	۲۸۹
تکبیر اور اس کے آفاق	۲۸۹
اس شہادت کی اہمیت اور تاریخ میں اس کے کارنامے	۲۹۰
قصہ دو باغ والے کا	۲۹۳
زندگی کے کرشمے	۳۰۱
حیات طیبہ کیا ہے؟	۳۰۱
زندگی کی بے ثباتی!	۳۰۱
عمر اور عقل کا فرق	۳۰۲
دل کو ہلا دینے والا اعلان	۳۰۲
مال کیا ہے اور کیا ہوگئی	۳۰۳
مال اور بیوی کا فرق	۳۰۳
مال ایک عذاب	۳۰۳
فیشن ایبل بیوی	۳۰۳
قرآن مجید میں آپ کا تذکرہ	۳۰۵
علم حدیث ایک بیش بہا خزانہ	۳۱۱

عنوان	صفحہ
اوقاتِ نماز	۳۲۳
نمازِ سنن	۳۳۳
زکوٰۃ و صدقۂ فطر	۳۳۵
زکوٰۃ کے مصارف اور اس کے متعلق چند ضروری مسائل	۳۳۱
زکوٰۃ کی تین خصوصیات	۳۳۸
صدقۂ فطر	۳۳۹
زکوٰۃ میں دینے یا لینے والے پر پوشیدہ رکھنا واجب ہے	۳۴۰
زکوٰۃ کی تقسیم اور اختلاس کی آفات	۳۴۰
رمضان المبارک و صومِ صادق کی حکایات و	۳۴۳
رمضان کا مہینہ بدل گیا	۳۴۳
رمضان کی خصوصیت و عظمت	۳۴۳
روزہ کا حکم	۳۴۴
روزہ کی حقیقت اور اس کی قسمیں	۳۴۴
روزہ کے آداب	۳۴۵
روزہ کی عبادت پر عبادت	۳۴۵
روزہ رکھنے والے کا ثواب	۳۴۶
روزہ کا منظر	۳۴۶
تلاوت کا موسم	۳۴۷
حرمت وطی حالت حیض	۳۴۷
حقوق زوجین کا بیان	۳۴۸
رمضان میں بیوی کا آنا	۳۴۹

	۳۴۹
	۳۵۰
	۳۵۱
	۳۵۲
	۳۵۵
	۳۵۶
	۳۵۷
	۳۵۸
	۳۵۹
	۳۶۰
	۳۶۱
	۳۶۲
	۳۶۳
	۳۶۴
	۳۶۵
	۳۶۶
	۳۶۷
	۳۶۸
	۳۶۹
	۳۷۰
	۳۷۱
	۳۷۲
	۳۷۳
	۳۷۴
	۳۷۵
	۳۷۶

عنوان	صفحہ
التقویٰ سب سے بڑی نعمت ایمان ہے	۳۸۱
انقلاب قوم کے انقلاب اعمال کی قوت کا سرچشمہ	۳۸۷
قوموں کی زندگی شخصیت اور پیغام کی راہ میں ہے	۳۹۷

انتساب

میں اپنی اس کاوش کا انتساب اپنے والدین دامت برکاتھما کی جانب کرتا ہوں۔ یقیناً یہ میرے لئے انتہائی سعادت مندی کا باعث ہے۔

کی ہاں! والدین کا وجود باسعود ہر اولاد کی بہترین متاع کے مترادف ہے!

محمد رمضان نیپالی

خطبات کی اہمیت

در دول

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی قدس سرہ قوام سے جدا ہوئے آج
عید کی سال کا عرصہ گزر گیا، مگر مصائب کا مارک لی میسوں تازہ کیل ہوتے گئی رہتے
ہیں، ہجوم ہے اور محشر وقلق ہے، آج آپ کی یاد بھی بہت تیز ہے، آپ کے ہی
عمل (نصیاب علی میاں) کی "سیب" ناغہ سے موقع پر آپ کی یاد اور آپ کے
فیض الثانی کا زمانے تک نہیں دل میں آرہے ہیں اور آپ کے چھے جانے سے جو بڑا خلا
پیدا ہوا ہے اس کا احساس ساتھ ساتھ دل کو بھی ہوا رہا ہے۔

آپ کی تعلیمات اور افکار و مدوین جس ملت اسلامیہ کے لئے عام ہے
خصوصاً حضرت قدس سرہ کی تقریروں کے خطبات و بیانات کو پڑھتے ہوئے ایسا محسوس
ہوتا ہے کہ گویا مصنف رحمہ اللہ ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہم کامیاب زندگی کی طرف
رہنمائی فرما رہے ہیں، ان ارشادات و خطبات کی معنویت دل و دماغ کو تازگی بخشتا ہے
خطبات علی میاں کی سرخیل جلد جو علم و دانش کے موضوعات پر مشتمل تھی جس میں ان تقاریر
و خطبات کو جمع کیا گیا تھا جو مختلف کانفرنسوں اور اجتماعات میں کئے گئے تھے اب آپ کی
حیات میں چھ جلدیں شائع ہو چکی ہیں اس جلد میں حضرت مولانا رحمہ اللہ کے ان خطبات
کو جمع کیا گیا ہے جو تحریک اور تنظیم و جماعت سے متعلق ہیں

آپ کی پوری زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے نہ صرف تعلیم کی بلکہ
پوری زندگی تعلیم و تربیت کے لئے وقف کر دی تھی، آپ کی تعلیم و تربیت کا دائرہ بہت وسیع تھا
آپ نے اپنے علم و فکر کی روشنی سے صرف ایک ملک، ایک براعظم یا ایک خطہ کو نہیں بلکہ
پوری دنیا کو منور کیا، آپ کی تعلیم و تربیت کا دائرہ بچوں سے لے کر بڑوں تک، عوام سے لے کر
خواص تک، عام انسانوں سے لے کر علماء و مشائخ تک، حکمرانوں سے لے کر محکومین تک
سب کے لئے تھا، آپ نے اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو اسلام کی سربلندی، دعوت و تبلیغ، اشاعت اسلام اور
اصلاح امت کے لئے وقف کر دیا تھا، آپ کی تحریروں کا مطالعہ کرنے والے کو اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے
اپنی پوری زندگی میں کتنے ہی موضوعات پر قلم اٹھایا اور جو خطبات القاء فرمائے ان
میں ہر خطبہ کے لئے ایسے موضوع کا انتخاب فرمایا جو اس وقت کے مناسب ہوتا تھا اس کے

مطابق ۔ قرآن ۔ سنگ ۔ یہ کی عجب تو عظیم ہیں کوب سے جو کہ علت ۔ عظمت کی
طالب ۔ ۔ ۔

ختم نبوت (۱)

انحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا
ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ
ونشھد ان لا الہ الا اللہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد
اعوذ باللہ تعالیٰ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible] اس جب کہ توفیق الٰہی سے منصب رسالت مآب [illegible] اس نے عالم عرب
عالمین اور ان کے حاکم کسریٰ بحرین کی طرف دعوت کے ہم پیغام بھیجا تو کسریٰ نے قرآن
عظیم کی دعوتی مہم اور [illegible] کی ہے اپنے معزز مہمان اور [illegible] کا
علاج اور [illegible] سعادت حاصل [illegible] کی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ختم
نبوت اور [illegible] ہونے کے لئے [illegible] کی بہت بڑی اہمیت
حدیث [illegible] ان پہلی مساعی سے [illegible] اور [illegible] سے پہلی اسلوں
اور [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible]
[illegible] اس بھی [illegible] کی آخری [illegible] کی [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] کے قائل ہیں [illegible] اور محمد ﷺ کے [illegible] کا پیغام اور
[illegible] کے بعد [illegible] تک پہنچے اور اللہ نے [illegible] میں [illegible] کا پورا حق ادا کیا اور اللہ کی اس
[illegible] کی جس نے [illegible] کا منصب پانے [illegible] کی ذمہ داریاں [illegible] میں [illegible]
[illegible] کے [illegible] کی تحریف [illegible] سے [illegible] کی [illegible]
[illegible] میں اور ہر مقام پر [illegible] سے [illegible] فرمائیں۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر
وتؤمنون باللہ

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے [illegible] ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور
برائی سے روکتے اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

خدا کی قسم [illegible] نے [illegible] کا [illegible] پیش [illegible] کے [illegible]
[illegible] میں اور [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] کے [illegible]
جانا [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

لاتزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق لایضرھم من خذلھم حتی یاتی
امر اللہ وھم کذالک

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

محمد ﷺ پر سلسلہ نبوت کے ختم ہونے کے بعد
ان کے منقطع ہو جانے کا اعلان

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [

فارجی الی عبدہ ما اوحی

[illegible]

فلا هو کان عبدہ و جبریل ذہبہ الی فلک بدر [illegible] مصدقۃ لنبیہ
بعدہ وھو بمنزلۃ المبعوث

[illegible]

[illegible] سول کریمہ [illegible] لعرس مکہ مضاع بہ عن
[illegible] حکمہ مجبور ولقد [illegible] بلاکفر الیہ وہو علی الغیب
[illegible]

[illegible]

پورے یا اس سے اس کا کوئی حصہ روایت ہو

وہ صفات جو دائمی نبی اور آخری رسول میں کے ہو سکتے ہیں

آئیے مجھے سلسلہ بحث کے تحت رسول اللہ ﷺ کی ان صفات پر روشنی ڈالنے پر آپ کے سامنے یہ بات بھی بخوبی واضح ہو جائے کہ آپ کی نبوت کی تصدیق کے لئے کن دلائل اور براہین کا سہارا لینا ضروری تھا۔ کیونکہ وقت کا یہ مانگ ہوتا ہے کہ ہر دعوے کے ثبوت میں دلائل پیش کئے جائیں۔ اس لئے کہ ہم نے کبھی قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے علاوہ کسی اور سے یہ سنا ہی نہیں کہ ان کے ہاں کوئی ایسی چیز ہے جس سے اس کی صحت ثابت کی جا سکے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ آپ کے بعد بعض لوگوں نے آپ کی نبوت کے خلاف دلائل پیش کئے ہیں۔ جن کا ذکر ہم آگے چل کر کریں گے۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول (نبی) ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے

قرآن نے آپ کے دائمی نبی ہونے کے دعوے کے لئے جو قوی دلائل اور تائید غیبی کا سہارا لیا ہے جس کی بنا پر آپ اور آپ کے ماننے والوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہتا کہ وہ اس کو تسلیم کر لیں۔ ان پر بحث کرنے سے پہلے ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس کے مطلب کی جہاں تک تعلق ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ سب کا اتفاق ہے۔ البتہ حقیقت یہ ہے کہ اس کے الفاظ میں کچھ ایسا ابہام ہے جس کی وجہ سے بعض لوگوں کو شکوک و شبہات پیدا ہوئے ہیں۔ اس مطلب کے لئے یہ کہا جاتا ہے کہ خاتم کے معنی مہر کے ہیں اور مہر کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ اس پر لگائی جاتی ہے اس کی تصدیق کرتی ہے۔ اس کی حفاظت کرتی ہے۔ اس کو بند کرتی ہے۔ اس کو مکمل کرتی ہے۔ اس کو ختم کرتی ہے۔ اس کو محفوظ کرتی ہے۔ اس کو ممتاز کرتی ہے۔ اس کو مستند بناتی ہے۔ اس کو معتبر بناتی ہے۔ اس کو مؤثر بناتی ہے۔ اس کو مقدس بناتی ہے۔ اس کو معزز بناتی ہے۔ اس کو مکرم بناتی ہے۔ اس کو معظم بناتی ہے۔ اس کو محترم بناتی ہے۔ اس کو مبارک بناتی ہے۔ اس کو مسعود بناتی ہے۔ اس کو مشکور بناتی ہے۔ اس کو مقبول بناتی ہے۔ اس کو مرغوب بناتی ہے۔ اس کو مطلوب بناتی ہے۔ اس کو مرجع بناتی ہے۔ اس کو مرکز بناتی ہے۔ اس کو مدار بناتی ہے۔ اس کو محور

محمد رسول اللہ کی سیرت وحیات قیامت تک کے انسانوں کیلئے قابل تقلید نمونہ اور اس کے عجیبی انتظامات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

[illegible]

هوالذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله و کفی بالله شهیدا

[illegible]

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تمام اقوام و امم کے لیے رسالت محمدی کی عمومیت اور صداقت و حقانیت کے بے نیازی

[illegible]

ل و سب باتیں پیش رکھتے تھے تاکہ وہ ان کے معجزات کریں و غیرہ۔

" وں کی نے لوگوں والا رہا اچھا کیسے

ا ی ا ا ا

مسئلہ قبال وطلب تقویٰ اور حسن تقابل دونوں تقویٰ میں مسابقت و تقابلکا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یاایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثی وجعلنکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر

وہ ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے بے شک اللہ سب جاننے والا اور سب سے خبردار ہے

اور نبی کریم ﷺ نے بھی فتح مکہ کے موقع پر اعلان فرمایا

الناس بنو ادم وادم خلق من تراب لا فضل لعربی علی عجمی الا بالتقوی

سب لوگ آدم کے بیٹے ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں عربی کو عجمی پر فضیلت حاصل نہیں مگر تقویٰ سے ہے

اور حجۃ الوداع کے موقع پر بھی آپ نے فرمایا

و کفی العلم بالمرء ان یسئلہ الناس عن دینہ وورعہ

آدمی کا علم اس کے لیے کافی ہے کہ لوگ اس سے دین اور پرہیزگاری کے بارے میں سوال کریں

اور نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جاہلانہ یا

یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر

اللہ تمہارے لئے میں آسانی چاہتا ہے اور تنگی نہیں چاہتا

وما جعل علیکم فی الدین من حرج

اور اس نے دین کی بات میں تنگی نہیں کی۔

پچھلی امتوں اور قوموں میں جو غلو اور تشدد کی قومیں پیدا ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ تھی عابدوں اور متدین علماء کے اپنے قانون سازوں سے غلو کی وجہ سے ہلاک کر دیا تھا اس لئے آخری ہدایت و شریعت کے خاتم نبی اور ان قوموں کی اس مصیبت سے بات کی قرآن مجید

[illegible]

يأمرهم بالمعروف وينهاهم عن المنكر ويحل لهم الطيب ويحرم عليهم الخبيث ويضع عنهم اصرهم والاغلال التي كانت عليهم

وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتا اور برے کام سے روکتا ہے وہ ان کے لئے پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں ان پر حرام کرتا ہے اور ان پر سے بوجھ اور طوق جو ان (کے سر) پر اور گلے میں) تھے دور کرتا ہے

قرآن مجید نے اس کی وضاحت میں کہ [illegible] لوگ بھی شرعی ضرورت کے تحت [illegible] کی وہاں کوئی حرج نہیں ہے اللہ کے علم محکم میں [illegible]

يأيها الذين آمنوا لا تسألوا عن اشياء ان تبد لكم تسؤكم وان تسألوا عنها حين ينزل القرآن تبد لكم عفا الله عنها والله غفور حليم قد سألها قوم من قبلكم ثم اصبحوا بها كافرين

[illegible] ہے کہ ایسی باتیں نہ پوچھو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر تم ایسی باتیں اس وقت پوچھو گے جب قرآن نازل ہو رہا ہے تو وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ نے ان باتوں سے درگزر فرمایا ہے اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے تم سے پہلے ایک قوم نے ایسی باتیں پوچھی تھیں پھر وہ ان کی وجہ سے کافر ہو گئے

يريد الله ليبين لكم ويهديكم سنن الذين من قبلكم ويتوب عليكم والله عليم حكيم والله يريد ان يتوب عليكم ويريد الذين يتبعون الشهوات ان تميلوا ميلا عظيما يريد الله ان يخفف عنكم وخلق الانسان ضعيفا

[illegible] ہے [illegible] اپنی [illegible] سے قبول [illegible] سے [illegible] والوں سے [illegible] ہے [illegible] چاہتا ہے کہ [illegible] سے [illegible] پیچھے چلتے ہیں [illegible] چاہتے ہیں کہ تم [illegible] سے [illegible] ہو جاؤ اللہ چاہتا ہے کہ تم پر سے بوجھ ہلکا کر دے [illegible] کمزور پیدا کیا گیا ہے

ان [illegible] کی [illegible] ہے [illegible]

(یہود سابقہ کے خلاف) ہر زمان و مکان اور ہر قوم کے لئے عمومی اور نوع انسانی کیلئے ہدایت کا پیغام ہوا اور اسکی نبوت شریعت کی آمد سے پہلے کے جو گزشتہ مذاہب اور شریعتوں کے بقیہ حکام و قوانین کو منسوخ اور اس کشمکش و ظلم و ستم کا دور جو آزادی اور فطرت پذیری کے رجحان کی جستجو کرنے جس کے سبب کہ ایک شخص اور دوسرے فریق مذہب بنا دیا گیا اور دنیا میں ایک نئے عنصر اور عمل انقلاب کی پیش کرنے کی صحیح معنی دین فطرت ہے اس لئے کہ یہ دونوں چیزیں خدا نے دین اسلام اور اس کی شریعت میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں

قرآن آسمانی صحیفے اور قرآن علم و تاریخ کی میزان میں

قرآن سے پہلے کے آسمانی صحیفے بیشک تحریف و تبدیل، نقصان اور کمی و بیشی کا شکار ہوئے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا ذمہ داری خود نہیں لی تھی لیکن قرآن کے بارے میں خود خدا نے اس کے محفوظ رہنے کی ذمہ داری لی اور اس کی مخاطب تمام انسانوں کی طرف ایک عمومی پیغام کی صورت میں کیا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون

بیشک ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

یہ شک ہم نے تورات کو نازل کیا جس میں ہدایت اور روشنی ہے اس کے مطابق پیغمبر (جو اسرائیل کی اولاد تھے) یہودیوں کو حکم دیتے تھے اور اسی طرح علماء اور مشائخ بھی جو وہ کتاب خدا کے نگہبان مقرر کئے گئے تھے اور اس پر گواہ تھے (یعنی حکم کی تائید کرتے تھے)۔

تاریخی طور پر یہ ایک علمی حقیقت ہے جس کا اعتراف خود ان کے اور دوسروں کے علماء نے بھی کیا ہے کہ تورات جو حضرت موسیٰ کے صحیفے پر مشتمل ہے کئی بار ضائع ہوئی اور آشوریوں کا غلط طور پر اشارہ کرتے رہے ہیں اور خود یہودی مورخین کا اس پر اتفاق ہے کہ تاریخ میں کم سے کم پانچ مرتبہ پیش آئے ہیں جیسے بخت نصر (۵۸۶ ق م) بابل نے یروشلم پر ۵۸۶ ق م میں حملہ کیا اور ہیکل سلیمانی کو جلا دیا جس میں حضرت سلیمان نے دو بیش قیمت اور آسمانی کتابیں اور پادریوں نے تبرکات محفوظ رکھے تھے اور جو دوسری بار

کے بارے میں حقیقت سیرت کا تاریخ کی تاریخ میں، تحقیق معلومات کرنے والے ہیں، ان کے لئے یا مسلمان کو اس میں چلنے والے ہیں، میلاد کا ہیں سیاہ نہ ہیں نواسیں رہا ہے ہیں ہے ہیں ہیں ہیں

[illegible] لا اله الا الله محمد رسول الله كما هلك بنو اسرائيل حين قالوا لنبي لهم اجعل لنا الها كما لهم آلهة قال انكم قوم تجهلون

[illegible] ان الله تعالى كان يعلم ان قوما من [illegible] يقولون [illegible] فاحسن واحسنه الا موضع به من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضع هذا الحجر في الزاوية فان الزاوية لم تحسن

[illegible] ان رجلا كان فيمن كان قبلكم رغب الى الله تعالى ان يعلمه الاسم الذي اذا دعي به اجاب فعلمه الله فكان يدعو الله به فاتاه فقال له ما شئت فاسأل فقال اسألك ان تعلمني الاسم الذي اذا دعيت به اجبت فقال له ويحك انك لا تسأل شيئا الا اعطيته فاسأل ربك ان يعلمك اسمه الذي اذا دعي به اجاب

ان رسول الله ﷺ قال فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لي الغنائم وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى الخلق كافة وختم بي النبيون

[illegible] ان رسول الله ﷺ قال [illegible] چھ چیزوں سے [illegible] فضیلت دی گئی ہے مجھے [illegible] جوامع الکلم عطا کیے گئے ہیں [illegible] رعب سے مدد کی گئی ہے [illegible] غنیمت حلال کر دی گئی ہے [illegible] زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے [illegible] تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں [illegible] سلسلہ نبوت میرے اوپر ختم کیا گیا

عن رسول الله ﷺ [illegible] ان لم يسأله والله يغضب عليه فلا رسول يعني ولا نبي

[illegible] ان رسول الله ﷺ [illegible] سے پہلے [illegible] ان میں سے [illegible] نبی ہوا ہو۔

عن حبيب بن مطعم ان النبي ﷺ قال يا محمد ما احمد وانا محاحي الذي يمحو الله به الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على عقبي

وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی

ترجمہ: جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں محمد ہوں میں احمد ہوں اور میں محو کرنے والا ہوں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو محو کرے گا اور میں حاشر ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو میرے بعد حشر کے موقع پر اٹھائے گا اور میں عاقب (بعد والا) ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحابہ کرام اور ملت اسلامیہ کا محمد ﷺ کے بعد ختم نبوت پر اجماع اور دعوی نبوت سے ان کی نفرت

ان واضح اور محکم آیات اور صحیح و صریح متواتر حدیثوں کے پیش نظر صحابہ کا اس پر اجماع ہے اور ان کا اجماع قوی ترین شرعی دلائل میں سے ہے کہ نبی ﷺ کے بعد نبوت ختم ہوگئی اور اب کوئی نبی (نبوت کے کسی بھی مفہوم میں) نہیں۔ صحابہ اس لفظ کے مفہوم کو سب سے بہتر طور پر سمجھتے تھے اسی لئے مسیلمہ کذاب کے خلاف قتال کرنے اور اسے کافر و مرتد قرار دینے پر بلا استثناء ان کا ہر فرد متفق تھا حالانکہ مسیلمہ بھی نبوت محمد کا اقرار کرتا تھا اور اذان اشہد ان محمد رسول اللہ کہتا اور کہلواتا تھا اسی طرح قرآن پر ایمان رکھتے ہوئے اس پر عمل و فرض کہتا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی قرآن کی من مانی تفسیر اور باطل مفہوم بھی کرتا تھا اور کہتا تھا کہ نبوت محمدی میں اسے بھی شریک بنایا گیا ہے اس طرح اس طرح اس محمدی نبوت کا دعوی کرنے والا تھا جو شریعت محمدی کی تابع ہے اور بعد کے راشدوں کے دور میں نبوت کا یہی دعوی تھا جس کے خلاف جنگ میں مارا گیا جس میں بارہ سو مسلمان شہید ہوئے جن میں حضرت خالد بن ولید کے نام حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خط میں ہیں اسی طرح اسود عنسی بھی جس نے عہد نبوی میں نبوت کا دعوی کیا تھا اسی زمانہ میں قتل کیا گیا۔

چنانچہ عہد میں رسول اللہ ﷺ کے بعد انقطاع نبوت پر اجماع ہوا اور یہ کہ کسی نبوت دین سے خروج کرنے والا اور مسلمانوں سے الگ رہنے والا ہے یہ عقیدہ عالم اسلام میں ہر دور میں معروف و مشہور رہا اور مسلمانوں کے اس دینی عقائد کا ایک جز بن گیا جنہیں وہ دل و جان سے عزیز رکھتے ہیں اور جو ان سے متفق ہوتے آئے ہیں اور اس کے اثر سے مسلمانوں کی زیب و طبیعت دعوائے نبوت کے سننے کی بھی روادار نہ رہی اس لئے مسلم معاشرہ میں یہاں کی

ہندوستان میں اسلامی دعوت و تبلیغ کے لیے ہمارے پاس جو ذرائع اور وسائل ہیں ان کی تعداد کم ہے اور جو ہیں بھی وہ بہت کچھ زیادہ بھی پھر جب ان کے بھی پیش نظر کمی ہو جائے کہ تو ہم اسلام بہت سے ریشنل مسلمانوں کو اخلاقی انتشار سے بڑے خطرناک اور اضطراب سے گزر رہے ہیں اور ان کی مقاصد سے ہمیں نے لیے (مسلمانوں کی دینی اقتدار کو دیکھتے ہوئے) اخلاقی ہونے کا بہت ہے اور عادوں کا اثر ہے وہ اخلاقی ہمارے ملک میں اس قلت پر دیکھی جاتی ہے اس سے حقائق اس بات کی میں جغرافیائی وجہ کے بھروسے اور بیرونی مدد کی قلیل تعداد ہے ہندوستان کی دینی تعداد اقلیت ہے۔

پچھلی دہائی کے مسلمانوں میں دعوت دینے والوں نے دینی حالت کا صحیح تجزیہ حاصل نہیں کیا اور اپنے پیروؤں کی دینی معلومات بتائے کہ کسی کا مسلمانوں کی مجالس اور محفلوں میں جانے کی ذمہ داری کی ہے قرآن و حدیث کی تعلیمات میں قیامت تک ہدایت کے مدعین دعوت کی تعداد بہت کم ہے یا نہیں ہے کچھ

یہ تعداد بھی اسلام کی دعوت کی وسعت جہات کی کثرت اور مقاصد کے اختلاف ہو جاتے ہے بہت کم ہے اور یہ مسلمانوں ہے میں ختم ہونے کے خطرہ کے پیش ہوئے اور اس کے ذریعہ پیش ہمارے کاموں، تنظیمات اور تنظیمات مشاورت مشورہ اور دیکھنے کا نتیجہ ہے عموماً دعوت کا مقابلہ کرتے ہیں

ختم نبوت (۲)

ختم نبوت انسانیت کے لئے عزت و رحمت ہے

[illegible] انسانیت اس بلوغ کو پہنچ گئی ہے جہاں اللہ نے ختم نبوت کا اعلان فرمایا۔ اب انسانیت اپنے اس خطہ و دائرہ سے نکل گئی ہے جس میں وہ محدود تھی۔ اب انسان کی صدیوں سے رکی ہوئی ترقی کا راستہ کھل گیا۔ اب وہ علم و عقل کی بنا پر ہی ترقی کرے گا۔ اب اس کی ترقی کی راہ میں [illegible] حائل نہیں ہوں گی۔ اب اس کی ترقی کی رفتار بہت تیز ہو جائے گی۔ اب وہ ترقی کی منزلیں بہت جلد طے کرے گا۔ اب انسانیت کی [illegible] ہو گئی ہے۔ اب وہ کسی نئے نبی کا انتظار نہیں کرے گا۔ اب انسانیت کی [illegible] ہو گئی ہے۔ اب انسانیت کی [illegible] ہو گئی ہے۔ اب انسانیت کی [illegible] ہو گئی ہے

۱۰۔ مذاہب میں مذہبی ہوت کی نشوت عقیدہ ں سماجی اور ان کی اصلاح کے لئے کچھ تجاویز

رکھا تھا تاکہ میں بڑے بڑے کاموں اور ایسے کام کر کے دکھاؤں۔"

"اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ اے آدم زاد اسرائیل کے نبی جو نبوت کرتے ہیں ان کے خلاف نبوت کر اور جو اپنے دل سے بات بنا کر نبوت کرتے ہیں ان سے کہہ خداوند کا کلام سنو خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ احمق نبیوں پر افسوس جو اپنی ہی روح کی پیروی کرتے ہیں اور انہوں نے کچھ نہیں دیکھا۔"

"ملک میں ایک حیرت افزا اور ہولناک بات ہوئی ہے نبی جھوٹی نبوت کرتے ہیں اور کاہن ان کے وسیلہ سے حکمرانی کرتے ہیں اور میرے لوگ ایسی حالت کو پسند کرتے ہیں تم لوگ آخر میں کیا کرو گے۔"

"کیونکہ رب الافواج اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ وہ نبی جو تمہارے درمیان ہیں اور تمہارے غیب داں تم کو گمراہ نہ کریں اور اپنے خواب جنہیں تم جو تمہارے لئے کہتے ہے خواب دیکھتے ہیں نہ سنو کیونکہ وہ میرا نام لے کر تم سے جھوٹی نبوت کرتے ہیں میں نے ان کو نہیں بھیجا۔"

یہودی تاریخی مآخذ سے پتہ چلتا ہے کہ ان "مسیحیوں کا سلسلہ" عہد نامہ قدیم" کی تدوین کے بعد بھی جاری رہا اور خاص طور پر اس کی کثرت اس معاشرے میں ہوئی جس میں یہودی مظلومیت اور جبر و تعدی کا شکار رہے چنانچہ یہودی معاشرہ ایسے "نجات دہندہ" کے انتظار میں رہنے لگا جو اسے اس شرمناک حالت سے نکالے اس کے دشمن سے بدلہ لے اور اس کا کھویا ہوا وقار واقتدار بحال کرے معاشرہ کے زخمی اور ٹوٹے ہوئے دل اور غم و غصہ کے جذبات سے ذہین و باصلاحیت لوگوں اور بے دین حکومتوں نے بہت فائدہ اٹھایا اور ان کو اپنے قومی مفاد اور سیاسی مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے استعمال کیا وہ اپنی ملت کے سامنے بشارتوں اور غیب دانی کے دعوؤں کے ساتھ آگئے اور نبی نبوت کا جھنڈا بلند کیا اس نے ان مایوس طبیعتوں پر جادو کا کام کیا جو ایک طویل عرصہ سے قائم رہنے والے حالات سے تنگ آ چکی تھیں اور اس طرح ان کے ماننے والوں کی ایک بڑی تعداد پیدا ہو گئی نتیجہ کا اختلاف بڑھا اور عقیدتوں کی کثرت ہو گئی اور نئے نئے فرقے پیدا ہونے لگے اس صورت حال نے اصل یہودی تعلیمات کیلئے ایک بڑا خطرہ پیدا کر دیا اور غیرت رکھنے والوں کو چونکا دیا البرٹ ایکہاسن امریکی مبلغ جوش

[illegible] جو [illegible] [illegible] [illegible]

ٹھنڈے پانی کا استعمال

ٹھنڈے پانی کا استعمال کا ایک نتیجہ ہے

ے اور دعوت اسلام کی تحریکوں کی قیادت کرتے اور ان کو دوام کی بیعہ کے بغیر حق و باطل کے معرکوں میں پڑتے ہیں۔

فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا

تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی مدت سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار میں ہیں اور انہوں نے اپنے قول کو بالکل بھی نہیں بدلا۔

یہی وہ کتاب ہے جس نے مسلمانوں کو فساد و ضلالت کے دھاروں میں بہنے اور جاہلیت کے اصول کا ساتھ دینے سے روکا اور جس میں بھی ایمان اور غیرت دینیت کے شعلے بھڑکا ہے

تاریخ اسلام میں اصلاح و تجدید کی تحریکوں کا تسلسل اور اس کا راز

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ اسلام کی اس طویل اور پر شوکت تاریخ میں وقتی تکمیل کے طویل مدت ایسی نہیں ہیں جب اسلام کی حقیقی دعوت بالکل بند ہو گئی ہو حقیقت اسلام بالکل پردہ خفا میں چھپ گئی ہو دعوت اسلام بالکل بے اثر ہو گئی ہو اور تمام عالم اسلام پر بالکل اندھیرا چھا گیا ہو ایسا کبھی نہیں ہوا ہے کہ جب بھی اسلام کسی فتنہ و ارتداد کی تحریف اور غلط کاری کی پیش کی گئی یا اس کو غلط طریقہ پر پیش کیا گیا ہو اس کا کوئی سخت حملہ ہوا ہو کوئی طاقتور شخصیت ایسی ضرور میدان میں آ گئی جس نے اس فتنہ کا پوری طاقت سے مقابلہ کیا اور اس میدان سے بشارت یافتہ ہو کر نکلی ہیں جو اپنے وقت میں بڑی طاقتور تھیں لیکن آج ان کا جو اثر باقی کتابوں میں رہ گیا ہے ان کی حقیقت کا سمجھنا بھی آج مشکل ہے کتنے ادوار ہیں جو قدرت تعجب احتمال خلق قرآن وحدۃ الوجود اور اکبر کے دین اسی کی حقیقت اور تفصیلات سے واقف نہیں تھا کہ ہر اپنے وقت کے بڑے عالم عقائد و مذاہب تھے ان میں سے بعض کی پشت پر بڑی بڑی سلطنتیں تھیں اور بے شمار بعض کے پیرو تھے اور ان کے ساتھ بڑے بڑے علماء و فضلاء رہتے تھے لیکن بالآخر حقیقت اسلام نے ان پر فتح پائی اور کچھ عرصہ کے بعد ہر کتابیں اور "مذہبی مذہب" علمی سرمایہ بن کر رہ گئے جو صرف علم کلام اور تاریخ عقائد کی کتابوں میں محفوظ ہیں ان کی حفاظت کی یہ جدوجہد [illegible]

یہ ہی مسلسل ہے جیسی مسلمانوں کی رہی ہے

احساس ذمہ داری اور باطل کا مقابلہ کرنے کے عزم وقوت پر عقیدہ بقائے نبوت کا اثر

اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ تاریخ اسلام میں جہاد وتجدید واحیاء کی صحیح اقدار ومعیار کو برابر قائم رکھنے دین کو اس کے صحیح رخ پر ڈالنے علم کا جھنڈا بلند کرنے اور مظلوم کا ساتھ دینے کی روایت کے تسلسل میں امت اور خاص طور پر علماء کا اپنے آپ کو اس ذمہ داری کا، مسئول اور جواب دہ سمجھنے عدل کے معیاروں کو برقرار رکھنے منکرات کا حکم دینے اور منکر سے روکنے اور دین خالص کی دعوت دینے کو بڑا دخل ہے امت اس کام سلسلے میں کسی تنگ دلی سے مسئول ہوئے اور آسمان کے برابر ہمت رکھنے والی کسی بھی نوع کی نہ کبھی منتظر رہی اور نہ ان سے مطمئن ہوئی اس نے کسی پر اور شخصیت کے ظہور یا ادارہ عقل وقیاس واقعہ کے انتظار میں عمل کو ترک نہیں کیا

لیکن جن اسلامی اور غیر اسلامی قوموں اور سامانوں کا عقیدہ وسرچشمہ انہوں نے اپنے آپ کو باطل اور شر طاقتوں سے ٹکرنے حق وانصاف کو قائم کرنے کا ذمہ دار اور مکلف نہیں سمجھا اور وہ صدیوں سے خواب وخیال اور آرزوؤں اور تمناؤں کی دنیا میں پڑی ہیں اور اس کے نتیجہ میں ان کی تاریخ میں تجدید واصلاح کی تحریک بہت کمزور پڑ گئی اور ہر کسی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی قوت بہت پست ہو گئیں ان اقوام کی تاریخ کا جاننے والا بھی حد کو رکھنے سے قاصر رہتا ہے (جو شخص کوئی اتفاق واقع نہیں) لیکن اس کی جگہ اس طبقے کسی پر اور معدودے شخصیت پر اس حد سے بڑھے ہوئے عزم رہیں مصر نے جو ان کے حال میں علم اور مور کسی پوشیدہ ہمت کی حامل اور حق کا ناصر وجہت رسالت سے ربط رکھنے والی ہے جو کوئی دوسرا نہیں رکھتا وہ شخصیت ایک مناسب وقت پر اور نگاہی حد سے میں نیچے کے سامنے آجائے گی

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک نبی یا متعدد جدید جہاد کا تقاضا ختم نبوت رسول وحی اور خدا سے ہمکلامی وہمکالمت کے باقی رہنے کا عقیدہ جس کے ساتھ ختم نبوت سے دینی نبوت کی جہاد عملی اور اپنے اخلاق کی صداقت کے سلسلہ میں انہوں نے کس سے سوال یا بحث کی تائیدوں اور [illegible] کا حامل [illegible] عقیدہ ہے

شریعت نے انسانی صلاحیت اور اس کی بلند پروازی کو اشتعال دلایا ہے اور اپنی ذہنی صلاحیت، طاقت اور محنت و جانفشانی سے کام لینے سے بندہ کو نہ روکا ہے اس کے ساتھ اس عقیدے نے عظیم قوت پیدا ہوتا ہے کہ ساری دنیا کی مخلص سازشوں اور شدید یلغاروں کا کامیاب مقابلہ ان سے زیادہ تر حوصلہ کے ساتھ کر سکتی ہے۔

"ختم نبوت" ملت اسلامیہ کے لئے اللہ کی رحمت اور احسان و عنایت ہے

اس امت پر اللہ کا عظیم احسان و انعام ہے اس کی خصوصیت ہے کہ اللہ ﷻ نے اس دنیا سے رحلت فرمانے سے پہلے ہی یہ بتلا اور سمجھا کر دیا تھا کہ "محمد ﷺ" کی نبوت محمد ﷺ پر اختتام ہو گئی اور دین اور خدا کی امت عظیم کو یہ تکمیل تک پہنچا دیا کہ اب محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی آئے گا اور نہ ملت اسلامیہ سے بعد کوئی ملت ہوگی یہ وہ نعمت تھی جس پر یہود کے علماء و عقل کو رشک ہوا تھا جو یہودیوں میں دعویٰ نبوت کی لائی ہوئی مصیبت، فکری انتشار، عقائد کے اختلاف، مذہبی کشمکش اور جماعتی افتراق کی تاریخ سے بخوبی واقف تھے چنانچہ حضرت صحیح یہ ہے کہ

"یہودی عالم نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں جو اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو ایک مستقل تہوار اور جشن کا دن بنا لیتے" حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی" اس پر حضرت عمرؓ نے کہا "مجھے وہ دن بھی خوب معلوم ہے اور وہ گھڑی بھی اچھی طرح یاد ہے جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی وہ جمعہ کا دن اور یوم عرفہ کی شام تھی۔"

یہ روایت اس نعمت کی عظمت و جلالت کو بتاتی ہے جس پر یہود کے علماء بھی رشک آیا اور مسلمانوں کو انہوں نے حسد کی نگاہ سے دیکھا اسی کے ساتھ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ادیان سابقہ اس اعلان و ضمانت سے خالی ہیں اور اس کو اس اخیر دور اعتدال کی وہ دولت حاصل نہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے امت اسلامیہ کو سرفراز کیا جو ایک فطری امر تھا اس لئے کہ وہ مذہب شروع کے ابتدائی مراحل سے گزرا ہے تھا اور اس کے ساتھ عمل انسانی بھی انقلاب بخش منزلوں کو طے کرتی رہی اور آخری رسالت نبی خاتم صلعم جو کسی بلند و بالا شخصیت کے لئے

تم نبوت فکری انداز سے

عقیدۂ ختم نبوت کا قلب پر احسان

[illegible] اسلامی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

و من اظلم ممن افترى على الله كذبا اوقال اوحي الي ولم يوح اليه
شيء ومن قال سانزل مثل ما انزل الله ولو ترى اذ الظلمون في غمرات
الموت والملئكة باسطوا ايديهم اخرجوا انفسكم اليوم تجزون عذاب
الهون بما كنتم تقولون على الله غير الحق وكنتم عن اياته تستكبرون و
ولقد جئتمونا فرادى كما خلقنكم اول مرة وتركتم ما خولنكم وراء
ظهوركم وما نرى معكم شفعاءكم الذين زعمتم انهم فيكم شركوا
لقد تقطع بينكم وضل عنكم ما كنتم تزعمون

[illegible] ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس کے پاس کوئی وحی نہیں آتی اور جو شخص یہ کہے کہ میں بھی ویسا ہی کلام اتاروں گا جیسا اللہ نے اتارا ہے اور اگر تو دیکھے جب ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ نکالو اپنی جانوں کو آج تمہیں ذلت کی سزا دی جائے گی اس لئے کہ تم اللہ کے ذمہ جھوٹ باندھتے تھے اور اللہ کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے اور تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے آئے ہو جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا جو کچھ ہم نے تمہیں دیا تھا اسے پیچھے چھوڑ آئے ہو اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جن کے بارے میں تم گمان کرتے تھے کہ وہ تمہارے کام بنانے میں شریک ہیں واقعی تمہارے آپس کے تعلق ٹوٹ گئے اور جو باتیں تم بنایا کرتے تھے

امت کی بقاء اور عقیدۂ ختم نبوت

[illegible] ختم نبوت کانفرنس [illegible]
[illegible]

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نؤمن به و نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلله فلا هادي له و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و نشهد ان سيدنا و نبينا و مولانا محمدا عبده و رسوله صلى الله عليه و على آله و اصحابه و ذرياته و على من تبعهم باحسان الى يوم الدين و سلم تسليما كثيرا كثيرا اما بعد اعوذ بالله من الشيطان الرجيم اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام دينا ما كان محمد ابا احد من رجالكم و لكن رسول الله و خاتم النبيين

میرے بزرگ برادر مکرم مولانا [illegible] صاحب، حضرات علماء کرام، بزرگو اور دوستو! آج کے موضوع پر آپ سے فاضلانہ گفتگو سنی اور تحلیل و تجزیہ کے ساتھ بہت سی تفصیلات بیان کی ہیں۔ میں ان تفصیلات میں نہیں جاؤں گا۔ وقت بھی کم ہے اور موضوع بھی بہت وسیع ہے۔ کئی گھنٹوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں صرف چند گزارشات پیش کروں گا۔ جس طرح مدرسہ کا ماحول ہے، یہ ایک واقف کار حلقہ ہے۔ یہاں سب حاضرین علم کے ساتھ شغف رکھتے ہیں۔ یہ مخصوص ماحول ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آج کے موضوع پر اپنے کچھ تاثرات پیش کروں۔

ایک تو یہ کہ ہم یہ آیتیں قرآن مجید میں پڑھتے ہیں کہ اللہ کی توحید کے ایک دو نہیں، کئی مقامات پر آپ کو یہ بات ملے گی۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں سادگی عمر بھر میں نہیں کہیں ہوں کی بات ہے کہیں آپ سے جو مخاطب ہے اس کی عقیدت طلبی ہوتی

اس کی ذات کی وحدت کو پورے عالم کو چلانے والا وہی ہے، وہی ہے جو اس کائنات کو جو کائنات اس کے قبضہ اور سب قدرت میں ہے، اور "انہ علیم قدیر" (انشقاق) یقول "کن فیکون" ان سب کے وجود میں ایک چیز جو سب سے بنیادی اور اساسی عقائد ہے ان چیزوں کو نہیں کہتا جو کسی نے جیسے کہ ابھی آپ نے کہا کسی دنیاوی معاملہ کے حاظر یا کسی روایت کے تعین میں یا کسی عقائد کے سلسلہ میں عزت و جاہ کے سلسلہ میں پیدا کر دیا، یہ میں وہ چیز بالکل نہیں چلے پائی، آج تک دین بالکل صاف اور ستھرا شکل میں موجود ہے، اور سب جانتے ہیں کہ کرنیت خراب نہیں ہے، اور خدا نخواستہ اگر خوف کی بھی وجہ میں باقی ہے تو وہ بدعت ہے، بدعت و سمجھتا ہے کہ یہ سنت ہے اور یہ بدعت ہے، بدعت کو کوئی بھی سند ثابت نہیں کر سکتا، معصیت کوئی بھی طاعت ثابت نہیں کر سکتا، شرک کو کوئی توحید ثابت نہیں کر سکتا، ہوں الحمد للہ جیسا کا ایسا طریقہ جس میں رسم و رواج کی بو آتی ہو، دونوں میں جمع نہیں ہو سکتا، یہ کہنا کہ ہے یہ بالکل اتمام نبوت اور ختم نبوت کے معنی کا۔

اب آپ کو ہم امریکہ کے آخری سرے تک چلے جائیے مغربت کے ساتھ کہتا ہوں ہم دنیوں کوئی سروساحت فالاعلاق ہوا ہوگا جہاں ہم نہیں ہو، اس میں عاملی قابلیت اور یافتہ کا حل نہیں، الحمد للہ اس سے کہ ہم سے بھی اسلام کے لئے پہلے عالم عیسائیت کی بھی ہم سے خوب رہتی ہے، یورپ اور امریکہ اور افریقہ سب ہم سے ملتے ہیں لیکن عالم اسلام کا کوئی ملک ہم سے بچا ہو، لیبیا ہم یہاں سے مراکش تک جس کو عربی میں مغرب اقصیٰ کہتے ہیں (انتہائی مغربی کونہ) اور صرف مغرب اقصیٰ مراکش تک ہی نہیں وہاں کے آخری حصہ آخری سرحد تک وہاں تک گئے ہوں، اور پھر اس کے بعد اور ہر تاشقند، بخارا اور سمرقند بھی جانا ہے، وہاں ہماری بھی پڑھی ہیں، لوگوں نے مزارات کی زیارت بھی کی ہے، وہاں خطابت بھی ہوئی ہے، اس سے معلوم عالم عربی کا کوئی ملک نہیں، جہاں میں نہ گیا، عراق شام مصر لیبیا مشرق وسطیٰ مشرق بعید فلپائن اور صرف یہ ملک ہی نہیں شہر شہر گیا ہوں، بلکہ اوقی جگہ بھی نہ بچا جہاں میں کسی نہ کسی حیثیت سے پہنچا ہوں، ان کے ارکان سے ملا ہوں وہاں کچھ ہوں نہ ہوں، تاثیر بھی ہوئی ہے اور اللہ کا فضل ہے پڑھا بھی گیا ہے اور لوگ جمع بھی ہوئے ہیں، ہر جگہ کا مزاج ملک میں کی ہوئی کہ ہے، ہر جگہ جاتے ہیں یہاں آپ سے کیا ہی

ہیں۔ ان کے ساتھ ہی ان کے ساتھ ہی ان کے ساتھ ہی

مرزا غلام احمد قادیان سے کھڑا ہوا اور اس کی پوری سرپرستی انگریز نے کی

تو یہ بات تو یاد رکھئے کہ یہ جو پودا لگا ہے اس کی جڑ میں آج تک سوجو سے کلہاڑا آپ نے کی ہے اور اس کی شاخیں کاٹتے رہے ہیں۔ اس سے قبل بھی ان دو تین سال میں آج جو آپ نے اسمبلی میں کارروائی دیکھی ہے جو کارروائی ہم نے پیش کی ہے پھر اس مقدمہ میں پیش ہوئی اور آج پڑھی جا رہی ہے یہ کس بات کا نتیجہ ہے کسی دیانت کا نہیں منصوبہ بندی کا یہ کسی اخلاقیات کا اور کسی جماعت کا اور ماوق البشر اور مافوق الفطرت قوتوں اور طاقتوں کا نتیجہ ہے یہ ہمیں نے اور ساری دنیا نے اور صدیوں کے اس طرح ختم نبوت کا دروازہ ختم ہوا ہے کہ اب نبوت دان ہو گئے ایک دن ہو گئے ہیں۔ اور چار رکعت زیادہ ہیں۔ کیونکہ یہ بھی بڑی معروفیت کا دور ہے اور لوگوں نے اعضاء و جوارح بھی اب وہ نہیں رہے جیسے پہلے لوگوں کے تھے اس لئے رکعت بڑھی جانی چاہئے کوئی نے کہا اب اتنی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ تو یہ راج کرنے کے لئے بھی اب یہ کام ہو چکا ہے۔ عالم اسلام کا جو سے بڑا مفکر اور عالم مصلح اور علماء سر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایسا ہونا چاہئے یہ سب نتیجہ ہے ہم نبوت کا اس لئے ہم کو اس کو مضبوطی سے پکڑنا اور دلوں سے دینا چاہئے "عروۃ الوثقیٰ" بن کر کے ہم اس پر قائم ہی نہ رہیں بلکہ ہمارے اندر اس سلسلے میں شدید غیرت پائی جانی چاہئے ختم نبوت کا دعویٰ کا کسی کو موقع نہ دیا جائے کسی کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ رہے اس سلسلے میں ایسا رد عمل اور ری ایکشن ہو پھر کسی کی جرأت نہیں ہو سکتی افسوس ہے کہ جب اسمبلی سے یہ کارروائی ہو رہی تھی اس وقت ذاتی حمیت و غیرت ہمارے اندر اتنی نہ تھی جتنی ہونی چاہئے تھی۔ اپنے لوگ بھی تھے ہمارے ساتھ جو اس وقت ان کی زبان سے صحیح لیتے۔ بنیادی بات یہ کہ انگریز ہمارے دلوں کی دھڑکنوں پر کنٹرول حاصل تھی۔ اور جو کچھ وہ کہہ رہے تھے اور کر رہے تھے سب انگریز کے سایہ تلے۔

اب میں زیادہ آپ کا وقت نہیں لینا چاہتا اور بات کو طول دینا نہیں چاہتا۔ بس یہ کہنا ہوں کہ آپ اس کو اسلام کے لئے بچھے سب سے بڑا خطرہ سمجھیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ختم نبوت کے عقیدے میں ایک اطمینان ہے ختم نبوت کا اعلان نہ ہوتا تو آدمی آسمان کی طرف

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ

اور ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے

اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ

بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے پہنچا دینا ہے جو عبادت کرنے والے ہیں

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

اور ہم نے تم کو نہیں بھیجا مگر رحمت بنا کر سارے جہان کے لئے

امت محمدیہ کی بقا ختم نبوت پر ہے

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم بہ وعلیہ اجمعین وعن یعقبھم باحسان الی یوم الدین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا اما بعد

[illegible] یہ ہوئے حضرت [illegible] میں نے کہا تھا [illegible] ہوا [illegible] اور [illegible] میں [illegible] یہ جلسہ [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] میں [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

اس طرح ... موقع بھی ... ہے وقت کی ... میں ... ہے ...
... ہے ... کا ... ہے ... وقت میں عرض کرتا ہوں کہ ... اصلاح ...
... کا انتقال ہو چکا تھا ... کے ... ہے ... وجود ... ہے ...
... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ...
... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ...
... ہے ... ہے ... ہے ... ہے

ختم نبوت انعام خداوندی اور امت اسلامیہ کا امتیاز ہے

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

ختم نبوت انعام خداوندی اور ملت اسلامیہ کا امتیاز ہے

یہ عقیدہ کہ دین مکمل ہو چکا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ خدا کے آخری پیغمبر اور خاتم النبیین ہیں اور یہ کہ اسلام خدا کا آخری پیغام اور زندگی کا مکمل نظام ہے، ایک انعام خداوندی اور موہبت الٰہی ہے، جس کو خدا نے اس امت کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک واضح اور صریح اعلان قرآن مجید کی حسب ذیل آیت ہے:

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

"محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، البتہ اللہ کے رسول ہیں اور (سب) نبیوں کے ختم پر ہیں۔"

خاتم اور خاتم دونوں کے معنی لغت میں آ چکے ہیں:

خاتمهم وخاتمهم ای اخرهم (لسان العرب)

خاتم النبیین ای آخرهم (تاج العروس فی شرح القاموس)

خاتم النبیین وخاتم النبیین لانه ختم النبوة ای دمها بمجیئه (مفردات راغب اصفہانی)

هو الذی ختم النبوة بمجیئه	(تاج العروس)
خاتم النبیین ای آخر الانبیاء	(کشاف)
ومعنی انه لاتبی أحد بعده	(بحر)
خاتم النبیین بفتح التاء ای آخرهم	(معالم التنزیل)

هذه الآیة نص فی أنه لاتبی بعده وبذلک وردت الأحادیث المتواترة

عن رسول اللہ علی جماعۃ من الصحابۃ (تفسیر ابن کثیر)

[illegible] ہے اور [illegible] اس آیت کا [illegible] اس تحقیق سے [illegible] ہے۔

[illegible] میں دو قسمیں ہیں۔ [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

ملی اقتدار کی حفاظت

نظم ریاست کا زندگی و تمدن پر اثر

۱۴ ۔ ۔ ۔

حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان حد امتیاز ہے اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ قرار دادِ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں؟ مثلاً بہائی، سوامی باغ کے وجود پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں لیکن انہیں ملت اسلامیہ شمار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ نبیاء کے ذریعہ وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کی ختم نبوت کو نہیں مانتے، جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کر سکا، ان میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریح الفاظ میں تو نہیں مگر ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تعلیم کیا کہ وہ لوگ جماعت سے اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہے، وہ یہاں ہے کہ اسلام بحیثیت دین کے عدالتی طرف سے ظاہر ہو لیکن اسلام بحیثیت سوسائٹی یا ملت کے رسول کریم ﷺ کی شخصیت کا مرہون منت ہے، میری رائے میں فاضلوں کے سامنے صرف دو ہی راستے ہیں یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں، ختم نبوت کی بیڑیوں کو چھوڑ کر اس اصول کو پورے مفہوم کے ساتھ قبول کر لیں، ان کی جدید تاویل محض اس غرض سے ہے کہ اس کا شمار حلقہ اسلام میں ہو کہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔

یہ دین چونکہ آخری عالمگیر دین ہے اور یہ امت آخری اور عالمگیر امت ہے، اس لئے یہ بالکل قدرتی بات ہے کہ دیگر مختلف انسانوں اور مختلف زمانوں سے اس امت کا تعلق ہے گا، اور ایسی مختلف بکاس کو قوت کرنا ہوگا جو کسی دوسری امت کو دنیا کی تاریخ میں پیش نہیں آئی، "اس امت کو جو زمانہ دیا گیا ہے وہ سب سے زیادہ پر از تغیرات اور پر انقلاب ہے اور اس کے حالات میں جتنا تنوع ہے وہ تاریخ کے کسی گذشتہ دور میں نظر نہیں آتا۔

سلامتی بقاء اور تسلسل کے لئے غیبی انتظامات:

ماضی کے اثرات کا مقابلہ کرنے کے لئے اور سکان و زمان کی تبدیلیوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے دو انتظامات فرمائے ہیں ایک تو یہ کہ اس نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ایسی کامل و مکمل اور زندہ تعلیمات عطا فرمائی ہیں جو ہر تغیر اور ہر تبدیلی کا مردانہ مقابلہ کر سکتی ہیں اور جن میں ہر زمانہ کے مسائل و مشکلات کو حل کرنے کی پوری صلاحیت موجود ہے، دوسرے یہ کہ اس نے اس کام کو ہر زمانہ کے اور ہر وقت تک کی ضرورت کے لئے اس کو ثبات و بقا دی ہے) کہ وہ اس دین کو ہر دور میں ایسے افراد انتظام عطا فرمائے گا جو ان

ادیان سابقہ میں مؤیدان نبوت کی نشرت

[illegible] کا [illegible] کیا۔

[illegible] کی روشنی میں یہودیوں کی [illegible] کا [illegible] کیا کہ یہودی [illegible] (اور اس میں [illegible] [illegible] [illegible]

وللو الغلاب عموما فی صد الا مهاب مصلقب کی و غیر
مصلقاب وان کاب حقائقه فسفه الرصاع ا هد مستحقه بمعاصر الآه

ثرات اس کے روشن دل کے پیچیدگی میں بلکہ اس شرعت
واقعیت کے ملاکی اس رہے پر مصنف میں اس اسلوب مصنف
ہے مجموعہ مصنوعہ ثرات کی تحقیق اس میں کہ
ایک
اب لکھنے والے
سے جانا
کے علاوہ

ایک بھی نکلے گا
ہوئے
ہوئے
ہوئے

ایک اہم بات یاد رکھیے

شوہر سے علاحدگی کے بعد بھی اگر وہ شوہر سے دو بچوں سے بڑا بچہ تقریباً نو سال تک (عدت کے دوران) نفقہ شوہر پر ہی رہتا ہے۔ طلاق دینے والے شوہر سے بچے کی ماں نے جب تک وہ بچہ یا بچی اپنی پرورش و نگہداشت کے لئے ماں کے حوالے کرنے کا حکم نہ دیا ہو تب تک بچے کا نفقہ بھی شوہر ہی کے ذمہ ہوتا ہے اور نگہداشت کی مدت سے پہلے بچے کی ماں (طلاق دینے والے) شوہر سے کسی بھی قسم کا نفقہ وصول کرنے کی حق دار نہیں ہوتی ہے۔ ماں کو یہ حق صرف اس صورت میں حاصل ہوتا ہے جب بچے کی پرورش و نگہداشت کی مدت ختم ہو جائے اور بچہ یا بچی اپنی ماں کے حوالے کر دیا جائے۔

مغربی سامراج کے ہاتھ تقسیم ہند میں لگی ہوئی ناکامی اور ملک کے اندر مسلمان اقتدار میں تھل ہوا تھا۔ [illegible] دہلی میں اسلامی "بنیاد پرستی" کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے چند ہندو عورتوں کو جمع کیا گیا اور اسے پریس کانفرنس کی شکل میں پیش کیا گیا۔ اس پریس کانفرنس کا اہتمام "انجمن برائے تحفظ حقوق نسواں" نامی ایک تنظیم نے کیا تھا۔ اس تنظیم کے بارے میں بعد میں معلوم ہوا کہ اس کا تعلق بھی آر ایس ایس سے ہے۔ اس پریس کانفرنس میں شریک ہندو عورتوں نے مسلمانوں کے عائلی قانون کے خلاف زہر اگلا۔ اس پریس کانفرنس میں شریک ایک ہندو عورت نے کہا کہ "مسلمان مرد ایک وقت میں چار چار شادیاں کر لیتے ہیں۔ ہندو مرد ایسا نہیں کرتے ہیں۔ اس لئے ہندو مرد بہتر ہیں۔" اس عورت کی اس بات کا جواب دیتے ہوئے ایک مسلمان عورت نے کہا کہ "ہندو مرد ایک وقت میں ایک بیوی کے ساتھ بھی جو سلوک کرتے ہیں اس سے ہم اچھی طرح واقف ہیں۔ ہندو مرد

''قادیانیت'' کا وجود اور اس کا اصل محرک و سرپرست

بحمدہٖ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد

علمی اور تاریخی حیثیت سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ قادیانیت انگریز کی سیاست کے بطن سے وجود میں آئی ہے صورت یہ ہے کہ بیسویں صدی کے رُبع اول میں ہندوستان کے مشہور مصلح حضرت سید احمد شہید (۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء) نے جہاد کی تحریک چلائی اس سے مسلمانوں میں جہاد کا جذبہ پھر بیدار ہوا۔ اس سے انگریز میں سلطانی شجاعت اور خصوصاً مسلمانوں کا خوف پیدا ہوا اور دوبارہ ان کی تعداد میں سر نکالنے لگے ہوئے اس تحریک کے جذبے کو ختم کرنے کے لیے انگریز نے مسلمانوں کی سرکردہ شخصیتوں کو اپنی سیاست کے تحت خریدنے پر کوشش کی اور تنخواہ دار بنا کر ان کو اپنا ایجنٹ بنایا۔

معتبر تاریخی روایات اور معاصر دیگر شخصیتوں کی شہادت ہے کہ سید احمد شہید کے بالمقابل بیعت ہونے والوں کی تعداد ۳۰ لاکھ تھی ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد ۴۰ لاکھ بتائی جاتی ہے یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ہندوستان میں برطانوی اقتدار قائم ہونے سے قبل کا سب سے پہلا سانحہ (سلطان ٹیپو شہید ۱۲۱۳ھ/۱۷۹۹ء کے بعد) انگریز کو ان کی حمایت کا بیانہ ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ سے (جس کو غدر سے تعبیر کیا جاتا ہے) سب سے پہلے ان کی خطرناک مخالفت کرنے اور انگریز کو اس سے پہنچنے والی خسارت کا احساس ہوا انہوں نے اس وقت کے سجادہ نشین پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف کو جو خط لکھا اس میں صاف طور پر تحریر فرمایا

''یہ بیگانگان بعید الوطن و نادان متاع فروش بنام دے ملک پر قابض ہو جاتے ہیں ایسے ہم آپ پر ان کا مقابلہ کریں یہ ملک دان خطرہ سے محفوظ نہ رہیں گے ضرور ہے کہ ہندوستان کی سرزمین سے میرا نام و نشان کو یا اختیار کیا جائے

(۱۰) ۔ علیہ چونکہ تم بھائی کے خواہش مند ہو اور اس وجہ سے اس شہوت کو بھلتے ہوئے دیکھ یہ نہیں چاہتے کہ تم اپنی دلی مراد کو پہنچو اور حقیقی سے محروم رہو اس لئے تم بھائی کا حکم تبدیل کر کے تم کو جزائر انڈمان میں کالا پانی (حبس دوام بعبور دریائے شور) کی سزا دیتے ہیں "

مولانا یحییٰ علی نے چار سال کے بعد جزائر انڈمان کے پورٹ بلیئر میں وفات پائی مولوی محمد جعفر تھانیسری ۱۸ سال قید بامشقت کے بعد رہا ہوئے مولانا احمد اللہ صاحب بھی کچھ عرصہ اسیر رہے

رہائی کے بعد مولانا شیخ محمد احمد صادق نے حیدر آباد دکن میں سکونت اختیار کی جہاں سے مولانا عبد اللہ کافر وہ سدھارے جس سے مولانا کو معلوم تھا کہ یہ چنگاری اگر بھڑک اٹھی تو قابو میں نہیں آئے گی اور پھر سید جمال الدین افغانی کی تحریک اتحاد اسلامی والوں نے پھیلنے اور سعد نوں میں تقویت پاتے دیکھا انگریزی حکومت سے ان سب خطرات کو محسوس کیا ان سے مسلمانوں کے مزاج و طبیعت کا گہرا مطالعہ کیا تھا اس کو معلوم تھا کہ ان کا مزاج دینی مزاج ہے۔ تین ہی انہیں کر سکتا ہے اور دین ہی انہیں متحد کر سکتا ہے ہندو مسلمانوں پر قابو پانے کی واحد شکل یہ ہے کہ ان کے عقائد اور ان کی دینی میلان اور نفسیات پر قابو پا جائے۔ مسلمانوں کے حریت میں وجود حاصل کرنے کے لئے دین کے سوا کوئی ذریعہ نہیں۔

اس مقصد کے لئے برطانوی حکومت نے یہ طے کیا کہ مسلمانوں میں سے کسی شخص کو ایک بہت اونچے دینی منصب کے لئے منتخب کیا جائے اور اس کے بعد اس کو مجبور کیا جائے کہ مسلمان عقیدت کے ساتھ اس کے گرد جمع ہو جائیں اور وہ انہیں حکومت کی وفاداری اور خیر خواہی کا درس دے۔ اس طرح وہ مسلمانوں کو انگریزوں سے کوئی خطرہ نہ رہنے دے۔ چنانچہ برطانوی حکومت نے اقتدار کی کرسی پر مسلمانوں کا مزاج بدلنے کے لئے ولی حریت میں سے جو وفادار ثابت ہو سکتا تھا

مرزا غلام احمد قادیانی، جو فتنی اقتدار کے مریض تھے، نے بڑی شدت سے اپنے دل

[illegible] پاکستان میں اہم [illegible] حبس دوام بعبور دریائے شور [illegible] مولانا یحییٰ علی کے [illegible] مولانا احمد اللہ صاحب [illegible] مولانا عبد اللہ کافر [illegible] مولانا شیخ محمد احمد صادق [illegible] سید جمال الدین افغانی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

افغانستان کو پانچ لیٹے مخطوط اور کاغذات منتقل ہوئے جن سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ دونوں حکومتیں کے ایجنٹ ہیں۔ اور حکومت افغانستان کے خلاف سازش میں مشغول ہیں جیسا کہ افغانستان کے وزیر اعظم کے ۱۹۲۵ء کے ایک بیان سے معلوم ہوتا ہے اور قادیانیوں کے مرکزی اخبار الفضل نے اپنی ۱۳ مارچ ۱۹۲۵ء کی اشاعت میں اس بیان کو نقل کیا ہے۔ اس قرآنی پر جو کچھ لکھا ہے اس پر تبصرہ نہیں۔

علی ہذا القیاس قادیانی جماعت اپنے دور آغاز سے اب تک برابر تمام قوم پر دو طرفہ دوست تحریکات سے کام لیتی رہی۔ ہندوستان کی ہر ملی تحریک میں نہ صرف اعلام قادیان کی زندگی میں اس نے دخل حاصل کیا بلکہ ان سے بعد بھی مرکز یہ کی پوری جدوجہد اس پر رہی کہ قوم کے فتوں (ذہنی مستعدیوں) سے فائدہ اٹھا کر اسلام پر جو حملے ہو رہے تھے ان کے لئے موجب تحریص بحث سے تھے انہیں کبھی عام ردعمل سے اسلامی مسائل سے، ان سلسلی تحریکات سے جو اسلامی حیثیت یا سیاسی شعور کا نتیجہ تھیں اور ان کی دلچسپیوں کا دائرہ صرف ذات تک محدود ہو گیا ہے۔ مرزا صاحب کے ہم عصر علماء اور پرستاروں کا دائرہ اثر بھی محدود رہا۔

مرزا صاحب کے ساتھ عقیدت کا تعلق رکھنے والے خاندان میں بھی ذہنی قائم ہوئی تھی، شروع میں ہر فرد اور ہر خاندان کا تعلق کم و بیش اس خاندان سے رہا جس نے مرزا صاحب کی دعوت کی تھی، اس کے اسلام میں خاندان کی اور خاندان کے نام لیوا تھا اور بعض مالدار لوگوں پر اس کی مدد کی تھی۔ مرزا صاحب کتاب البریہ کے شروع میں "شیخ" نواب اور کبار میں لکھتے ہیں

"اس ایک ایسے خاندان سے ہیں جو اس گورنمنٹ کا پرانا خیر خواہ ہے، میرا والد مرزا مرتضیٰ گورنمنٹ کی طرف سے ڈاکٹر خیر خواہ دلی جس کو ہر گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جس کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے ہم پہنچا کر جس وقت سرکار انگریزی دلی میں تھی۔ ان خدمات کی وجہ سے جو چٹھیاں خوشنودی کی ہمارے نام ملی تھیں افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہو گئیں مگر تین چھوٹی چھوٹی سے چھپ چکی ہیں، ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں۔ میرے والد صاحب کی موت کے بعد پیر اور بھائی مرزا غلام قادر صاحب سرکاری میں مصروف رہا اور جب تک وہ گورداسپور میں سررشتہ کا کام

انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریز کی طرف سے قرائل میں شریک تھا۔"

وفات

مرزا مظفر احمد صاحب نے جب ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا یا پھر ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا تو علمائے اسلام نے ان کی تردید اور مخالفت شروع کی مرزا صاحب کی مخالفت کرنے والوں میں مشہور عالم مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مدیر "اہل حدیث" پیش پیش اور نمایاں تھے مرزا صاحب نے ۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں ایک اشتہار جاری کیا جس میں مولانا کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

"اگر میں ایسا ہی مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفتری اور کذاب کی عمر بہت کم نہیں ہوتی اور آخر دوست اور دشمن کے سامنے بے اشد شمنوں کی زندگی میں ہی ناکام سو جاتا ہے اور ذلت کا مارا ہلاک ہو جاتا ہے تاکہ خدا کے بندوں کو دھوکہ نہ دے۔

اور اگر میں کذاب و مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سفت جد کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے پس اگر وہ سزا انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ خدا کے ہاتھوں سے ہے یعنی طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریوں آپ پر میری زندگی میں وارد ہوں تو میں خدا کی طرف سے ہوں۔

اس اشتہار کے ایک سال بعد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا صاحب مقام لاہور بعارضہ اسہال میں مبتلا ہوئے۔ اسہال کے ساتھ استفراغ بھی تھا۔ رات ہی کو علاج کی تدبیر کی گئی لیکن ضعف بڑھتا گیا اور حالت اکثر گوں ہو گئی بالآخر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل کو ان نے رحلت فرمائی۔

مرزا صاحب کے حسب ذیل مرتوب صاحب کا بیان ہے۔

حضرت مرزا صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے بلایا گیا تھا جب میں حضرت عباس صاحب کے پاس پہنچا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

آنحضرت ﷺ کی نبوت ایک نئے دور کا آغاز تھی
جس نے خفتہ ایران کو بیدار کر دیا

(یہ مضمون آپ کا ۔۔۔ ریڈیو ۔۔۔ کو نشر ہوا تھا۔ اس میں ۔۔۔ کی تاریخ کی روشنی میں ۔۔۔ کی نبوت کی اہمیت ۔۔۔ کی گئی ہے۔ ۔۔۔ ادارہ)

حضرات! میں آپ کے سامنے قرآن کے سورہ آل عمران کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کرتا ہوں۔

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا واذكروا نعمت الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا وكنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها كذلك يبين الله لكم اياته لعلكم تهتدون (آل عمران ۱۰۳)

اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسی کو سب کے سب مل کر اور مت متفرق ہو۔ اور یاد رکھو اللہ کی نعمت کو اپنے اوپر جب کہ تم دشمن تھے پس اللہ نے تمہارے قلوب میں الفت ڈال دی تم اس کے انعام سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے اللہ نے تمہاری جان بچائی اس طرح اللہ تعالیٰ تم [illegible]

[illegible] اس [illegible] کے [illegible]

وكنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها كذلك يبين الله لكم ايته لعلكم [illegible]

اور تم [illegible] اس سے [illegible] اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے

پر تو مہر و ماہ و انجم ضیا
حسن چون حق تابد بدو زیبا شود

اس نعمت سے عظیم کوئی نعمت نہیں، یہاں تک کہ روزی بھی جو سعادت دارین کا ذریعہ بنے، اسی وقت نعمت ہے جب کہ ایمان کی نعمت نہ ہو تو پھر روزی ایک عذاب مسلسل ہوتی اور اس کی وجہ سے جہنم کے پیٹ پہلے سے زیادہ بھرتی ہے، تو اس کے مقابلہ میں ایمان کی نعمت سے نہیں، اور اس کا ایک ذرہ اس کائنات کے خزانوں سے بڑھ کر ہے، اس نعمت کے حصول میں جس نے بھی دقت اٹھائی اور اپنے اندر اس نعمت کو پیدا کرنے کی فکر کی، اس کا کام بن گیا۔

اس کام کے لئے کسی کی طرح سے حاکمانہ ہے، حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دعوت کے لئے کوئی سامان نہیں کیا، نہ کوئی ادارہ قائم کیا، نہ کوئی دفتر کھولا، نہ کوئی چندہ کی مہم شروع کی، نہ کوئی اخبار نکالا، نہ کوئی رسالہ جاری کیا، نہ کوئی جلسہ کیا، نہ کوئی کانفرنس کی، نہ کوئی تقریر کی، نہ کوئی مضمون لکھا، نہ کوئی کتاب تصنیف کی، نہ کوئی مدرسہ قائم کیا، نہ کوئی خانقاہ بنائی، نہ کوئی سلسلہ جاری کیا، نہ کوئی طریقہ مقرر کیا، نہ کوئی ذکر کی تلقین کی، نہ کوئی وظیفہ بتایا، نہ کوئی چلہ کرایا، نہ کوئی عمل بتایا، نہ کوئی تعویذ دیا، نہ کوئی گنڈا بتایا، نہ کوئی جنتر منتر کیا، نہ کوئی ٹونا ٹوٹکا کیا، نہ کوئی جھاڑ پھونک کی، نہ کوئی دم کیا، نہ کوئی دعا کی، نہ کوئی دوا دی، نہ کوئی دارو کیا، نہ کوئی ٹیکہ لگایا، نہ کوئی انجکشن دیا، نہ کوئی آپریشن کیا، نہ کوئی ڈاکٹری کی، نہ کوئی حکمت کی، نہ کوئی طبابت کی، نہ کوئی ہومیوپیتھی کی، نہ کوئی ایلوپیتھی کی، نہ کوئی یونانی کی، نہ کوئی آیورویدی کی، نہ کوئی نیچروپیتھی کی، نہ کوئی ہپناٹزم کیا، نہ کوئی مسمریزم کیا، نہ کوئی ٹیلی پیتھی کی، نہ کوئی ٹیلی ویژن کیا، نہ کوئی ریڈیو کیا، نہ کوئی ٹیلی فون کیا، نہ کوئی ٹیلی گرام کیا، نہ کوئی ٹیلی پرنٹر کیا، نہ کوئی ٹیلی ٹائپ کیا، نہ کوئی ٹیلی کاسٹ کیا

ہی کے سے پیدا کی ہے کوہ علم و ادب اس کے ضمیر میں داخل ہے ذوق جمال اس کی آب و ہوا میں رچا بسا ہوا ہے کوہ یا اس میں عالم ادب شاعر خوش گفتار یا صوفی عارف کامل اور مصنف کے بغیر کوئی پیدائی نہیں ہوتا اگر اردو حدیث شعر و ادب اور تصنیف و تالیف کے میدان میں یوں ہی شخصیت کبھی نہ کرتا ہے تو تعجب نہیں کہ سکتہ تذکرہ نگاروں کی توجہ ان کے حالات اور کارناموں سے بھری پڑی ہیں صدہا معصوم تشنے صحابہ کے ہندوستان کی طرف ہجرت سے اس کی دادی جوں میں سے خوشہ چینی کی ہے ہم سب نے علم فضل کے جو ہیرے سے اپنی تشنگی بجھائے ہیں ان کے شعر و ادب سے حظ اندوز ہوئے ہیں ان کے سرچشمے اخوذ کے تذکرہ کرتے ہیں اور ان کی تعریف و ثنا پر فخر کرتے ہیں۔

لیکن یہ تمام عربی اور کتابے روزگار شخصیت جن کے درخشاں علمی کمالات و فنون تجربہ طراز یوں سے ساری دنیا کو حیرت کر دیا اور مسلمانوں کے نہاں خانہ دل سے اسلام ہی کے پیدا کردہ تھے ان سب والے نے دین کے جسم و تھا جس کو نے رحمت محمد ﷺ کی اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔

میں نے اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ اسلامی اخوت اسلامی کے سایہ میں آپ سے اس مبارک ملاقات کا شرف حاصل ہوا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مشرق و مغرب کے سارے مسلمان اسی عالمگیر اسلامی اخوت کے لیے بے قرار ہیں لیکن ہمارے دنیا و آخرت کی ہر سعادت کا سرچشمہ اسلام اور محمد ﷺ کی ذات گرامی ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں گمراہی کے بعد ہدایت ذلت کے بعد عزت اور تنگ دلی کے بعد وسعت سے نوازا اور جہل کے بعد علم اور اختلاف و انتشار کے بعد اتحاد و یگانگت سے مالا مال کیا اسلامی تہذیب کے سوا کوئی بھی تہذیب ہمیں سماجی تاریخ کے سوا کوئی بھی تاریخ ہمیں اسلام کے علاوہ کردار میں بلندی سے علاوہ کسی عزت و بلندی کی بھی ہم تمام محمد ﷺ کے حقیقی وارث ہیں۔

آپ کی نبوت ایک نئے دور کا آغاز تھی کی آدم سے جس کو بھی سعادت خیر کا کوئی ذرہ ملا وہ خواہ امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی کے مرتبہ کا کوئی شخص کیوں نہ ہو یہ سب محمد بن عبد اللہ ﷺ کے وسیلہ ہی سے نصیب ہوا۔

اگر آپ نہ ہوتے تو کسی دین میں کوئی خصوصیت حاصل ہوتی نہ ایمان و یقین کا

وما علينا الا البلاغ المبين

نبوت

انسانیت کو اس کی ضرورت اور تمدن پر اس کا احسان

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور
من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له
ونشهد ان لا اله الا الله ونشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد فقد قال الله
تعالى في القرآن الحكيم بسم الله الرحمن الرحيم ○

متاعِ ہدایت

[illegible]

اسی موقع کے لئے کہا تھا

وانما مرنا مرلا علی الندی
اتیحا و بسنا نفس النور صافیا
نجد لنا طیب المکان و حسنه
ضی فتصیاء فکنت الامانیا

(اور جب ہم ایک شبنم سے شاداب اور خوش منظر مقام اور کنویں سے تازہ پانی میں اترے تو مقام کے حسن نے پاکیزگی نے ہمارے دل میں پوشیدہ تمام بیدار کردیں۔ تمام ان تمناؤں کی جان تھیں تھے)۔

جامعہ کی پہلی ذمہ داری

عالم اسلام میں کسی بھی درسگاہ کی خواہ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں کیوں نہ قائم ہو سب سے پہلی ذمہ داری ہے کہ سب سے پہلے دولت نبوت کے بھلے کی طرف توجہ کرے جس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت نہیں اتاری، اور جس نعمت کی قدر اور شکر کے ساتھ اس کے سرگرم حامیوں اور داعیوں میں ہو، اور وہ زندگی کی رزم گاہ میں جہاں جاہلیت، الحاد اور نفاق کے پرچم ہر طرف لہرا رہے ہیں وہ لوائے محمدی اور حنیف مصطفوی کے سایہ میں آجائے، اور زندگی کے ہر محاذ پر حملہ آور فکری و اعتقادی ہو، یا عملی و انتظامی، اخلاقی و اجتماعی ہو یا تمدنی و سیاسی اسلام کی سربلندی کے لئے پنے کو وقف کردے۔

کسی بھی اسلامی دانش گاہ کے فارغین و متخرجین کا دائمی شعار اور ان کا سب سے بڑا فقدر مقصد نبوت اور اس کے طریقہ کا کابر فکر و فلسفہ، مذہب و مسلک، فکر کے ہر ڈھنگ، زندگی کے ہر رنگ اور انسانیت متمدن کے ہر آہنگ پر ترجیح اور برتری دے کر اس کو بچانا ہے۔

جس کی طرف مسلم دانشگاہیں اور جامعات توجہ کرتی ہیں، اور جس اعتبارات و خصوصیات کا وہ دم بھرتی ہیں، کیونکہ کر کوئی نہ ختم ہونے والی اور حتمی فیصلہ کن جنگ ہے تو وہ نبوت و جاہلیت کی جنگ ہے وہ جاہلیت جس کی نمائندگی مغرب کر رہا ہے اور وہ اسلام (دین حق) جس کا علمبردار تنہا مسلمان رہ گیا ہے، اس جنگ کے سوا تمام جنگیں نقلی اور خانہ جنگیاں ہیں جن میں

[illegible]

زمانہ کو ان موضوعوں کی ضرورت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نبوت اور انبیاء قرآن کی روشنی میں

لاخوہ من ھدیناہ ثم اوحینا الیک ان اتبع ملۃ ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین

یہ شجرہ ابراہیم (علیہ السلام) کا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے اس کی تحقیق کے لئے تورات کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے اس لئے کہ قرآن مجید نے اس کی تصدیق کی ہے اور اس کی پیروی کا حکم دیا ہے اور تورات کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا ہے اور تورات کی پیروی کا حکم دیا ہے اور تورات کی پیروی کا حکم دیا ہے اور تورات کی پیروی کا حکم دیا ہے

وتلک حجتنا اٰتینٰھا ابراھیم علی قومہ نرفع درجٰت من نشاء ان ربک حکیم علیم ووھبنا لہ اسحٰق ویعقوب کلا ھدینا ونوحا ھدینا من قبل ومن ذریتہ داود وسلیمٰن وایوب ویوسف وموسیٰ وھٰرون وکذٰلک نجزی المحسنین وزکریا ویحییٰ وعیسیٰ والیاس کل من الصالحین واسمٰعیل والیسع ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی العٰلمین ومن اٰبائھم وذریاتھم واخوانھم واجتبینٰھم وھدینٰھم الی صراط مستقیم ذالک ھدی اللہ یھدی بہ من یشاء من عبادہ ولو اشرکوا لحبط عنھم ما کانوا یعملون اولٰئک الذین اٰتینٰھم الکتٰب والحکم والنبوۃ فان یکفر بھا ھٰؤلاء فقد وکلنا بھا قوما لیسوا بھا بکٰفرین

یہ شجرہ ابراہیم (علیہ السلام) کا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے اس کی تحقیق کے لئے تورات کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے اس لئے کہ قرآن مجید نے اس کی تصدیق کی ہے اور اس کی پیروی کا حکم دیا ہے اور تورات کی پیروی کا حکم دیا ہے اور تورات کی پیروی کا حکم دیا ہے اور تورات کی پیروی کا حکم دیا ہے

الصحابي الذي عبد الله ابو عبس

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

واذکر عبادنا ابراھیم واسحاق ویعقوب اولی الایدی والابصار انا
مخلصھم بخالصۃ ذکری الدار وانھم عندنا لمن المصطفین الاخیار

[illegible]

[illegible]

قربانی سوال

[illegible]

آ شدی دشمنی نے یاد دلائی کہ ان کی رہنمائی سے خطبہ کا [illegible] آش غضب بھڑکا دے گا تھا، اپنے بندوں کے لئے کیا پسند کرتا ہے اس پر اس شاد چاہیے ہے

کوہ صفا پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح اپنے معمول کے خلاف [illegible] قریش کی [illegible] اللہ علیہ وسلم نے [illegible] یا صباحاہ [illegible] بات سمجھ لی کہ [illegible] خیر [illegible] [illegible] [illegible]

کر چکے ہے ایک پہاڑی پر کھڑا ہے وہ سامنے بھی دیکھ رہا ہے جس میں اس نے خاطبین بھی اس کے ساتھ ہیں اور ساتھ ہی وہ پہاڑ کے عقب کی جانب دوسری طرف بھی دیکھ رہا ہے جہاں سامنے پہاڑ کے دامن میں کھڑے ہونے والوں کی نظر نہیں پہنچتی لازماً بعیر شک اور اوٹی حائل سے بچھ گئے رہ جاتا ہے جس پر پیشین میں سے اس کو حق حاصل ہے کہ پہاڑ سے دوسری طرف چھپے ہوئے دشمن پر حملہ کرے اور جس دشمن سے سامنے پہاڑ حائل ہے اس پر حملہ نہیں کر سکے گا۔ یہ اس کی خوبصورت اس تمثیل پر مزید کچھ کہنے سے پہلے میں یہ واضح کر دوں کہ اس مشاہدہ میں وہ ملک خطیب کے ساتھ شامل نہیں ہیں کیونکہ بیچ میں حائل ہونے والے پہاڑ سے اس کی حالت اور خطیب کی حالت میں فرق پیدا ہے اور پہاڑی چوٹی پر کھڑے ہوئے خطیب کو دوسری طرف کچھ دکھائی دینے کا امکان ہی پیدا ہوتا ہے جو اس کو حاصل نہیں ہو سکتا۔

عرب مصنف بھی بہادر اور سچے تھے انہوں نے یہ بات کہہ دی اس کم علمی کی وجہ نہیں کر سکتے ہیں اس واسطے کہ

نبوت کی حکیمانہ تمثیل۔

نبوت کی اس عظیم الشان دینی حقیقت سے ذرہ اور اس کی تعلیمات بلا مبالغہ ہے جس کا آپ کو حصہ وافر عطا ہوا تھا آپ نے اس کے ساتھ نبوت کا انبیاء کے مشن اور ان کے مقام کی تصویر کھینچی ہے اور ان کی ممتاز حیثیت کو واضح کیا ہے اس وجہ سے وہ بے علم کا مشاہدہ کرتے ہیں جس کا مشاہدہ ان کی زمانہ نے اس قبل کبھی دوسرے انسان نہیں کیا تھا وہ ایسے امور و حوادث کی خبر دیتے ہیں جس کی سعادت دوسرے مصلحین نہ حاصل کر سکے۔ کیونکہ وہ نبوت کے علم پہاڑی چوٹی پر کھڑے ہوئے ہیں انسان دے کی حیثیت سے اور انسانیت کو کمال اور عظمت کی سلامتی کی جگہ سے دیکھتے ہیں۔ یا تو اس طرح، جیسے ہیں جیسے سب صحیح (کہ اس دور صحیح طور پر ناپا ہیں) لیکن اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر وہ اصل عطا کی ہوئی نبوت (اور اللہ کی مرضی کی مطابق) انعام غیب سے تعلق کی وجہ سے عالم بالا اور کی حقائق کا بھی مشاہدہ کرتے ہیں

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی

ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس ليذيقهم بعض
الذي عملوا لعلهم يرجعون

خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال سے فساد پھیل گیا ہے تاکہ اللہ ان کو
بعض اعمال کا مزہ چکھائے شاید کہ وہ باز آجائیں۔

ولنذيقنهم من العذاب الادنى دون العذاب الاكبر لعلهم يرجعون

اور ہم ان کو قیامت سے پہلے عذاب کے سوا عذاب دنیا کا بھی مزہ چکھائیں گے شاید
کہ وہ باز آجائیں

اور اس زندگی کے بعد ہمیشہ کا عذاب ہے جس کے سامنے سارے عذاب اور ہر قسم کی
تکلیفات ہیچ اور بے قیمت ہیں۔

ولعذاب الآخرة ادنى

اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی ذلت کرنے والا ہے

ولعذاب الآخرة اشد وابقى

اور آخرت کا عذاب بہت سخت اور بہت دیر ہونے والا ہے۔

ولعذاب الآخرة اخزى

اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی ذلیل کرنے والا ہے

علماء اور محققین نے دلائل کے حوالہ اور دیانت کے ساتھ ہیں مختلف اشیاء کی طبائع اور ہر چیز
میں چھپی ہوئی قوت کو معلوم کر کے معلومات کا قیمتی خزانہ جمع کر دیا ہے لوگوں نے اس سے
فائدہ اٹھایا اور جمع کرنے والوں کی محنت و سعی اور فضل و کمال کا اعتراف کیا اور اس کو شرح تحسین
ادا کیا لیکن اللہ کی ذات، اس کی صفات، اس کے احکام، اس کی مرضیات اور عقائد و اعمال کی
خصوصیات اور صحیح و غلط، اچھے اور برے اخلاق کے نتائج کا علم آخرت میں نیک و بد ثواب و
عذاب اور جنت و جہنم کی معرفت کا انبیاء کرام علیہم السلام اور حشر اور واحد ذریعہ علم ہیں، اس زندگی
کے بعد کے حالات اور اس عالم میں رہنے والے تمام افراد کا عذاب اور ثواب اور جنت، نعمت کے

عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول

ہوتی ہے کہ ہم اس کی بات کو سمجھ سکیں اور اس پر عمل کر سکیں۔ اس لئے ہم کو

اس کے بعد ہم اس مسئلہ کو لیتے ہیں جس کے بارے میں ہم نے کہا تھا کہ اس کی

حقیقت کو سمجھنا ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ اور وہ مسئلہ ہے ہماری

[illegible] ہم نے کہا تھا کہ ہم اس کو اس لئے لیتے ہیں

[illegible] اس لئے ہم اس کو لیتے ہیں

قال اللہ تعالیٰ وحدہ ۔ تعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ وقولوا لہ قولا سدیدا ۔ صدق اللہ العظیم

[illegible] ہم نے کہا تھا کہ ہم اس کو اس لئے لیتے ہیں

[illegible] ہم نے کہا تھا کہ ہم اس کو اس لئے لیتے ہیں

ہدایت کا راستہ اور اس کی حقیقت

[illegible] ہم نے کہا تھا کہ ہم اس کو اس لئے لیتے ہیں

مبحث اول

عقل کی تعریف

الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله

خدا کا شکر ہے کہ جس نے ہم کو ایمان کی راہ [illegible] اور اس راہ پر [illegible] پہنچایا۔

اس کے بعد [illegible] کے ساتھ میں دعا کا خواستگار ہوں کہ [illegible] کی صحیح راہ پر [illegible] اور اس منزل تک پہنچا دے۔

[illegible]

[illegible] پر درود و سلام بھیجتا ہوں [illegible]

[illegible] کے مطالعہ کرنے والے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کے لئے [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

صفات ثابت کرنے اور صحیح افعال کی نسبت کرنے میں کبھی کبھی غلطیاں کھاتی ہیں، اور فن کی گہرائیوں اور نازکیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ (۱) اور وحی جب اپنے مکتوبات میں ثابت کرتے ہیں کہ جس طرح عقل کا مرتبہ حواس سے ماورا ہے، اسی طرح نبوت کا مرتبہ عقل سے ماورا ہے اور کسی چیز کے مخالف عقل اور ماورائے عقل ہونے میں بڑا فرق ہے۔ عدالتی تنزیہ کا طریقہ معلوم کرنا، نبوت پر منحصر اور انبیاء کی اظہار و تعلیم پر موقوف ہے انہوں نے معرفت الٰہی میں عقلاء یونان کی تنقیح پر کے سوتے پیش کئے ہیں جس پر عمل بھی انگشت بدندان ہے، اسی طرح اہل اشراق اور صفاں نفس کے دعویوں کی بیخ کنی کا بھی یہ تناسب اقتضا کرتا ہے۔ (۲)

اس طرح انہوں نے دوسرے مکتوب ۲۶۶ بنام خواجہ حبیب اللہ اور خواجہ عبداللہ اور مدان حضرت خواجہ باقی باللہ میں بڑی تفصیل سے وضاحت کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ پیغمبروں کی بعثت اللہ کی ذات، صفات اور احکام کی معرفت کا اعادہ ہے اور یہ کہ عقلی کشف و شہود کا حامل اور بے آمیز ہونا ممکن نہیں، وہ گمراہی کے اثرات، وہم اور خیال کے تخیلات سے دل اعمال و بشری کمزوریاں سے کلیۃً محفوظ نہیں ہو سکتے، اس کے بعکس اس سلسلہ کے ہوئے سارے کے سارے معلوم و معارف اس نور کے رنگ میں رنگے ہوئے اور اس کا اثر قبول کرنے کے ظاہر ہوتے ہیں، اس میں کشف ان مقدمات کی کلی فرمائی ہوتی ہے جو اس سے ہر ایک مسلم اور بدیہی اور حقیقتاً خلاف واقعہ اور فرضی ہوتے ہیں، ان صحیح اور غیر صحیح مقدمات میں تمیز کرنا اس کے اپنے دلائل و براہین کی بناء پر ممکن ہوتا ہے، اس سے مکاشفہ اس طرح کے معارف و حقائق سے پر ہیں اور اس سلسلہ میں ان کا مدلل سلسلہ مفید اور بیان افروز ہے۔

اللہ نے قرآن میں ایک عظیم الشان سورہ سورۂ اخلاص کو اس میں مشرکین کی گمراہ کی بداعتقادی اور اللہ کی طرف ان کا دروغ نسبت کرنے کی تردید کی ہے، جو ذات باری کے شایان شان نہیں ہیں، ان الفاظ پر ختم کیا ہے

---

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے مصنف کی کتاب "مذہب اور سائنس"

(۲) تفصیل کے لئے دیکھئے بیان کا طویل مکتوب ۲۶۶ بنام خواجہ حبیب اللہ اور خواجہ عبداللہ

[illegible] (۱)

[illegible] ہیں کہ [illegible] ایک [illegible] تمام انبیاء کرام [illegible] افضل [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] ان کے [illegible] ان [illegible] [illegible] [illegible]

... اسی طرح کا معاملہ رہتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے الہیات کے مسائل اور ان کی ... اور ان کی صفات کے موضوع پر بھی قلم اٹھایا۔

لیکن ان ... کا جو نتیجہ انہوں نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے، وہ ... ایک مرقع ہے ... کی ناواقفی کا ایک شاہکار، اور یا ... متضاد، مختلف اقوال و آراء اور خیالات کی ... کا مجموعہ ہے، جس کا ... نے اس پر بالکل صحیح تبصرہ فرمایا ہے:

"شکست خیالیوں کی تاریکیاں، اگر کوئی ... اس طرح کا اپنا خواب بیان کرے تو ... کو ... قرار دیا جائے۔" (۱)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس طرح کی چیزوں سے ایک دیوانہ بھی کیسے مطمئن ہو سکتا ہے، اور کہاں یہ عقلاء جو ہر ... کی کھال نکالتے ہیں۔" (۲)

اسی طرح شیخ الاسلام ابن تیمیہ فلاسفہ اور حکماء کے اقوال پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ارباب عقل ان لوگوں کے کلام پر غور کریں جس کو اپنی عقل اور تحقیق کا ناز ہے کہ جہاں کرام کی ... باتوں کو ٹھکرا دیتے ہیں، اپنی حکمت کی ... فلسفہ کے اصل معیار پر بھی دیوانوں جیسی باتیں کرتے ہیں، اور ثابت شدہ حقیقتوں حق کو اپنی پرفریب اور شکوک میں ... والی باتوں سے رد کر دیتے ہیں اور واضح اور مشہور علم کو قبول کر لیتے ہیں۔" (۳)

یہ دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"الہیات کے بارے میں [ابن سینا] کے کلام پر نظر ڈالی جائے اور ایک پڑھا لکھا آدمی اس کو غور سے پڑھتا ہے تو وہ اضطراراً اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ ان فلاسفہ یونان سے بڑھ کر رب العالمین کی معرفت سے کوئی بے بہرہ اور نا آشنا نہیں تھا اور ... حیرت میں غرق ہو جاتا ہے، جب وہ دیکھتا ہے کہ کچھ لوگ یونان کی الہیات کا ... کے علوم و تعلیمات سے مقابلہ کرنے لگتے ہیں ... کو یہ بات ایسی ہی نظر آتی ہے جیسے کوئی لوہاروں کا فرشتوں سے یا گاؤں کے رہنے والے ... کا شاہان عالم سے مقابلہ کرنے لگے۔" (۴)

---

(۱) ... (۲) ... (۳) ... (۴) ...

[illegible] حضرت شیخ احمد [illegible]

[illegible] کی [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

انبیائے کرام کا امتیاز

انبیاء کی تعلیمات سے بے نیازی کا انجام

انبیاء کے علم اور دوسرے علوم اور صنعتوں کا مقابلہ

ملاح نے جواب دیا۔ "میاں میں پڑھا لکھا نہیں۔"

صاحبزادے نے تعجب سے بھرکر کہا۔ "ارے آپ نے سائنس نہیں پڑھی۔"

ملاح نے کہا۔ "میں نے تو اس کا نام بھی نہیں سنا۔"

دوسرے صاحبزادے بولے۔ "اقلیدس اور اجبرا تو آپ ضرور جانتے ہوں گے؟"

ملاح نے کہا۔ "حضور یہ بھی میرے لئے بالکل نئے نام ہیں۔"

اب تیسرے صاحبزادے نے تعجب سے پوچھا۔ "تو آپ نے جغرافیہ اور تاریخ بھی نہیں پڑھی ہوگی؟"

ملاح نے جواب دیا۔ "سرکار یہ شے کیا ہوتی ہے؟"

ملاح کے اس جواب پر لڑکے اپنی ہنسی ضبط کر سکے اور سبھوں نے قہقہہ لگایا

پھر انہوں نے پوچھا۔ "اچھا میاں تمہاری عمر کیا ہوگی؟"

ملاح نے جواب دیا۔ "یہی کوئی چالیس سال۔"

لڑکوں نے کہا۔ "آپ نے اپنی آدھی عمر یونہی اور کچھ پڑھا لکھا نہیں۔" ملاح بے چارہ خفیف ہو کر رہ گیا اور چپ سادھ لی

قدرت کا تماشہ دیکھئے کہ کشتی کچھ ہی دور گئی تھی کہ دریا میں طوفان آ گیا۔ موجیں بہت پھیلنے بہت بڑھ رہی تھیں اور کشتی ہچکولے لے رہی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ اب ڈوبی تب ڈوبی۔ دریا کے خوفناک نظارے کو دیکھ کر لڑکوں کا پتا تو پہلے ہی سے پانی ہو رہا تھا۔ ان کے اوسان خطا ہو گئے۔ چہرہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ اب جاہل ملاح کی باری آئی۔ اس نے بڑی سنجیدگی سے مسکرا کر پوچھا۔ "بھیا تم نے کون کون سے علم پڑھے ہیں؟"

لڑکے اس بھولے بھالے جاہل ملاح کا مقصد نہیں سمجھ سکے اور کالج یا مدرسہ میں پڑھے ہوئے علوم کی لمبی فہرست گنانی شروع کر دی اور جب بھاری بھرکم دیرینہ کن نام گنا چکے تو اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ "ٹھیک ہے یہ سب تو پڑھا لکھا کیا یہ بھی لکھا ہے؟" اگر خدانخواستہ کشتی الٹ جائے تو تم لوگ کیسے بچ سکو گے؟"

لڑکوں میں کوئی بھی تیرنا نہیں جانتا تھا۔ انہوں نے بہت افسوس کے ساتھ جواب دیا۔ "اچھا دل! یہی ایک علوم سے رہ گیا ہے ہم نے نہیں پڑھا ہے۔"

لڑکوں کا جواب سن کر ملاح رو سے ہو گیا اور کہا "تم نے تو ایسی آدھی عمر کھو دی مگر تم نے تو پوری عمر ڈبو دی، اس لئے کہ اس طوفان میں سوار جو ہوا کچھ نہ کچھ کام آئے گا، آج جو ذات تمہاری جان بچا سکتی ہے اور وہ تم جانتے ہی نہیں۔"

رقی کے اعلیٰ مدارج طے کرنے اور تہذیب و تمدن کے بلند معیار پر پہنچنے والی نوع انسانوں کی یہی حالت ہے، خواہ وہ علم و ادب کے گہوارہ (اسپین کا دیبہ یا ایتھنس) میں رہتی ہوں، یا اساتذہ کے تمام علوم، حکمتوں، ایجادات اور صنائع و بدائع میں چھپے ہوئے خزانوں کے انکشافات میں پوری دنیا کی امام ہی کیوں نہ رہی ہوں، لیکن وہ علم سے ناواقف تھیں، جس سے اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے، جس کے ذریعہ خالق تک پہنچا جا سکتا ہے، جس کے بغیر سارے سائل مقصود تک رسائی اور طوفان سے نجات کے حصول ممکن ہے، جو اعمال اور حیاتِ انسانی کو درست رکھنے، خواہشات اور شہوات کو قابو کرتا ہے، اخلاق کو صالح اور نفس کو مہذب بناتا ہے، برائیوں سے روکتا اور بھلائیوں پر ابھارتا ہے، دل میں اللہ کا خوف اور خشیت پیدا کرتا ہے اور جس کے بغیر سے معاشرہ کی اصلاح ہو سکتی ہے، نہ تہذیب و تمدن کی حفاظت، جو انسان کو انجام کی فکر اور آخرت کے لئے تیاری پر آمادہ کرتا ہے، انانیت اور خود پرستی کے جذبات فرو کرتا ہے، دنیا کی حقیر چیزوں کی حرص و ہوس سے آزادی دلاتا ہے، احتیاط اور توازن کا راستہ دکھاتا ہے اور غیر مفید اور بے نتیجہ کوششوں سے باز رکھتا ہے۔

اللہ نے ان قوموں کا تذکرہ قرآن میں بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے، جو غرور و تکبر کے نشہ میں مست تھیں اور انہوں نے اپنے اپنے معاصر دنیا کو کم از کم قلیل و حقیر سمجھا جو اس زمانہ کی رائج علوم میں امتیازی شہرت نہیں رکھتے تھے

فلما جاءتهم رسلهم بالبينت فرحوا بما عندهم من العلم وحاق بهم ما كانوا به يستهزءون

اور جب ان کے پیغمبر ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو جو علم ان کے خیال میں ان کے پاس تھا اس پر اترانے لگے اور جس چیز سے مسخر کیا کرتے تھے، اس نے ان کو آن گھیرا۔

...ال کی محنت سے جدید کاری کیا جائے گا

...

...

...

...

...ی کمائی کے ...یم

...

...

...

...

...مختلف اور نئی کرنسی فریم نمائش میں

...

ملتان شہر میں اہیاء کا خاص فریضہ

الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون ○ هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما في السموت والارض وهو العزيز الحكيم ○

[illegible] ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا وہ بڑا مہربان ہے اللہ ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ بادشاہ حقیقی پاک ذات سلامتی دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا اللہ ان لوگوں کے شرک سے پاک ہے وہ اللہ جو ٹھیک ٹھیک اندازہ کرنے والا پیدا کرنے والا صورتیں بنانے والا اسی کے سب اچھے اچھے نام ہیں جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح کرتی ہیں وہ زبردست حکمت والا ہے

بندہ انسان کو ودیعت کی ہوئی عقل اور اس کی صلاحیتیں صرف کر کے اس کی معرفت کی تحصیل میں لگ جائے تو اس کی محبت تمام اعضاء و جوارح سے اس کی اطاعت اور اس کی رضامندی کے کاموں اور اس کی رحمت و قربت کی تحصیل میں انتہائی محبت و مشقت کی سب سے اہم فریضہ ہے سب سے مقدس کام انسانیت اور شرافت کا تقاضا ہے عقل سلیم اور وجدان صحیح کا مطالبہ ہے۔

انسانوں کے مختلف طبقات ان کی ترقیوں اور ان کی دولتوں نے صدیوں سے انبیاء علیہم السلام اور ان کی سرپرستی اور ان کی حکومت کا محتاج بنا رکھا ہے مقدس طبقات کی ضرورت سے اتنی ضرورت ہے جس قدر تمام کے لئے عقل اور انسان کے لئے آنکھیں اور زبانوں کے بغیر اپنے تمام موجودات تہذیب، تلطف، صنعت اور ترقی سے باوجود (کلیۃً تیرہ و تار) اندھیر ہی رہتی ہے

ظلمت بعضها فوق بعض اذا اخرج يده لم يكد يراها ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور

جس انسان نے کبھی مدینہ سے دور ایک پرانک چھلاوہ جیسا اپنا ہاتھ نکالا تو پھر اس کو سمجھ آئی ہوگی اور جس کو دولت نور سے اس کیس بھی روشنی نہیں مل سکتی۔

انسانیت کی خیر و برکت اور تمدن کے ارتقاء کا بنیادی سبب

انبیائے کرام صرف معرفت تحقیق اور علم الیقین ہی کے مرکز و منبع نہیں ہیں بلکہ اس کے

ہے تو وہ سچے دل سے اللہ کی طرف ایسے کھنچتے ہیں جیسے مقناطیس کی طرف لوہے کے ٹکڑے۔ انسانوں کی تہذیب، قوموں اور ان کی ارتقاء پر اس مبارک و مقدس طبقہ کے جس قدر احسانات ہیں، کسی اور طبقہ کے نہیں ہیں، علوم و فنون، صنائع و ایجادات تک سب انسانوں کی خدمت اور ان کی شرافت بھی کے استعمال میں ان کے قوموں میں ان کی پوری زندگی پر چھایا ہوا ہے، ان کی الطاف و عنایت کی ریز سایہ حیات انسانی کے بقا کا امکان ہے، اگر انبیائے کرام علیہم السلام نہ ہوتے تو انسانیت کا سفینہ اپنے علم، فلسفہ، حکمت اور تہذیب و قوانین سمیت طوفان کی نذر ہو جاتا، اور وہ اپنے تمدن پر انسانوں کے بجائے جنگلی جانوروں اور درندوں کے دیوار کھلیں کرتے ہوئے نظر آتے، جو اپنے خالق و مصور کو پہچانتے نہ دین و اخلاق سے آشنا ہوتے نہ مروت و محبت کا احساس رکھتے، انسانیت کے دامن میں کوئی چاند سے بلند کوئی بات ان کے دامن میں نہ ہوتی

آج دنیا میں جتنے بھی بلند انسانی و اخلاقی، لطیف و نازک احساسات، بہترین و بلند اخلاق فضیلت مرتبہ نظر آتے ہیں، یہ سب انبیاء کرام علیہم السلام کے عرائم پائے جاتے ہیں، ان تمام کی تاریخ کا سلسلہ وہیں آ ملتا، انبیاء کی تعلیمات، ان کی دعوت و تبلیغ، ان کے بیانات اور ان کے پر خلوص اخلاص و تجسس ہی پر ختم ہوتا ہے اور دنیا (اول سے بعد تک) ان کے دسترخوان کی ریزہ چینی پر مجبور رہی ہے، انبیاء کی پھیلائی ہوئی روشنی میں قدم بڑھاتی رہی ہے اور انبیاء کی تعمیر کی ہوئی عظیم عمارت کے سایہ میں سر چھپا کر زندگی گزارتی رہی ہے اور رہے گی، ان مقدس قدموں پر ہزاروں ہزار درود و سلام۔

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پودا انہیں کی لگائی ہوئی ہے

انبیائے کرام کی امتیازی خصوصیات
مزاج و منہج

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله ونشهد ان محمدا عبده ورسوله الذي ارسله الله تعالى من الحق الى الخلق بشيرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا ○

عزیزانِ گرامی! پچھلے خطبہ میں میری گفتگو کا موضوع تھا نبوت کی ضرورت اور اس کی قدر و قیمت، کہ دنیائے انسانیت کو اس کی کتنی شدید ضرورت ہے، تہذیب و تمدن پر اس کے احسانات کس قدر ہیں، انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کی کیا غایت اور کیا مقاصد تھے اور آج کے اس مبارک موقع پر میں نبوت کے طبعی خصائص اس کے خاص امتیاز اور انبیاء کی بعثت کی خصوصیات اور امتیازات پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں، جن سے کہ انبیائے کرام کا یہ مقدس طبقہ اس سوسائٹی انسانی خلقت کے دوسرے مفکرین اور مصلحین سے ممتاز ہوتا ہے۔

مقامِ نبوت کو سمجھنے پر خود ساختہ اصطلاحات کا ظلم

مصنوعی اور خود ساختہ اندازِ اسلوب سیاسی طور طریقوں، تجارت و تعلیم کی راہوں اور تعلیم و تربیت کے جدید اصولوں نے مقامِ نبوت کے فہم و ادراک پر بہت بڑا ظلم کیا ہے، یہ غلط فکر اور طریق کار دنیائے خود ساختہ قائل رہی ہے، جس نے جاہلوں میں علم کی شناعت معاندانہ کی بلند کرنے، معاصد کا مقابلہ کرنے اور عوام خلق کو آزادی کی دولت عطا کرنے میں گراں بہا خدمات انجام دی ہیں، اور یہ قدم سے تمام لائق ساس و ستائش ہیں، لیکن یہ غالب و غلط فکر لوگوں کے دل و دماغ پر اس طرح چھا گئے ہیں، ان کی ثبوت اور ان کی سیرت و کردار میں اس حد تک رچ بس گئے ہیں، اور ان کے عزم و ارادہ اور طبیعت و فطرت کے سرچشموں، افکار اور حرکت و اشتعال پر اپنے جال بچھا دیئے ہیں، خود فکر و کردار کی مثالی و کامرانی کے پیمانوں کی صورت

میں اس طرح شامل ہو گئے ہیں کہ وہ الفاظ اس پہلو کے مدلول خاص ہو گئے ہیں اور اس سے ہٹ کر ان کا استعمال اسلام کا تصور ہی نہیں کرتے، حتیٰ کہ اس طبقہ کے بعض لوگوں کی طرف سے دیکھے ہیں اس بات میں بعض اسلام پسند مصنفین، اہل قلم اور مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کے داعی اور علمبردار بھی آئیں ہیں اور بات کے سامنے سپر انداز ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنے اسلامی، علمی اور ان کی سیرت کی تفسیر و تعبیر، جدید سیاسی اور معاشرتی اصطلاحات کی زبان میں شروع کر دی ہے جو اہل زمانہ کے لئے بات کا حقیقی منصب، اپنے مرام کے مزاج، ان کے پیغامات کی حقیقت اور ان کے اعمال کے صحیح رخ کو سمجھنے میں رکاوٹ بن رہی ہے، اور ان کی صحیح اور ان کی صحیح حکمت و مقام پہچاننے میں مانع ہو رہی ہے، اور جس کو اپنے سے ان کا سب سے موزوں ہے جو بات کے مزاج، منہاج سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔

سیاسی فکر، جدید سیاسی اصطلاحات اور موجودہ دنیا میں سیاست اور ریاست کی اہمیت کا وہ بن، فکر، طرز اور اظہار تحریر و تقریر پر ایسا گہرا اثر پڑا ہے کہ دعوت اسلامی کے مخلص داعی اور قائد اور بلند پایہ اہل قلم بھی اپنی تحریروں میں بے تکلف وہ سیاسی اصطلاحات اور تعبیرات استعمال کرنے لگے ہیں، جس کے ساتھ خاص مفاہیم و افکار پیوست اور ایک خاص تاریخ وابستہ ہے اور جن کا ایک خاص پس منظر ہے، مزید برآں وہ اپنا ایک مخصوص دھچکا و مفہوم رکھتی ہیں، اور جو پیام اسلام کی دعوت کی روح اور مزاج کی صحیح ترجمانی کرنے سے بہت قاصر ہیں بلکہ مختلف قسم کی غلط فہمیاں شکوک و شکایات پیدا ہونے کی بھی باعث ہوتی ہیں، مثلاً "انقلاب" "ثورت" "جمہوریت" "اشتراکیت" اور "نظام" کے الفاظ کہ ان میں سے ہر ایک کا خاص مفہوم ہے، جس نے خاص حالات، حوادث، تحولات اور انقلابات کی سایہ میں نشو نما حاصل کیا ہے، اور ارتقاء کی منزلیں طے کی ہیں، اور ان سے ایک خاص طرح کے نتائج و اثرات وابستہ ہیں، جن کو ان سے جدا نہیں کیا جا سکتا، واقعہ یہ ہے کہ اسلام کی دعوت بہت بڑی اور اس کے اثرات و برکات بے "کے سلسلے میں قرآن مجید اور شروع دین کی زبان نے جو تعبیر اور طرز اختیار کیا ہے اسی کو اختیار کرنا مناسب ہے، اس لئے کہ وہ ہر طرح کی غلط فہمیوں اور گمراہ کن آمیزشوں سے مبرا ہے، اور اسی سے دین کی صحیح روح اور اس کے اصل مزاج سے آشنائی پیدا ہوتی ہے۔

قرآن کے تحقیقی اور عمیق مطالعہ کی ضرورت

[illegible] کے تحقیقی اور عمیق مطالعہ کی ضرورت ہے۔ اس موضوع پر قرآن کا مطالعہ کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ [illegible] کے تصورات سے بالکل آزاد ہو۔ اسی طرح اس پر عائد ہونے والی [illegible] سے بھی آزاد ہو جن کے بارے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ان خواہشات معیوب نہ ہوں، بلکہ ممکن ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ہمارے داخلی میں بلکہ بعض اوقات ضروری نہیں کہ قرآن سے متعلق چند کے لئے اس وسوسہ کا سبب ہے یا انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت پر پہلی ہوئی [illegible] ہے۔ قرآن کے مطالعہ اور فہم و درک کے لئے [illegible] کا پابند نہیں بنانا چاہئے جو کہ زمانے آتے جاتے رہتے ہیں، غور و فکر کے مذکورہ بالا [illegible] کی قدر و قیمت کبھی کم نہیں ہوتی۔ ایک زمانہ میں جو نظریہ [illegible] استدلال و فہم کی بنیاد بنتا ہے، کسی اور زمانہ میں وہ [illegible] کی طرح یا اصطلاح [illegible] کے حامل ہوں یہ بھی ممکن ہے کہ قرآن ایک آسمانی کتاب ہے جو مشتمل ہے اپنی منفرد شخصیت رکھتی ہے علوم انسانی کا پورا تراث اور اس کے مبارک ثمرات اس کے پھیلنے ہوئے ہے [illegible] میں، مختلف بھی ہے اور پھیلتا بھی، نشاط بھی ہے اور رحمتا بھی، اس پر کل نتیجہ کی بنیاد کہ وہ [illegible] میں پھر یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ قرآن اپنے بلند تر حال مقام اور اپنی مکمل خصوصیات اور مدلل میادین سے گزر کر بہت سے اس سے ثابت نکلے پر ہے۔"

انبیاء اور دوسرے رہنماؤں کا بنیادی فرق

پہلی اور اہم تر خصوصیت جس میں انبیاء علیہم السلام دوسروں سے ممتاز ہوتے ہیں یہ ہے کہ جس قوم کی وہ اصلاح میں شروع اشاعت کرتے ہیں جس عقیدہ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور جس پیغام کی تبلیغ کی [illegible] کے پروردگار جل شانہ کی [illegible] کی دلالت کی پیداوار ہے۔ اس فاسد اور تکلف دار صورت حال کا تحمل ہے جس میں وہ [illegible] کرتے ہیں۔ ان کے لطیف وجدان کو شعور و ذکی حس اس قسم کا سامنا پر [illegible] سے وہ [illegible] کیسے تجربات کا مجموعہ، مکمل اس کا نتائج و [illegible] الٰہی [illegible] جس نے [illegible] کہے گئے ہیں اور جس کا ان کو شرف بخشا گیا ہے بنا کسی کمی کے دوسرے علماء

علماء، مفکرین اور اہل تدبر مسلمانوں پر اس کو قیاس نہیں کیا جا سکتا جن کا انسانیت اور اصلاح و عزیمت کی طویل تاریخ نے تجربہ کیا ہے، جو تو معاشرہ کی پیداوار ہوتے ہیں یا اپنی حکمت و دانست کا نتیجہ یا ماحول کی صدائے بازگشت یا اپنے اردگرد اٹھتے ہوئے فساد اور تباہ کن عمل اور اس کے خلاف ایک صدائے احتجاج۔

اس ردعمل کی نوعیت (جو بعض اوقات صورتوں کے بغیر نہیں دیکھے جا سکتے) بہت سے ان اسلام پسند مفکرین اور داعیوں کی تحریروں میں نظر آتے ہیں جن کو موجودہ مادی فلسفوں مغربی سیاست، اقتدار کی کامیابی، اور اپنے ملک کے مسلمانوں کی غیر منظم، بدحالی یا غلامی سے اسلام کے مطالعہ، صورت حال کا مقابلہ کرنے، ان فلسفوں اور نظامہائے حیات کے متوازی اسلامی فلسفہ اور نظام حیات کے پیش کرنے پر آمادہ کیا، ان کی تحریروں اور تعبیرات اور ان کے طریق فکر میں اس "ردعمل" کے عکس اور سائے اس شخص کو آسانی کے ساتھ نظر آ سکتے ہیں، جس نے اس عمل کے اثرات اور ردعمل کے سلسلہ سے آزاد ہو کر کتاب و سنت کے براہ راست مطالعہ کا موقعہ ملا ہے، پھر وہ ان جدید فلسفوں اور نظامہائے حیات کی بنیادی "روح" اور جسم و جان میں پیوست ہو جانے والے اثرات سے بھی واقف ہے۔

ان جدید تحریروں اور اسلام پسند افراد کی جدید نشاۃ ثانیہ کی کوششوں میں اور ان انبیاء اور مجددین، مصلحین و دعوت فکر میں جن کو علمی و دینی رسوخ کی وجہ سے یا ایمان محبت و تربیت کی سعادت حاصل ہوئی تھی ایک واضح فرق تحریکات عمل اور مقاصد کا ہے۔ پہلے گروہ کی کوشش، فکر کا رخ تحریک حصول قوت، اقتدار یا بعد حکومت اسلامی ریاست کا قیام اور حیات اسلامی کا مکمل و مکون اور شامل فکر کر کا اصل محرک رضائے الٰہی کا حصول آخرت کی کامیابی ہے ان کا انتساب کا بہ بالواسطہ تعلق ہوتا ہے علاء کلمۃ اللہ کا شوق ہے علماء انہیں جیسے لوگوں کے لئے کہا گیا ہے۔

تلک الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقين ○ (القصص ۸۳)

وہ (جو) آخرت کا گھر (ہے) ہم نے ان لوگوں کے لئے (تیار) کر رکھا ہے، جو ملک میں فساد کا ارادہ نہیں کرتے اور انجام (نیک) تو پرہیزگاروں ہی کا ہے۔ اس سلسلہ میں فیصلہ کن بات قرآن کی ہے، جو سید المتقین ﷺ کی زبان سے ادا کی گئی ہے۔

قل لو شاء الله ما تلوته عليكم ولا أدراكم به فقد لبثت فيكم عمرا من قبله أفلا تعقلون ○

یہ بھی کہہ دو کہ اگر خدا چاہتا تو نہ میں ہی یہ کتاب تم کو پڑھ کر سناتا اور نہ وہ تمہیں اس سے واقف کرتا میں اس سے پہلے تم میں ایک عمر رہا ہوں بھلا سمجھتے نہیں۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وكذلك أوحينا إليك روحا من أمرنا ما كنت تدري ما الكتاب ولا الإيمان ولكن جعلناه نورا نهدي به من نشاء من عبادنا وإنك لتهدي إلى صراط مستقيم ○

اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے تمہاری طرف روح القدس کو وحی سے قرآن بھیجا ہے تم یہ کتاب کو جانتے تھے اور نہ ایمان کو لیکن ہم نے اس کو نور بنایا ہے کہ اس سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور بیشک اے محمد ﷺ تم سیدھا راستہ دکھاتے ہو

اور اسی طرح ارشاد ہے

وما كنت ترجوا أن يلقى إليك الكتاب إلا رحمة من ربك فلا تكونن ظهيرا للكافرين ○

اور تمہیں امید نہیں تھی کہ تم پر کتاب اتاری جائے گی مگر تمہارے پروردگار کی مہربانی سے اتاری ہوں تو تم ہرگز کافروں کے مددگار نہ ہو۔

اور اسی طرح اس مقام سے آپ ﷺ کی عدم موجودگی کے وقت کے بعد جہاں اللہ تعالیٰ نے معجزات و کرامات کا ظہور ہوا اللہ جن کو چاہے اپنی رحمت سے نوازے یہ اللہ کے فضل و کرم کی بات ہے

وما كنت بجانب الطور إذ نادينا ولكن رحمة من ربك لتنذر قوما ما أتاهم من نذير من قبلك لعلهم يتذكرون ○

اور تم اس وقت جب کہ ہم نے موسیٰ کو آواز دی طور کے کنارے تھے بلکہ تمہارا پروردگار کی رحمت ہے تاکہ تم ان لوگوں کو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا ہدایت کرو تاکہ وہ نصیحت پکڑیں

قرآن نے رسالت و نبوت کے حق دار انسان کے اعلیٰ ترین کمالات کی بنیاد پر ٹھہرایا ہے

ینزل الملئکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ان انذروا انہ لا الہ الا انا فاتقون O

وہی فرشتوں کو اپنے حکم سے روح دے کر اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے کہ لوگوں کو خبردار کر دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی سے ڈرو۔

اس آیت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نبوت کے لئے جتنے بھی قابل قدر اوصاف ہیں ان کے سامنے بشری رسالت کوئی شے نہیں ہے۔ جو بھی ان اوصاف کا حامل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی حیثیت سے مبعوث فرماتا ہے

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی O

رسول کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتے بلکہ یہ تو وحی ہوتی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے

ان کی زبان سے نکلنے والی ہر بات اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس میں ان کی اپنی خواہش کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اللہ کے ہر نبی کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اللہ کی طرف سے کہہ رہا ہے۔ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔

قل ما یکون لی ان ابدلہ من تلقاء نفسی ان اتبع الا ما یوحی الی انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم O

رسول کہہ دے مجھ کو اختیار نہیں ہے کہ اسے اپنی طرف سے بدل دوں میں تو صرف حکم کا پابند ہوں جو میری طرف آتا ہے۔ میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب سے خوف آتا ہے۔

اللہ نے آپ سے عصمت کی بھی گارنٹی دی ہے اور آپ کو اس سے محفوظ رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔

ودوا لو تدھن فیدھنون O

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم کچھ نرمی اختیار کرو تو یہ بھی نرم پڑ جائیں

اللہ کی طرف سے کسی طرح کی سستی سے کسی بات کی پروا کئے بغیر اللہ کے حکم کو بجا لانا

اس کی ذکر فرمائی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

فریق من بنی اسرائیل O و ما نقموا منا الا ان امنا بایت ربنا لما جاءتنا O ربنا افرغ علینا صبرا و توفنا مسلمین O ثم نظرت من بعد ذلک الملا من قوم فرعون یکتم ایمانہ O

یہ تو پہلی امتوں کا حال ہے۔ اب رہی یہ امت، تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کا ذکر تو چھیڑا ہے مگر اس انداز سے کہ اس کی کسی بات سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ

لا یطاع فی عصرہ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

آسانی اور تدریج کو ملحوظ رکھے ہیں جس طرح یہ نظام اسباب تو دین کی سہل و سادہ فطرت اللہ کی حکمت بالغہ اور انبیائے کرام کی حکیمانہ طبیعتوں کا تقاضا ہیں، جس کو دلائل و آثار پکار پکار کر رہے ہیں، واقعات شہادت دے رہے ہیں، اور دعوت و تبلیغ کی تاریخ اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ اس کی مثالوں سے بھری ہوئی ہے

قرآن کہتا ہے۔

وقرآنا فرقناہ لتقرأہ علی الناس علی مکث ونزلناہ تنزیلا

اور ہم نے قرآن کو جدا جدا کر کے اتارا ہے تاکہ تم لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ کر سناؤ اور ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اتارا ہے

یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر

ارادہ کرتا ہے اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا اور نہیں ارادہ کرتا ہے تنگی کا

وقال الذین کفروا لو لا نزل علیہ القرآن جملۃ واحدۃ کذلک لنثبت بہ فؤادک ورتلناہ ترتیلا

اور کافر کہتے ہیں کہ اس قرآن کو ایک ہی دفعہ کیوں نہ اتارا گیا اس طرح آہستہ آہستہ اس لئے اتارا گیا کہ اس سے تمہارے دل کو تسلی ہو اور اسی واسطے ہم اس کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے ہیں

وما جعل علیکم فی الدین من حرج

اور نہیں رکھی ہم پر دین میں کچھ تنگی

رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو آسانی دیتے اور خوشخبری سنانے کا حکم کیا کرتے تھے چنانچہ حضرت معاذ بن جبل اور ابوموسیٰ اشعری سے یمن بھیجتے وقت فرمایا۔

یسروا ولا تعسروا بشروا ولا تنفروا

تم لوگوں کو آسان بنا کر پیش کرنا سخت بنا کر نہیں اور لوگوں کو خوشخبری سنانا نفرت نہ دلانا

اس طرح آپ نے اصحاب کو تلقین کر کے فرمایا

انما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین

تم آسانی دینے والے بنا کر بھیجے گئے ہو تنگی کرنے والے نہیں۔

کبھی کبھی آپ نے دو کاموں اور دو کیفیتوں کے بیچ نظر جزئی مصلحت دینے کا حکم دیا

ہو کر روتے تھے مشکوٰۃ المصابیح آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا

فولا حد ثه قومک ملکفر لنصبت البیت لبنیه علی اساس ابراهیم علیه السلام

اگر میری قوم (قریش مکہ) نئی نئی کفر سے نکلی ہوتی تو میں بیت اللہ کو ڈھا کر پھر سے ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کے مطابق بنا دیتا

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کافیاں کے رسول اللہ ﷺ بعض جنگوں میں ہمراہ ہوتے تھے مغرب جا ضی اللہ عنہ پڑھتے ہیں کہ معاذ اللہ قبل ہی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ لیتے تھے اور یہاں سے لوٹ جاتے تھے آپ نے واپس ہی امت رہے تھے وہ عشاء کی نماز یہاں اور اس میں سبقت فرمائی کہ سے لیے اپنی نماز سے الگ ہو گیا حضرت معاذ اس سے پیچھے رہ گئے رسول اللہ ﷺ وہاں کی جہری قرأت فرمائی فرمایا اے معاذ کیا تم فتنہ گر ہو فتنہ گر ہو تین بار (ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا میں فجر میں اس سے پیچھے رہ جاتا ہوں (تاخیر سے آتا ہوں) فلاں صاحب کی لمبی نماز کی وجہ سے آپ ﷺ بہت غضبناک ہوئے اس سے بڑھ کر غصہ کبھی نہیں دیکھا اور آپ نے فرمایا

یا ایها الناس انکم منفرون فمن صلی بالناس فلیتجوز فان خلفه الضعیف والکبیر وذو الحاجة

لوگو تم میں سے بعض لوگوں کو دین سے متوحش اور دور کرنے والے ہو جس کسی شخص نے لوگوں کی امامت کرنی ہو اس کو چاہئے کہ اختصار کرے کیونکہ اس کے پیچھے کمزور، بوڑھی اور ضرورت مند لوگ ہیں۔

اس تفریح کے دلائل وشواہد بے شمار ہیں۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں تو یہ قدم قدم پر ثابت ہیں، اور قرآن کے ہر ہر صفحہ میں اور انبیاء سابقین کے بارے میں بھی اسی کی نشاندہی کی گئی ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ نے اس کو حکمت کے ساتھ مصف فرمایا ہے

انه الحکمة وفصل الخطاب

اور وہی ہم سے اس وعدہ (کا) پورا ہونا اور قصہ کہا ہے۔

لو سلک قدیں انیاھم الکتاب والحکم والنبوۃ

یہی لوگ ہیں جن کو ہم نے دیں کتاب اور حکم اور نبوت

لیکن اس آسانی، قدرتی اور علمت و مصلحت کا ذکر فضیلت کی بنا اور آزادی کا قابل عرف علمیت اور قدرتی مسائل میں سے جس کا اظہار یا بیان سے بیانی اصولوں سے ذرا بھی تعلق نہ ہو کہ ان امور کا تعلق عقائد یا دینی اصولوں، فرائض یا منصوصات سے ہے تو ہم یہاں اس کا بیان اور تشریح سے بیان فارغ اور گریز کی حیثیت رکھتے ہیں اور جن کا تعلق دینی شعائر خود ہمارے سے ہے ہاں تمام میں اس کے کہ ہم اس کی وضاحت کی ہے ہاں ہم اس کی وضاحت اور بیان سے زیادہ مصلحت ہو تے ہیں ہاں میں نہ وہ کمزوری دکھا سکتے ہیں نہ ہی ہمت سکتے اور نہ ہی مکاوٹ اور کھو سکتے ہیں۔

حکومت انبیاء کا سب سے اہم رکن

امیر کی اور ان خصوصیت توحید کی حکومت کے الہ قانون کے بارے میں عقیدہ اور عمدہ ہونے کا بھی تعلق ہی صحیح اور صرف ایک ہی دینی ذمہ داری ہو ہر حال میں ہمارے سامنے رہنا چاہیے اور اسلامی تاریخ کا سب سے اہم مقصد ہے ہمیشہ اس کی طرف توجہ کی ہے کہ عقیدہ کی اس نقصان پہنچنے نہ پائے اور صحیح دینی عبادت، معاملات اور قدروں کا تحفظ ہے ان کے لئے پوری کوشش جاری رہے "شیت" کی صرف معدوم ہو جانے والی چیزوں اور عمدہ اسلامی زندہ مردہ شخصیتوں کی پرستش کی صورت میں جلوہ گر ہوئی ہے ان کے پرستش کی جاہلیت کا اعتقاد تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت عظمت اور معبودیت کی خلعت سے سرفراز فرمایا ہے ان کو حق خاص امور میں تصرف کا اختیار کلی سے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں ان کی سفارش کو قبول کرنے پر مجبور ہے جیسے شہنشاہ اعظم ہر صدق کے لئے ایک حاکم مقرر کر دیتا ہے (بعض) ان امور کے علاوہ جن کے اختیار کلی سارے دیوان کے سپرد کر دیتا ہے۔

جس شخص کو قرآن سے اور اس کی تعلق سے رتی بھی سمجھ ہے (تو) اس پر یہ حقیقت اور بدیہی طور پر یہ حقیقت معلوم ہو گی کہ اس شرک و بت پرستی کے خلاف صف آرا

[illegible] اس سے پہلے [illegible] کی تمام [illegible] اور [illegible] سے پہلے [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

والی مدین اخاھم شعیبا قال یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ ولا تنقصوا المکیال والمیزان انی اراکم بخیر وانی اخاف علیکم عذاب یوم محیط O

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ناپ تول میں کمی نہ کرو، میں تمہیں اچھی حالت میں دیکھتا ہوں اور میں تم پر ایک ایسے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو تمہیں گھیر لے گا۔

اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ناپ تول میں کمی نہ کرو، میں تمہیں اچھی حالت میں دیکھتا ہوں اور میں تم پر ایک ایسے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو تمہیں گھیر لے گا۔

واخاھم شعیبا قال یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ قد جاءتکم بینۃ من ربکم فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا ذلکم خیر لکم ان کنتم مؤمنین O

اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آ چکی ہے، پس تم ناپ اور تول پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ، اگر تم ایمان والے ہو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

واخاھم شعیبا قال یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ قد جاءتکم بینۃ من ربکم فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا ذلکم خیر لکم ان کنتم مؤمنین O

اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آ چکی ہے، پس تم ناپ اور تول پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ، اگر تم ایمان والے ہو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

دیکھا ہے۔ ابراہیم نے کہا کہ تم نے دیکھا کہ جن کو تم پوجتے رہے ہو تم بھی اور تمہارے اگلے باپ دادا بھی وہ میرے دشمن ہیں لیکن خدائے رب العالمین میرا دوست ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے راستہ دکھاتا ہے اور وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو مجھے شفا بخشتا ہے اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے گناہ بخشے گا۔

واذکر فی الکتاب ابراھیم انہ کان صدیقا نبیا O اذ قال لابیہ یا ابت لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک شیئا O

اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو بے شک وہ سچا پیغمبر تھے جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ اباجان آپ ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہیں جو نہ سنیں اور نہ دیکھیں اور نہ آپ کے کچھ کام آسکیں۔

وابراھیم اذ قال لقومہ اعبدوا اللہ واتقوہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون O انما تعبدون من دون اللہ اوثانا وتخلقون افکا ان الذین تعبدون من دون اللہ لا یملکون لکم رزقا ، فابتغوا عند اللہ الرزق واعبدوہ واشکروا لہ الیہ ترجعون O

اور ابراہیم کو یاد کرو جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا کی عبادت کرو اس سے ڈرو اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے تم خدا کو چھوڑ کر بتوں کو پوجتے ہو اور جھوٹ باندھتے ہو تو جن لوگوں کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو وہ تم کو روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے پس خدا کی طرف سے روزی طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اسی کا شکر کرو اسی کی طرف تمہارا لوٹ کر جانا ہے۔

وقال انما اتخذتم من دون اللہ اوثانا مودۃ بینکم فی الحیوۃ الدنیا ثم یوم القیمۃ یکفر بعضکم ببعض ویلعن بعضکم بعضا ومأوکم النار وما لکم من ناصرین O

اور ابراہیم نے کہا کہ تم جو خدا کو چھوڑ کر بتوں کو لے بیٹھے ہو تو دنیا کی زندگی میں باہم دوستی کے لئے مگر پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے کی دوستی سے انکار کرو گے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور کوئی تمہارا مددگار نہ ہوگا

اور اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی دعوت میں بھی توحید کو اولین مقام حاصل ہے چنانچہ مجید میں ان کے تبلیغ اور حکمت آمیز وعظ کے ذکر میں قرآن مجید ہے۔

قل لا يستوي الخبيث والطيب ولو أعجبك كثرة الخبيث فاتقوا الله يا أولي الألباب لعلكم تفلحون
علمني ربي أني تركت فيكم قرآنا لا يؤمنون بالله وهم به مشركون قل أغير الله أبغي حكما وهو الذي أنزل إليكم الكتاب مفصلا والذين آتيناهم الكتاب يعلمون أنه منزل من ربك بالحق فلا تكونن من الممترين وتمت كلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلماته وهو السميع العليم وإن تطع أكثر من في الأرض يضلوك عن سبيل الله إن يتبعون إلا الظن وإن هم إلا يخرصون إن ربك هو أعلم من يضل عن سبيله وهو أعلم بالمهتدين وما لكم ألا تأكلوا مما ذكر اسم الله عليه وقد فصل لكم ما حرم عليكم إلا ما اضطررتم إليه وإن كثيرا ليضلون بأهوائهم بغير علم إن ربك هو أعلم بالمعتدين وذروا ظاهر الإثم وباطنه إن الذين يكسبون الإثم سيجزون بما كانوا يقترفون ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه وإنه لفسق وإن الشياطين ليوحون إلى أوليائهم ليجادلوكم وإن أطعتموهم إنكم لمشركون أفغير الله أبتغي حكما وهو الذي أنزل إليكم الكتاب مفصلا والذين آتيناهم الكتاب يعلمون أنه منزل من ربك بالحق فلا تكونن من الممترين وتمت كلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلماته وهو السميع العليم وإن تطع أكثر من في الأرض يضلوك عن سبيل الله إن يتبعون إلا الظن وإن هم إلا يخرصون إن ربك هو أعلم من يضل عن سبيله وهو أعلم بالمهتدين فكلوا مما ذكر اسم الله عليه إن كنتم بآياته مؤمنين وما لكم ألا تأكلوا مما ذكر اسم الله عليه وقد فصل لكم ما حرم عليكم إلا ما اضطررتم إليه وإن كثيرا ليضلون بأهوائهم بغير علم إن ربك هو أعلم بالمعتدين وذروا ظاهر الإثم وباطنه إن الذين يكسبون الإثم سيجزون بما كانوا يقترفون ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه وإنه لفسق وإن الشياطين ليوحون إلى أوليائهم ليجادلوكم وإن أطعتموهم إنكم لمشركون أفغير الله أبتغي حكما وهو الذي أنزل إليكم الكتاب مفصلا والذين آتيناهم الكتاب يعلمون أنه منزل من ربك بالحق فلا تكونن من الممترين وتمت كلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلماته وهو السميع العليم وإن تطع أكثر من في الأرض يضلوك عن سبيل الله إن يتبعون إلا الظن وإن هم إلا يخرصون إن ربك هو أعلم من يضل عن سبيله وهو أعلم بالمهتدين فكلوا مما ذكر اسم الله عليه إن كنتم بآياته مؤمنين وما لكم ألا تأكلوا مما ذكر اسم الله عليه وقد فصل لكم ما حرم عليكم إلا ما اضطررتم إليه وإن كثيرا ليضلون بأهوائهم بغير علم إن ربك هو أعلم بالمعتدين وذروا ظاهر الإثم وباطنه إن الذين يكسبون الإثم سيجزون بما كانوا يقترفون ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه وإنه لفسق وإن الشياطين ليوحون إلى أوليائهم ليجادلوكم وإن أطعتموهم إنكم لمشركون

ہوئے سے تم کو کھانا حرام کر دیا ہے وہ آگے تمہیں پڑھ کر سنائے دیتے ہیں اگر تم سچے مسلمان ہو تو ان باتوں میں سے جو میں تمہیں پڑھ کر سنا رہا ہوں جو لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کا مذہب چھوڑ دیا ہے ہوں اپنے باپ دادا کے مذہب کو چھوڑ دینا ہے اپنے بچوں کو کیوں شامل نہیں کرتے ہیں اپنے بعد کے ساتھ شریک نہیں کرتے ہیں۔ خدا کا فضل ہے ہم پر بھی اور لوگوں پر بھی لیکن بہت سے لوگ شکر نہیں کرتے ہیں۔ ہمارے نبیل ہونے کے رفقاء اجمل بھی بہت آگاہ کرتے ہیں کہ صدائے بلند طالب اجمل چیزوں کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے ہو وہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لیے ہیں خدا نے ان کی کوئی سند نازل نہیں کی یہ حکومت خدا کے سوا کسی کی نہیں ہے اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

اور رسول سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح بھی کہی جس کا ذکر تھا کہ وہ (قدیم مصریوں کے عقیدہ میں) سب سے بڑے معبود سورج کا مظہر ہے وہ جو ہے "اور ربکم الاعلیٰ" میں ہوں تمہارا سب سے بڑا رب اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح کہی کہ

یا ایہا الملاء ما علمت لکم من الٰہ غیری
اے قوم میں تمہارے لئے اپنے سوا کسی معبود کو نہیں جانتا
یا ساحر ان تکونا کما تقولان

[illegible] الخاسرين O

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ربک ومن یعظم حرمات اللہ فھو خیر لہ عند ربہ واحلت لکم الا
ما یتلی علیکم فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور O
حنفاء للہ غیر مشرکین بہ ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ
الطیر او تھوی بہ الریح فی مکان سحیق

[illegible]

[illegible]

اول کے تابعین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قرآنی اصطلاحات صحابہؓ کی نظر میں

[illegible]

الاخلاق

کمال کے ساتھ معبود ان باطل کی معبودیت کا بطلان کیا ہے اور ان میں جو خامیاں اور کمزوریاں تھیں ان کو بے نقاب کر کے اپنے معبود برحق کی پوری کائنات پر حکمرانی اور بے مثل صفات کا ذکر کیا ہے جس سے تم شرف و فضیلت معبود سے پہلے مذہب میں ہم کو کبھی کبھی نہیں مل سکتی ہوں۔

اس کتاب میں ان لوگوں کے کئی عقیدوں کی رد کی گئی ہے جو کتاب اللہ کے خلاف ہیں اور ان کی جگہ ان کو صحیح عقیدہ بتایا گیا ہے۔ اس کتاب کی تعلیم کی وجہ سے ان کے دلوں میں توحید کی محبت اور شرک سے نفرت پیدا ہو گئی۔ اس کتاب کی تعلیم کے لئے ہر جگہ سے لوگ آنے لگے۔ اس کتاب کی تعلیم کی وجہ سے ان کے دلوں میں عبادت کے لئے قرب کا سوال اور شفاعت پر یقین ہو گیا۔ اس کتاب کی تعلیم کے ذریعہ سے ان کو اپنے عقائد باطلہ کی بیخ کنی کرنے کی توفیق ہوئی۔ اس کتاب کی تعلیم سے ان کو اپنے عقائد باطلہ کی بیخ کنی کرنے کی توفیق ہوئی۔ اس کتاب کی تعلیم سے ان کو اپنے عقائد باطلہ کی بیخ کنی کرنے کی توفیق ہوئی۔

دینی دعوت و تحریک کا مرکز ایسا ہونا چاہئے

اور یہی قیادت تھی کے دینی دعوتوں اور اصلاحی تحریکوں کا مرکز ایسا ہونا چاہئے جو ان کی اہمیت کے

وجعلها كلمة باقية في عقبه لعلهم يرجعون

اور یہی بات اپنی اولاد میں چھوڑ گئے تاکہ وہ بھی اس پر قائم رہیں اور

اور یہی مقام اصلاحی تحریکوں اور ان کی طرف دعوت دینے والوں کا مقام ہے۔ جاہلیت کے دوسرے نظام جیسے غیر اللہ کی اطاعت، اس کی حاکمیت کا تسلیم کرنا غیر اللہ کی قوانین کو اسی طرح تسلیم کرنا جس طرح کہ اللہ کے قوانین کے سامنے سر تسلیم خم کرنا جو خالق الٰہی کی بنیادوں پر قائم ہوئی ہے۔ یہ سب ایسی بات پر یقین اور شرک کے تابع ہیں اور اس کا وجود اس کے بعد ہے جو اللہ نے حرام کیا ہے۔ یہ شرک بھی اسی طرح کا شرک ہے جس کی اہمیت کو کم کرنا اور اس کی اطاعت و تسلیم

ہے سے سماں پر نقل کیا جائے ہر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا

ن علینا جمعه وقرانه○ فاذا قرانه فاتبع قرانه○ ثم ن علینا بیانه

اس کا جمع کرنا اور پڑھوانا ہمارے ذمہ ہے جب ہم وحی پڑھا کریں تو آپ اس کو سنا کریں اور پھر اسی طرح پڑھا کریں۔ پھر اس کا معانی کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے۔

تو نظریہ کا یہ مفاد جسے روحانیت کے بعض مفکرین اور اشاعت پرور اختیار کر رہے ہیں۔ اس ابدی اور انقلاب آفریں صداقتوں اور کارناموں سے بھرپور امت پر ایک طویل ذہنی قحط اور ہمہ گیر عملی تعطل کا الزام عائد کرتا ہے۔ جو امت اپنی زندگی کی بہترین مدت میں پرگشتہ رشتے کے اور بے حاصل اور بے ثمر رہی ہے۔ اس کی ادبیت اور نظری صلاحیت مستقل طور پر مفلوج ہو جاتی ہے اور اس سے مستقبل میں بھی کسی بڑی بھلائی کی امید لانی مشکل ہے۔(۱)

یہ نتیجہ نظریہ کی نظر میں کچھ یا بالکل اور نکلیں یہ معلوم ہو لیکن اس نے اثرات دماغ اور طرز فکر پر بڑے گہرے اور دور رس ہیں۔ اس لئے کہ یہ اس امت کی صلاحیت کی جڑ

(۱) اس سے ملتا جلتا خیال سید ابوالاعلیٰ مودودی نے بھی ظاہر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں "یہ [illegible] ہماری اصلاحی جماعتیں [illegible] کے چند اجزاء [illegible] کے قرآن [illegible] اصطلاحوں [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] ماننے لگی [illegible] قرآن اصل [illegible] سمجھنے کی کوشش [illegible]

(۲) مثلاً جہاد کے بارے میں [illegible] قرآن نے [illegible] ہوئے [illegible] ہوکر قرآن [illegible] اصطلاحیں [illegible]

پھر اس مفکر کے اسلوب بیان کے بارے میں لکھتے ہیں "جدید تعلیم یافتہ طبقہ کا عام ذہن [illegible] سے متاثر ہے [illegible] (اس ۵)

پھر اس مفکر کے اسلوب بیان کے بارے میں لکھتے ہیں

"اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض ان پڑھ یا بہت کم پڑھے لکھے مسلمان تو قرآن کے [illegible] سے بالکل بے بہرہ ہو گئے اور جو کچھ تھوڑا بہت پڑھے لکھے تھے ان کا ذہن [illegible] کے [illegible] ہو گیا۔ [illegible] کے [illegible] ہو گئے [illegible] ہو گئے [illegible] ہو گئ

ملک و ملت پیدا کرتا ہے۔ نہ صرف اس دین و پیغام کی حامل ہے بلکہ اس کو دنیا میں پھیلانے اس کی تشریح کرنے اور اس کی حفاظت کی بھی ذمہ دار ہے اور اس سے اس امت کی گذشتہ تاریخ، اس کے مجددین، مصلحین اور مجتہدین کے علمی و عملی کارنامے بھی مشکوک اور کم قیمت ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے کسی یہ بات بڑی مشکل ہے کہ جو کچھ کہا اور سمجھا گیا ہے وہ صحیح ہے اور جو کچھ کہا اور سمجھا جائے گا وہ بھی صحیح ہے۔ اس سے بڑھ کر اس سے خطرناک اور مضر پوزیشن نے اس فلسفہ اور دینی اخلاق کی ایک نہایت سہم شکل پیدا کر دی ہے کہ اس کی دشمنی سے بڑھ کر اس کے مخلص ترجمانوں کے مخلصانہ کاموں میں کافی دشواریاں ہیں۔

یہ ایک علمی حقیقت اور عقیدہ کے بھی خلاف ہے کہ دین اس سہل کوشی کے ساتھ اپنی اصل میں ایک مکمل اور بلند ایک مثل نے دنیا کی کسی مثل سے اس نے اخلاق سے یہ بلند طریق مکمل جامع اور جو نہایت کامل مصلح فطرت معلمی دنیا میں حاصل ہوئے ہیں ان سے قرآن مجید کو بھی اگر آپ اس اور عربی میں کے الفاظ سے پڑھیں، اور فیک بلکہ اس کی آیات کے مفہوم پر تعمل دے کا کیا ہے ایسے سمات اور تعریفیں کبھی کسی دیانی کے معانی میں کہ قرآن مجید کے تعلیم بنیادی خلاق عربی عرب تک پر دشوار ہے

اس سے تحقیق اور طرز کلام سے بھی بڑھ کر یہ ہے کہ حاکمانہ کیا ہے کہ ایک یہ ہیں اور کورانہ سے جب وہ آن مجید کے کسی اہم بنیادی اصطلاحات کے تحت معبود اور مقصود سے ہٹا اشاری ہے ان پر ان کے حقیقی مفہوم اور صحت عمل کا اعتماد نہ رہے اور اس کے معنی حیات، علمات، بلکہ ایک اور آیات سے ہر اصطلاحات کے تعلیم بنیاد ملتا ہے وہ ایک نئی صحت اور ہدایت کی شکل سے کھیل ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا حادثہ ہے کہ کم سے کم اب تک دنیا کی تاریخ میں کسی قوم یا مذہب کے لٹریچر میں بڑا کسی دوسرا تعلیم القدر نہ ہوا ہو۔ اس کی تصریح کی ہے کہ آپ نے مشہور روایت "لا تجتمع امتی علی ضلالۃ" کی صحت ثابت کیا ہے جس سے دوسرے مفہوم کے امور سے صحیح ہے مشہور اندلسی محدث و فقیہ ابن ابو محمد علی بن حزم (م ۴۵۶ھ) اپنی کتاب "الاحکام فی اصول الاحکام" میں لکھتے ہیں۔

(۱) الفاروق، شبلی، ص ۱۲۳، طبع اول، ۱۹۰۲ء
(۲) ایضاً

اس میں دو رائے نہیں کہ اس دور میں اس اہمیت و مقبولیت کو پہنچ جانا بڑا ہے جو بعد کے زمانہ میں سیاسی اقتدار، سیاسی اداروں اور منصبوں سے حاصل کرلی گئی۔ اسلامی مقاصد کا اجرا، حکومت الٰہیہ کا قیام، فی حکم پر سرے سے کچھ اور ہی مقاصد ہیں جن میں دور دور بھی کسی دنیوی مفاد کی آمیزش نہیں ہوتی۔ اس لئے صاحب فکر کا ذہن ان اور پوری سوجھ بوجھ اس عظیم خدمت کے حصول میں لگا دیتا ہے۔ یہ ان کی قصد سے ہے کہ ان کی جدوجہد کا یہ مقصد مختلف اپنے مدعا کو ثابت کرنے اور اپنے فرقہ کی رنگ میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں ان کی خوب ذہانت کی اہمیت و عظمت کے ثبوت کے لئے کتاب و سنت سے جو دلیلیں پیش کی جاتی ہیں اول بالعموم موجود ہیں اور کسی نہ کسی روشنی، زیادتی میں ہر دور میں کچھ اخلاص اور عمل بہت مسلمان مصلحین اور دانشوروں نے کوشش کی ہے اور ان موجودگی میں ان انکشافات کی وقعت نہیں رہتی۔

دعوت حیات میں عقیدۂ آخرت کا مقام

دعوت کے خدوخال نمایاں کرنے والی صفات اور اس کی خصوصیات اور خصوصیات میں سب سے اہم چیز ہے عقیدۂ آخرت۔ داستان حیات سے پیدا ہونے والی تشخیص کا کلیہ اس کی تحلیل و تفسیر اور اس کی اہمیت پر انحصار کرتا ہے۔ یہ ایک کڑی ہے جو حیات جاوداں کے تصور کے قوانین و اصول کے مطابق اپنی زندگی گزارتے ہیں اور اس کے ساتھ صحیح توازن رکھتے ہیں، اوصاف محسوس کرتے ہیں کہ جیسے حیات ان کی نظروں کے سامنے ہوتی ہے اور ان کی تصویر، جہت و معیت اور سعادت و شقاوت کی مفصلات کے ساتھ ان کی آنکھوں کے سامنے لہرا رہی ہے۔ اور وہ ہر وقت حیات کے شدید تشنج اور جسم سے شدید خوف کے عالم میں رہتے ہیں۔ اور یہ خطرناک بات ہے۔ یہ بات ان کے لئے بالکل تباہ کن ایک انتہا درجہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہوا کے جھونکے اور ان کے اضطراب اور قوت فکر پر غالب آجاتا ہے۔

(۱) یہ بات ہم نے ایک مسلمان کے حوالہ سے کہی ہے جس میں کچھ بات ہے قرآن مجید میں جہاں جہاں لفظ سلوٰۃ آیا ہے اس سے مراد اسلامی عبادت اور نماز ہے جہاں صلوٰۃ کا لفظ آیا ہے وہاں مراد اسلامی عبادت کا جہاں الصلوٰۃ کا لفظ آیا ہے اس سے مراد کوئی عبادت نہیں طرز کا وہ ہوسکتا ہے۔ ایک مقصد اور ہو گا کہ ہمارے کہنے کا مطلب قرآن مجید کو بیان کرنا ہے جو کہ اس سے مطابق ہو اس نے یہ مطلب اخذ کیا ہے۔

وما قدروا الله حق قدره اذ قالوا ما انزل الله على بشر من شيء قل من انزل الكتاب الذي جاء به موسى نورا وهدى للناس تجعلونه قراطيس تبدونها وتخفون كثيرا وعلمتم ما لم تعلموا انتم ولا آباؤكم قل الله ثم ذرهم في خوضهم يلعبون ۔ (الانعام ۔ ۹۱)

اسی سے پہلے ہود علیہ السلام نے تجھے خبردار کیا اور فرمایا کہ میں تمہارے اوپر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اس کے جواب میں قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہم تو تجھے اپنے ہی جیسا ایک انسان دیکھتے ہیں اور ہمیں نظر نہیں آتا کہ تیرے پیچھے کچھ لوگ بھی ہیں جو تیرا ساتھ دے رہے ہوں۔ ہم تو تجھے اپنے ہی جیسا ایک انسان دیکھتے ہیں اور ہمیں نظر نہیں آتا کہ تیرے پیچھے کچھ لوگ بھی ہیں جو تیرا ساتھ دے رہے ہوں۔

نصیحت اور موعظت کا اصل محرک

آخرت پر ایمان اور اس کے خوف کی جو کیفیت ان نفوس قدسیہ میں پائی جاتی تھی جن کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے اس کا اندازہ کرنا ہو تو ان کے مقابلہ میں ان لوگوں کا حال دیکھو جن کے لیے یہ کتاب ہدایت نازل ہوئی ہے۔ ان کے سامنے جب کبھی آخرت کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے اوپر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ان کی بے پروائی اور بے فکری میں کوئی خلل نہیں آتا۔ ان کے چہروں سے کوئی ایسا تاثر نمایاں نہیں ہوتا جس سے معلوم ہو کہ ان کے دل میں خدا کا خوف ہے۔ ان کی بات چیت میں کوئی ایسا لفظ نہیں نکلتا جس سے یہ پتہ چلے کہ ان کے سامنے پیغمبر کی دعوت کا کوئی پہلو ایسا ہے جو ان کو فکر میں ڈالنے والا ہو۔ ان کی تنقید کا رخ ہمیشہ اس طرف ہوتا ہے کہ پیغمبر نے جو کچھ کہا ہے اس میں کیا کیا کمزوریاں ہیں۔ ان کی مخالفت کا زور ہمیشہ اس پر صرف ہوتا ہے کہ پیغمبر کی دعوت کو کس طرح نیچا دکھایا جائے۔ ان کی تبلیغ کا اثر ان پر کیوں نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے دل میں خدا کا خوف نہیں ہوتا۔ ان کے دل میں خدا کا خوف نہیں ہوتا۔ ان کے دل میں خدا کا خوف نہیں ہوتا۔

فقال الملؤا الذين كفروا من قومه ما نراك الا بشرا مثلنا وما نراك اتبعك الا الذين هم اراذلنا بادي الرأي وما نرى لكم علينا من فضل بل نظنكم كاذبين ۔ قال يا قوم ارءيتم ان كنت على بينة من ربي وآتاني رحمة من عنده فعميت عليكم انلزمكموها وانتم لها كارهون ۔ ويا قوم لا اسئلكم عليه مالا ان اجري الا على الله وما انا بطارد الذين امنوا انهم ملاقوا ربهم ولكني اراكم قوما تجهلون ۔ ويا قوم من ينصرني من الله ان طردتهم افلا تذكرون ۔ ولا اقول لكم عندي خزائن الله ولا اعلم الغيب ولا اقول اني ملك ولا اقول للذين تزدري اعينكم لن يؤتيهم الله خيرا الله اعلم بما في انفسهم انى اذا لمن الظالمين ۔ قالوا يا نوح قد جادلتنا فاكثرت جدالنا فاتنا بما تعدنا ان كنت من الصادقين ۔ قال انما يأتيكم به الله ان شاء وما انتم بمعجزين ۔ ولا ينفعكم نصحي ان اردت ان انصح لكم ان كان الله يريد ان يغويكم هو ربكم واليه ترجعون ۔ (ہود ۔ ۲۷ تا ۳۴)

خدا کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی الٰہ نہیں ہے۔ میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اس کے جواب میں قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہم تو تجھے اپنے ہی جیسا ایک انسان دیکھتے ہیں اور ہمیں نظر نہیں آتا کہ تیرے پیچھے کچھ لوگ بھی ہیں جو تیرا ساتھ دے رہے ہوں۔ ہم تو تجھے اپنے ہی جیسا ایک انسان دیکھتے ہیں اور ہمیں نظر نہیں آتا کہ تیرے پیچھے کچھ لوگ بھی ہیں جو تیرا ساتھ دے رہے ہوں۔

اسی طرح حضرت ہود علیہ السلام کے متعلق بھی جو پرانے قصے گرامی میں سے ہیں اور

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

نبی کریم اور ان کی متبعین کی سیرتوں میں آخرت کا مقام

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

نبوی اور اصلاحی دعوتوں کا فرق

انبیاء کی آخرت پر ایمان کی دعوت اور اس اہمیت کی بنیاد شبہ سے متعلق، اصلاحی تصور کے تحت نہیں تھی جس کے بعد سوال معاشرہ انبیاء دعوتی کی معاشرہ دعوت میں نہیں ہے۔ یہ بنیاد ہمیں بنیاد پڑتی ہے، بطور خاص، چونکہ قابل تعریف ہے، لیکن انبیاء کے طریق کار اور ان کی سیرت اور ان کے حفاظ کے طریق کار سے، اکثر مختلف ہے۔ ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ پہلے، انبیاء نے طریقہ میں ایمان، اجر، قلبی عقیدہ اور ایمان عقیدہ ہے جو انسان کے احساسات، خیالات، افکار اور عمل پر پوری طرح قابو حاصل کر لیتا ہے۔ دوسرے طریقہ میں صرف اقرار اور معاملہ کی شیت رکھتا ہے۔ رسول علیہ السلام آخرت کے متعلق گفتگو کرتے ہیں تو آپ کی گفتگو پوری قوت کے ساتھ اور اس کی طرف دعوت دیتے ہیں تو جوش و قوت کے ساتھ اور دوسرے لوگ اس کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں تو

(۱) ...
۲۔۔۔

[illegible]

قصص یوسف علیہ السلام بسند صحیح مرفوعا بالاسناد الی ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سئلتم عن یوسف وزلیخا فقولوا ھو عبد عشق امۃ فاحبھا فکان ما کان ھذا ما عندنا فیھما۔

[illegible]

ایمان بالغیب اور ایمان بالظاہر

[illegible]

دور رکھا تو یہ بات کا سہارا لیتا ہے یا ہی پر مجبور ہو جاتا ہے

بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ولما یاتھم تاویلہ

حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کے علم پر قابو نہیں پا سکے اس کو دل سے جھٹلا دیا اور ابھی اس کی حقیقت ان پر کھل ہی نہیں۔

نبی پر ایمان بالغیب سے ہو اور اللہ کی قدرت کاملہ اور اس کی آزاد و خود مختار مشیت پر یقین رکھتے ہوئے رسولوں کی لائی ہوئی ان کی باتوں کی سچی خبروں اور ان کے متعلق ان کی بتائی ہوئی باتوں پر یقین اور ان کی تصدیق کرنے والا شخص مرتد یا بے کار نہیں رہتا بلکہ وہ اس کو محسوس کرتا ہے مدت کی روح اور ان کی خبروں سے ایک صحیح دل کی حیثیت اور نفس محسوس کرتا ہے اس سے ایک بصیرت کو اور غور و فکر کی بھرائی کو اطمینان و سکون حاصل ہوتا ہے غور و فکر یا اللہ پر ایمان کے بارے میں رسول کی سچائی کے بارے میں اور رسول کی لائی ہوئی باتوں جس کی عصمت کے بارے میں۔

نہیں بولتا یہ اپنی خواہش سے مگر وحی سچی ہوئی

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی

پھر ایمان لے آیا اور مطمئن ہو گیا اور وہ ایمان اور سلامتی کی ساتھ ان تمام چیزوں پر یقین رکھتا ہے جنہیں اللہ کے رسول ﷺ نے بیان کی ہوں اور صحیح طریقہ سے نقل کی گئی ہوں جیسے پہلے ہی وہاں سے ثابت ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان دونوں حالات کا فرق بیان کر دیا ہے ایک اس شخص کی تمنیات جس نے سچی عقل، صحیح نقل شدہ اور رسول سے ثابت شدہ امور کے سامنے سر جھکا دیا اور دوسرے اس شخص کی تمنیات جس نے اللہ اور رسول ﷺ کی لائی ہوئی باتوں پر اپنی عاجز عقل اور محدود علم سے کام لیا اس پر اپنی ذہنی اختراعات کو غالب کر دیا چنانچہ فرمایا۔

ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ ایات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابھات فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یقولون امنا بہ کل من عند

ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب O ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب

وہ لوگ جو اس نے کتاب نازل کی جس کی بعض آیتیں محکم ہیں وہ اصل ہیں کتاب کی اور بعض متشابہ ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ کا اتباع کرتے ہیں تاکہ فتنہ برپا کریں اور مراد اس کا پہنچ سکیں حالانکہ اس کی مراد کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں پختہ کار ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور نصیحت تو عقلمند ہی قبول کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کر اور ہمیں اپنے ہاں سے رحمت عطا فرما تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے

اس طرح اس شخص کی تخریبی ذہنیت ہمیں بتاتی ہے کہ وہ اپنے مفاد کو ثابت کرنے کے لئے ظاہر میں اور عمل کے لحاظ سے مسجد کے اندر پیش پیش ہے مگر اس کا رستہ ہے تفرقہ کا رستہ اور انتشار پیدا کرنے کا۔

اس انسان کی مصداق بھی حرف کنار ہے جیسا کہ فرمایا ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف فان اصابہ خیر اطمان بہ وان اصابتہ فتنۃ انقلب علی وجھہ خسر الدنیا والاخرۃ ذلک ھو الخسران المبین O

وہ لوگ جن کے دل میں بیماری ہے [illegible] اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچ جائے تو مطمئن ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں کوئی آزمائش پہنچ جائے تو الٹے پاؤں پھر جاتے ہیں ایسے لوگ دنیا اور آخرت دونوں میں خسارہ میں ہیں

[illegible] ہے اس کی تعلیم اور [illegible] ہے [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں

سے بے جا دخل اندازی کے ... کو اور ... سے ... کو غلط فہمی ... تصور ... کی بنا پر ... اثبات میں ... اثبات ... طبیعت ... طبیعت ... کے ... ہیں ... لیکن ... ان ... ہیں ... ان ... ہیں ... ان ... ہیں

اپنی پوری زندگی میں ۔ بالخصوص اپنی دعوت، گفتگو اور دلائل میں بہت ہوشیار ہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بہترین کاموں

ماانتم علیہ بمفتنین O الا من ھو صال الجحیم O وما منا الا لہ مقام معلوم O

میں تم سے میں کا فتنہ نہیں ڈالتے اور نہ میں بہکانے والے ہیں ہوں۔ یہ قرآن دلائل عالم کے لئے نصیحت ہے

علامہ نیاز نے سائنس کی حالت کو مصور کیا ہے وہ سب سے بہتر خصوصیت سلیم عقل علم بالنظر، وہ دلائل و براہین ہیں سے یہ ایک عالم کے مخاطب ہوتے ہیں ہوا کہ تاریخ پر مشتمل ہے۔ اقتصادی علوم پر مشتمل ہوں انہوں کے ہر پہلو کر مطالعہ پر سے سی اسلامیات کی واقفیت پر مشتمل دلسفہ ماضی بلکہ اور سائنسی عصر ہی معرفت پر بلکہ کس طرح ہوا اس سے دلچسپی لیتے ہیں ہوا اسی طرح عوام بھی اس کو دیکھتے ہیں اور کس طرح ہوا اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ کس طرح علم بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ہر ملک اپنے علم و فہم کے مطابق اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

میں نے محسوسات جس طرح سادہ اور بے تکلف و سہل گفتگو کرتے ہوں قوموں نے حالات کے مطابقت رکھتی ہیں ہوا کس طرح ملک بدلتے ہیں، رکھنے والی قوموں کی داستان کے بھی مطابق ہوتی ہیں سادہ و دلچسپ اور دلچسپ سوالوں کا جواب دیتے ہیں تاکہ ایک ضروری فرد دیتے ہیں اس کا کام ملنے اور جوشور پانی کی طرح بڑھتا ہے یہ محض اس کو استعمال کرتا ہے اور اس کا فائدہ ہمیشہ بھی رہتا ہے حکیم الامت مولانا روم مثنوی الحمد سب دلوں سے اپنی بے نظیر کتاب مجدد الف ثانی میں اسی نکتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کیا خوب فرمایا ہے

انبیاء علیہم السلام کی سب میں یہ بھی نظر آتا ہے کہ وہ لوگوں سے ان عقل سے ان عقیدے کے مطابق جس پر وہ پیدا کئے گئے ہیں اور انہیں علوم کے مطابق جو انہیں حاصل ہوتے ہیں اصل حقائق کے حاصل میں گفتگو کرتے ہیں ہوا اس وجہ سے کہ اس میں شک بھی نہ کہ اصل حقائق ہیں اس کے اور اس کی ملک خدا وندی اور تمام حیوانات سے اعلیٰ ہونے اس کے علاوہ بالکل خالص ہوا اور کچھ علوم سے کسی میں ان سے خود ان حالات کے بغیر کوئی نہیں پہنچ سکتا جیسے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ یہ تحت محبت و حضرت کے ذریعہ اس تک رسائی ممکن ہے ہوا اس

نے کس کو پہلی مرتبہ سے مراد لیا ہے جو اس عمل کے لئے کوئی بنیاد ہے یا طویل مدت میں حکمت اور مصلحت وغیرہ کی مختلف اصطلاحات کے تحت یہ عمل انجام دیا گیا ہے۔

بہرحال کرام لوگوں کو اپنی بات کو ایک نئے مطابق ثابت کرتے ہیں جو اس کو اصل خلقت کے اعتبار سے درست کی گئی ہے اور وہ ایک دلیل اور وجہ ہے جس کی طرف متوجہ کیا ہے جس سے کہ وہ لوگوں کی اس بات کو مطمئن کر سکیں جو اس کے بارے میں اعتراض کرتے ہیں یا اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس کے باوجود ہم کہتے ہیں کہ یہ تمام باتیں ہمارے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ ہمارے لئے یہ بات کافی ہے کہ طویل مدت کے تجربوں سے ہمارے بزرگوں نے یہ نتیجہ حاصل کیا ہے کہ عورتوں کو مردوں کی امامت کے طریقہ پر اختیار نہ دیا جائے۔ ہمارا قابل فہم صفات کے ذریعہ یہ نتیجہ کا عرفی کیلئے طرز کچھ سمجھ میں آتا ہے اور تمام چیزیں ان کے ذہن کے مطابق ہیں اور اس کے اسباب کو ڈھونڈنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

دوسرے لوگوں کی یہ بات بھی ہے کہ عورتوں کی آواز میں مشغول کرنے والی ہوتی ہے جو تجربہ نفس، دیانت سے متعلق دل جیسے نسائی صفات کے سبب کا بیان شاید ہمارے لئے ممکن نہ ہو یا غیب پر مبنی ہو۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ تجربہ کی بنا پر ہے اور عورتوں کے گانے وغیرہ کے علاوہ، واللہ اعلم مختلف باتیں کہ جن کے اس سلسلہ میں کہنے کی ہے نکاح کے دل اور یہ چیزیں بھی اصلی عنوانوں اور حصوں کے ذریعہ نفس میں پیدا ہوتی ہیں جو اس طریقہ سے یا اس طریقہ سے ہوتی ہیں اور ان تمام حالات اور کیفیات کا تعلق بھی ہوتا ہے۔

اور اسی اصل کی بنا پر جب عورتوں نے بھی چاہا کہ گھنٹے بجنے کی وجہ سے ان کی آواز نہ سنی جائے تو اس نے عوام الناس اور مسجدوں کے اندر بھی رائج ہو گیا۔ چنانچہ فرمایا

یسئلونک عن الاھلة قل ھی مواقیت للناس والحج

لوگ آپ سے نئے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا کیا سبب ہے تو کہہ دیجئے کہ لوگوں اور حج کے لئے وقت معلوم کرنے کا ذریعہ ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مفتی محمد حسن امینی

مدح صحابہؓ کے جلسے
اور
کرنے کے کام

یہ تقریر ۱۴ محرم ۱۴۲۷ھ مطابق ۱۴ فروری ۲۰۰۶ء کو جامعہ دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴ میں جلسہ عام منعقدہ جامعہ کے موقع پر کی گئی تھی۔ (ادارہ)

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وآله وصحبه وذريته وازواجه واهل بيته وبارك وسلم تسليما كثيرا كثيرا اما بعد!

حضرت اللہ تعالیٰ نے مجھ کم مایہ کو خوش بخت کے پیدا کیا اور مستقل نبوت سے تعلیم و تربیت یافتہ حضرات کے علمی خصوصیات سے معلوم کرنے کے لئے حضرت امام اہل سنت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات سے اور پھر ان کی وفات سے ان کے ادارہ اور سلسلہ ہدایت و ہدایا کو جاری رکھنے کے لئے آپ نے جو اقدامات فرمائے بہت کم شہروں میں ملک کے بہت سے ملکوں میں دور دور تک نہیں ملتی اپنے کو ناشکرا ہونا چاہیے کہ اللہ جل شانہ نے آپ سے یہ واقع بیان فرمائے آسان کے فرمائے اور قابل اختیار بنائے۔ میں بھی اپنی سعادت سمجھتا ہوں کہ شہید اہل سنت کے لئے ہونا جس کو کہتے ہیں اس دن سے ساتھ دیتا ہوں۔ سمجھتا ہوں کہ شاید یہ میرے لئے بھی مغفرت اور جنت کا ذریعہ بنے۔ آپ سے میری دلی کیا چاہتا ہوں

حضرات! آج یار لوگوں نے آپ کو خلفائے راشدین اور ان
اور قرنِ علیہ بعض سے اس میں آپ کی معلومات میں صاف ہو جائے اور
مشاہیر کے بہت سے اور ملتا جلتا سوانح مقرر میں ملاحظہ فرمائیں گے اور آپ کے
سامنے آجائے گا کہ ہر ایک نے کس طرح اپنی عمر کا بیشتر حصہ کاشتکاری و زراعت کی نذر کیا
اور کس طرح کاشتکاری کے ساتھ ساتھ علم کی خدمت بھی کرتے رہے۔ ان بزرگوں کی
زندگی کا کاشتکاری سے مطابق ہونا اور کاشتکاری کا ان کی زندگی سے مطابق ہونا
ایک ایسی بات ہے جس کا ہر ایک کاشتکار کو علم ہونا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی
ان بزرگوں کی عملی زندگی سے آپ کو بہت سے ایسے اصول معلوم ہوں گے جن کا
تعلق آپ کے پیشہ سے ہے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر میں اس وقت کرتا ہوں۔
ان میں سے پہلی بات جو آپ کو معلوم ہوگی یہ ہے کہ ان بزرگوں کی زندگی کا سب سے
نمایاں جزو کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کی زندگی کا سب سے نمایاں جزو
کیا ہے؟ یہ ہے کہ ان کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرا۔ ان
کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق
گزرا۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کے بتائے ہوئے طریقوں کے
مطابق

طبعی تقا ... عقلی عقائد ہے منطقی نقائد ... شرعی مقاصد ہے اخلاقی مقاصد ... انسانی
مقاصد سے بلند سب سے بلند تر دینی مقاصد ...

... مسند کی الفاظ ... کہ آپ کے ... میں عظمت جلالت و اعظمت کی
حقیقت پیدا ہوجاتی ہے ... آپ سے ... پیدا ... میں ... یہ ... اپنے
... سے ... اصل الفاظ کے (اسپاے ... کے بعد ... ترجمہ ... شیخ ... کے
فضل ... ساں ... ملائی ... ہیئت کے ... ہیں ...

یہی بات ہونی چاہئے کہ آپ ... عقل سے ... اور ... سے ... جائیں ... کی
شیخ ... تعریف کرتے ... تو ... کا مطلب ... بتانے کے ... کہ ... عظیم
شخصیتیں ... ہیئت ... ہیں ... کے ساتھ ... تھا ... عقل سے
... اور ... پچاہ ... کرنے ... تعریف ... ہیں ... کا مطلب یہ
... کے ... ہیں ... ہیں ... کو ... فضل میں ... ہے ... ہے
... اور ... کی ... ہیں ... کی ... ہیں ... کی ... ہیں ... کی
تعریف ... کی ... کا مطلب ... کہ ... پیدا ... ہے ... ہے ... ہے
... نے ... ایک ... میں ... تھا ... کو ... کہ ... کے ... ہیں ... کو ... ہیں ... ہیں
... کی ... صاحب ... ہیں ... کا ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں
... وہاں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں
... آپ ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں
... ہیں

اول مخاطب نہیں ہے بلکہ بڑے بڑے ان اور ان سے بڑے حاضر جو بے پر بھی اس کا جواب نہیں دے سکتا تھا۔ ایک حرف تو آپ یہ لیجئے کہ نبی کے ہاتھ پر راست اسلام لینے والے وہ ہیں جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے

لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم (فتح ۱۸)

(ترجمہ) اب ہم تم پر یہ بات کھل گئی کہ جو لوگ درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو خدا ان سے خوش ہوا تو (صدق و خلوص) ان کے دلوں میں موجود تھا اس نے تسلی اور اطمینان ان پر نازل فرمایا۔

دوسری بات یہ کہنی ہے کہ آپ حضرت مولانا محمد علی اللہ مرحوم میاں اور دوسری حضرات میں ایک خصوصیت کو بھی آپ دیکھیں گے۔ ان میں جو بھی بیمار ہوئے ہیں یا بیمار ہوئے ہیں کہ وہ بیمار کے پورے ضبط تھے۔ ۱۹۵۱ء میں بے ہوشی میں بھی کچھ نہیں بولے کہ مقام کی بات ہو یا ان کے معاملات ہوں کے اخلاق ان کے رہے ہیں۔ ان کی تربیت ان کی نشوونما۔ ان کی حکومت و نظام حکومت سب چیز میں اور دل نے سب شعبے شریعت کے مطابق تھے اور بیمار ہوئے واقعی جواب الطاف نہیں جان کے درجات بلند فرمائے کیا بات کہی ہے انہوں نے

رہ حق میں تھی دوڑ اور بھاگ ان کی
فقط حق پہ تھی اس سے تھی لاگ ان کی
بڑی کی نہ تھی خود غرضی کبھی
شریعت کے قصد میں تھی باگ ان کی
یہاں کر دیا مر کے ثابت انہوں
جہاں کر دیا گم قدم نے وہ

حضرات گرامی جن اللہ عنہم صرف عقائد و عبادت میں مسلمان نہیں تھے معاملات اور اخلاق میں بھی مسلمان تھے۔ رسوم اور رگ کے جو اطراف تھے اور فطری غلط عادتیں ہیں ان میں بھی آپ

عورت کے لیے بات ہے ۔ ۔ ۔

مسلمانوں نے ... اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے یہاں تو ... کے لئے ... میں ... انصار صحابی (رضی اللہ عنہ) نے کہا پہلے تو ... اور ... پھر ... پھر ہم اپنا کام کریں گے ... اس کی ... میں حضرت ابوطلحہ ... رہے اور ... رہے مسلمانوں نے ... اور حضرت ابوطلحہ ... اللہ تعالیٰ نے ... آیت نازل فرمائی ... میں سے پڑھی۔

حضرت!

قرآن مجید کی ... ہے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً (پارہ ۲ رکوع ۲۰)

اے ایمان والو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ

ویسے پیش کے ساتھ نہیں کہ ... ہم ... کرتے ہیں مسجد میں ... جیسے ... ہے ... بڑھاتے ہیں ... دایاں بائیاں پیچھے ... یہ کہیں ... یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اللہ جل شانہ مطالبہ کرتا ہے اسلام مطالبہ کرتا ہے کہ پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔ میں صحابی سے کہتا ہوں اور یہ فرض سمجھتا ہوں کہ صاف کہوں کہ ہم مسلمانوں کی سوسائٹی ہم مسلمانوں نے شادی بیاہ کے طریقے، ہم مسلمانوں کے رہن سہن کے طریقے۔ ہم مسلمانوں کے معاملات شریعت سے دور ہیں اور بہت دور ہیں۔ اس میں ہم بالکل آزاد ہیں جیسے کہ اسپر میں اللہ تعالیٰ نے کوئی پابندی لگائی ہے؟

میں ایک واقعہ سناتا ہوں ... کے یہاں شادی کی دعوت ... کے ساتھ ہوئی ... کہیں بھی ... کرتے ہیں ... جو آئے ہیں انہیں دیکھ لیجئے ... میں ... ہزار روپے خرچ ہو گئے ہوں گے ... اب تو انگریزی میں ... ہے ... شاید ... لوگ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں ... ہم نے کہا ... دیکھا؟ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے لئے مجلسیں منعقد کرتے ہیں ان کے مناقب و فضائل بیان کرتے ہیں ان کے لئے ... مرنے کے لئے تیار ہیں لیکن ہم ان کی اتباع نہیں کرتے ... ہمارا معاشرہ ... ہمارے ... ہمارے شادی بیاہ ...

...ں حضرت عبداللہ بن عوف ... ہیں جس میں ان کا خاندان آباد تھا۔ اپنے
...ں سے ملنے کے لیے وہاں جایا کرتے تھے۔ ان کی یہ عادت تھی کہ
...ہ پہنچتے تو ان کے لوگ ہدایت یافتہ ہونے کے لیے ان کے گرد جمع ہو جاتے
اور انہیں گھیر لیتے۔

آپ نے ... ہجری میں ... کیا۔ ... نے ... کی
... نہیں فرمایا کہ ... ان کے ... سے ...
... تھی ...

اس مختصر خاندانی تعارف کے بعد اب ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔
اس گھرانے سے تعلق رکھنے والے اہل علم میں پاکستان سے باہر آباد ہونے والوں میں
سے دو حضرات کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ ان کے علاوہ ... کا تعلق بھی
اسی خاندان سے ہے۔

یہ تھی ... رضی اللہ عنہ کے ... کی مختصر روداد۔ ہم نے بھی ...
آپ سے ذکر کیا۔ ... کی خدمت کا اعزاز ... کے ... کے لیے کام
طرف سبقت لے جانے کا حق ہے کہ آپ میں ... ہو۔ ... ہیں یہ نہیں کہ
صرف ان کی حمایت میں ... ہیں ... ہیں ... ہے
... ہے ... ہیں ... کے ... سے ... ہے
شاکی ... طرز پر ... ہے ... ہیں ... ہیں ... ہیں
گورنمنٹ کو ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں
واقعات آتے ہیں تو ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں
... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں
... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں

... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں
... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں

۱ ۔۔۔

[illegible]

نسل نو کے ایمان و عقیدہ کی فکر کیجئے!

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تسلسل ایک قانون قدرت ہے

[illegible]

ایمان تسلی خاطر یعقوب کی خبر

حضرت یعقوب علیہ السلام کا واقعہ تسلی سے بھرا ہوا ہے۔ ہر مرحلہ پر آپ کو بھائی غم دیتے ہیں مگر آپ ہر بار ان کو معاف کر دیتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ ان کی بات سچ نہیں ہے، آپ ان کی بات مان لیتے ہیں۔ آپ کا ایمان اتنا مضبوط ہے کہ آپ کو یقین ہے کہ اللہ ہر حال میں بہتر کرے گا۔ آپ کا ایمان آپ کو صبر اور تحمل سکھاتا ہے۔ آپ کا ایمان آپ کو بتاتا ہے کہ اللہ ہر حال میں بہتر کرے گا۔ آپ کا ایمان آپ کو بتاتا ہے کہ اللہ ہر حال میں بہتر کرے گا۔

یہ قصہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں اللہ پر ایمان رکھنا چاہیے اور اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں اللہ پر توکل کرنا چاہیے اور اس کی مدد پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ ہمیں اللہ پر ایمان رکھنا چاہیے اور اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ان کنتم شدیدا ان حصہ یعقوب

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ان کنتم شدیدا ان حصہ یعقوب

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ان کنتم شدیدا ان حصہ یعقوب

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ان کنتم شدیدا ان حصہ یعقوب

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ان کنتم شدیدا ان حصہ یعقوب

سے یا حضرت ابراہیم کا کسی اور سے وہ تعلق نہ مسلمانوں کو حاصل ہے، یہود ہیں، حالانکہ ان کے پیغمبر تو ہوتا ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ ان کا جانشین وہ ہوگا جو ہم میں سے ہوگا، جس کو ہم اپنے میں سے پائیں گے، ہم سے پیدا ہوگا، ہم سے ہوگا، آپ نے کہیں ہم سے ہوگا، آپ نے کہیں کھایا اور پڑھا، آپ نے کہیں کوئی محنت کی، انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی عبادت کریں گے انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود کی عبادت کریں گے آپ کے والد آپ کے پیچھے آپ سے بہتر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معبود کی عبادت کریں گے والد ہم ہوں گے، فرمایا ہوں گے، وہ بھی تمام خواہشات سے، اپنے تمام اقتدار سے، اور ہم دنیا کی تمام خواہشات سے، اور ہر قسم کے وقف والدیت سے ہم مکمل دست بردار ہو جائیں گے، مگر پھر بھی ہم ان کو اگر کے ہم Surrender کہتا ہے اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا۔

یہ سب ہمارے سارے باپوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا، ہم نے ان کے پوتے ہیں کہتے تھے وہ اپنے بیٹوں سے، پوتوں سے، انہوں نے ان سے پوچھا کہ عبادت کس کی کرتے ہو، جو میں نے کہا تھا تم نے کیا تحقیق جب تحقیق ہوتا ہے تو یہ طرح کی بدگمانیاں ہوں، جب کسی چیز کو پرکھا جاتا ہے تو اگر وہ کھوٹی ہے تو یہ قائم رہتی ہے کون آئے گا، آئے گا وہ کھوٹی، آئے گا وہ کھوٹی، اس کو کوئی خطرہ نہیں، اس کو کوئی خطرہ پیش آئے گا، یہ سب محبت کی باتیں ہیں، اور محبت کچھ نہیں ہوتا ہے۔

نئی نسل کے ایمان و عقیدے کی فکر کیجئے

آج ہم مسلمانوں کو سب سے زیادہ فکر ضرورت ہے کہ ہم اپنی آنے والی نسل کے متعلق یہ اطمینان کریں کہ یہ صراط مستقم پر ہے، کیا ہمیں اپنے دین اسلام سے ان کا تعلق عقیدۃ الاسلام اللہ کے رسول کی سنت اور اسلام ہے، اس کے متعلق آپ انہیں کریں اور پھر اس کے ساتھ بھی سچیں، اور ان خصوصیات کو بھی دیکھیں جو یہ نئی نسل میں خرابی ہوئی ہے اس کے باطن طور پر اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس کا آپ کا قیام درحقیقت اس دینی ایمانی، عقائد، خلائی تقدیر کی دو سو سال نسل کے قائم رکھنے

کے لئے ہے اگر مدارس کے سامنے یہ مقصد نہیں ہے تو انہوں نے پڑھا دیا ہے دامیت کھی ہیں کیں اپنا کام ہی نہیں سمجھا۔ یہ مدارس والے ہیں کہ جو مدارس میں پڑھیں وہ اعتقادی طور پر توحید خالص پر ہوں، کسی کے سامنے سر جھکانا نہیں۔ میں بالکل صاف کہتا ہوں کہ کسی مزار کے سامنے سر جھکانا اور چادر چڑھانا، کسی کو عالم الغیب سمجھنا، کسی کو متصرف فی الکائنات سمجھنا، فلاں چیز دے دیتے ہیں، کر دیتے کی ضرورت ہے تو فلاں سے مانگئے، روزی فلاں سے مانگئے، اگر بیمار ہو شفا چاہتے ہیں تو فلاں مزار پر فلاں بزرگ سے مانگئے۔ قطعاً نہیں۔ یہ جس عقیدہ الاسلام، الا الله الخالق والامور یا درکھو اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور اسی کا کام ہے حکم چلانا وہ بھی کسی کے دفع نہیں ہوتا۔ اللہ جہاں تاج محل بنا کر چلے گئے اب تاج محل ہمارے آپ کے قبضہ و کرم پر ہے، ہندوستان کے باشندوں پر ہوئی فوج نے نہیں، کوئی سیاسی نہیں لگائے دنیا تاج محل نہیں ہے الا الله الخالق والامور یا درکھو اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور اسی کا کام ہے حکم چلانا اور علم یہ ہے مشرعیہ تین دلصالحی کے، تجھ میں یہ ہو توحید کا عقیدہ ہو بیچ والفی کی پابندی ہو شریعت کا التزام ہو کہیں شریعت کا علم ہو اور شریعت کو دوسروں تک پہنچانے کا جذبہ ہو، اور شریعت پر چلانے کا ہوش ہو اور دوسرے جو اس کے مسائل ہیں اس سے واقف ہوں، اگر کوئی ضرورت پیش آئے تو مسئلہ بتا سکیں اور سوچ بھی عمل کر سکیں، اس لئے مدارس قائم کئے جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے جس اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس تفصیل کے ساتھ یہ فرمایا کہ یا کہ بالکل سامنے کوئی چیز ہو جیسے ہم لکھ رہے ہیں اور سن رہے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا وفات حاضر ہے اور ان کے بیٹے اور پوتے اور پوتے سب موجود ہیں، مجلس ہے اور باش اللہ وہ غیر الاولاد تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کی نسل میں بڑی برکت عطا فرمائی تھی، معلوم نہیں کتنی تعداد میں ہوں سب کی مدد کر دو آپ ان کا خیال لیتے ہیں اور پوچھتے ہیں ان سے کہ تم مجھے اس کا اطمینان دلاؤ اور یہ کہا جا سکتا ہے یہاں کے ماحول میں کہ ہماری پیٹھ قبر سے لگیں گے زمین سے نہیں لگے گی جب تک میں یہ اطمینان کر لوں کہ میرے بعد میرے بیٹے میرے پوتے تمہارے کس کی عبادت کرو گے ہیں اور کس کی عبادت کرو گے کا قصد ہے یہاں کا اور عزم ہے اور استقلال و استحکام ہے تو بات ساری ہو گئی ہے اور اہمیت سمجھتے ہیں

سے آپ پر اللہ کے بارے میں (اللہ تعالیٰ ان کو رحمتیں عطا فرمائے) عمر میں برکت عطا فرمائے) اپنے بچوں کے بارے میں یہاں تک کہ بچیوں کے بارے میں لڑکیوں کے بارے میں بھی بچیوں کے بارے میں اور ان سب کے بارے میں بھی یہاں تک کہ یہاں تک کہ ان کی بات حرام سے بچنے کی جان لے کر ان کی جان لے کر حلال سب کی آمدنی حلال سے ہونے کے بارے میں آپ فکر مند ہونا چاہئے اور آپ کو ان تمام باتوں کا لحاظ رکھنا چاہئے اور اس کے بعد اب وہ ان میں ان کو تھیا کرنا چاہئے۔ "رمضان قرآن کی سورت ہے" کی سورت ہے تو یہ بھی قائم ہیں اور ان کے خدا اپنے لوگوں کے بارے میں آپ جری سے جزی دینی منفعت کو ورثہ مستقل کو اور دینی کی ملازمتوں کو اور ان کو اور بڑی شہرت اور تعریف آپ کو اگر مدارس میں پڑھانے والے پڑھانے والے یہ بھی فکر کریں کہ ان کو ایسی جگہ سے ان کی بدنامی کریں ان کو ایسی جگہ سے جو ان کو ان کی بدنامی کریں وہ بھی چاہے ان کے بارے میں اور ایسی جگہ سے جو ان کو ان کی بدنامی کریں وہ بھی چاہے ان کے بارے میں اور ان کے بارے میں یہ تمام باتوں سے بچنا ان کی طرف توجہ سے بچنا ان کی طرف توجہ سے بچنا ان کی طرف توجہ

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

دین وایمان کو بچانے کے لئے
جان تک قربان کردی جائے

یہ خطبہ اسلام سنٹر مسجد ... میں ... کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر ... کو دیا گیا۔

... نے اپنی مختصر جامع اور مؤثر تقریر کے لئے حدیث نبوی ﷺ کے ... حصہ کو منتخب فرمایا ہے، جس کے متعلق فرمایا ہے کہ لوگوں نے ... سے فرمایا آپ نے تو بہت مختصر حدیث ... لیکن یہ زندگی اور اجتماعی زندگی کی ... کیلئے کافی ہے، بلکہ خطبوں کی ... لئے بھی یہ حدیث کافی ہے کہ ہر شخص سے ... ہوتے ہیں جہاں تک کام کرنے والے ... اپنے ماتحتوں کا پورا خیال رکھنا ... اور ... کا خیال رکھتے ہیں ... اور ... کا ... طور پر خیال نہ رکھا جائے، اس کی تو ... فرد کی ہے ... اپنی ... ماتحت ... اس کے ... سے بھی ... کرتے ہیں ... کرنے والے ... ہوں ... باپ ... سے بھی کام لینا ... سے بھی کام لینا ... باپ کی یہ ... کہ ... کرلا دانتے سے اچھے عہدہ پر ... معاشرہ میں ... ہو ... جب ... کہ ... اس ... دوسرا ... پر ... سے ... کا ... باپ کے ... گاں ... عہدوں پر ... اپنے ... کی ان ضرورتوں کی ... طرف ... کرتے ... خود اپنی ضرورتوں سے ... ہیں ... کی فکر نہیں ... کہ ... بچوں کے ... ماتحت ... پیچھے ... دین کا ... کرتے ... ان ... ہیں ... قیمتی ... ہے ... کی

طرف توجہ رہتی ہے انبیاء علیہم السلام کی فکر اصلاً آخرت ہوتی ہے، ان کی محنت آخرت کی بنانے کیلئے ہوتی ہے دنیا کی خوشی و مسرت اور یہاں کی پریشانی و تکالیف کو وہ کامیابی اور ناکامی کا معیار نہیں سمجھتے ان کے نزدیک کامیاب وہ ہے جو آخرت میں کامیاب ہو اور ناکام وہ ہے جو آخرت میں ناکام ہو۔

شریعت فرقہ پرست تنظیمیں اور پارٹیاں کہتی ہیں کہ ملک میں ایک ہی طرح کا دھرم ایک ہی طرح کا کلچر ایک ہی تہذیب اور ایک ہی کلچر سے تعلیم و تبلیغ سے یہ ماحول بنائے کہ نئی نسل اپنے پر فخر کے ساتھ قائم رہے فخر و شرک سے ہی نئے اندر فخر پیدا کر دیجئے ملک کی حفاظت کے لئے وہ اپنی جان تک کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہو جائے مگر ہندو ہندو ہی رہے مسلمان مسلمان ہی رہے تاکہ باہر کی مسموم ہوا سے بچوں کی حفاظت ہو سکے۔

خوشی کی بات یہ ہے کہ یہاں دو لاکھ بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے ادارہ قائم کیا گیا ہے بچوں میں صحیح تعلیم و تربیت سے صالح معاشرہ وجود میں آسکتا ہے۔

نماز جمعہ سے پہلے بیان جامعہ جناب مولانا محمد رضوان صاحب ندوی نے حضرت مولانا علی میاں صاحب ندوی اور دوسرے حاضرین کی تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج معاشرہ کو برائیوں سے پاک کرنے کی ہماری کوششیں اس لئے بار آور نہیں ہو رہی ہیں کہ گھر کا ماحول فاسد ہو گیا ہے، ہمارے اس مدرسہ کا نظام تعلیم و تربیت بگڑ گیا ہے، جہاں بچے کو انگلش کھلانا ہے اور وہ مدرسہ ہے، بچی کی گود اور گھر کا ماحول ہم پر پہلی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ دینی تعلیم و تربیت کے ذریعے اس صورتحال کو بدلیں اور بچیوں کی صحیح دینی تعلیم و تربیت کے لئے گھر کے ماحول کو ایسے بنانے کی فکر کریں جس میں پلنے بڑھنے والا ہمارا بچہ اور بچی دینی سانچہ میں اس طرح ڈھل جائے

معاشرہ کی تعمیر کے عناصر

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عظیم کے مقصد سے متعلق قرآن مجید میں تین جگہ آیا ہے جن میں دو مقام پر چار چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے اور ایک جگہ پر تعلیم کتاب و تعلیم حکمت کا ذکر کیا گیا ہے۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلو علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمہ وان کانو من قبل لفی ضلل مبین ۝

ترجمہ: وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے

کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم ایتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون (البقرہ ع ۱۵)

ترجمہ جیسا کہ ہم نے تم میں ایک رسول تم ہی میں سے بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں پڑھتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور تمہیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے

درحقیقت بعثت نبوی ان چار اہم شعبوں پر مشتمل تھی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح دنیا کو اعلیٰ صحیفہ عطا کیا یہ نظم و حکمت عطا کیا۔ اسی طرح نے اخلاق نے جذبات و کیفیات نیا یقین و ایمان نیا ذوق و شوق کی بلند نظری یا جدید پاکیزہ تر شوق آخرت پر جدید مدون عمرانیات نیا مناخ حضر اور دولت فاں کی تعمیری بہت واحد سن سلوک و بیرونی معاملات (جنگ و جدل) کا نظام اخلاق اس طرح سے یہ ذوق عبادت خوف و حیثیت قوت قابلیت رجاء تفکر کی دولت عطا کی۔ یہ انہیں خصوصیتوں کی بنیاد پر یہ اسلامی معاشرہ اور دینی ماحول قائم ہوا جس کو عہد رسالت، عہد صحابہؓ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے

قائل بھی تھے۔

انہوں نے قرآن مجید سے "خاشعون صلوتہ" کا ظہار یا عابدین ہم فی صلوتہم خاشعون کی تعریف بھی کی تھی انہوں نے اس کی صحیح حیثیت معلوم کی جب آپ نے سر کھلی نمازیں پڑھیں اور آپ کے روح و جسم کی کیفیت دیکھی جس کو انہوں نے سمجھ لیا تھا اور کلام اللہ حل (جو آپ نے سنی) اس سے جو حظ حاصل کیا تھا اس کو انہوں نے اپنے علم سے جانچ لیا اور سمجھ لیا کہ یہ سوائے کلام اللہ کے جو محل سے بیان سے تعلق نہیں رکھتا ہے قرۃ عینی فی الصلوٰۃ (میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے) اور نے قراری اور اضطراب سے ساتھ رکھی جاتی (یہ ان کی سمجھ میں نہ آسکتا تھا) انہوں نے آپ کے رجوع الی اللہ اور شوق و انجذاب کا اندازہ نہیں ہوا تھا اسی طرح جب تکبیروں نے خاص امت کے حق میں وقلبہ مطمئن فی الصلوٰۃ حتی یعود الیہ (ان کا دل نماز میں اٹکا رہتا ہے) مسجد سے نکل کر جب تک واپس مسجد میں نہ آ جائے کو نہیں سمجھا تھا) کے الفاظ نہیں سنے ان کو مسجد اور قعدہ من کا باہمی تعلق معلوم نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے قرآن مجید میں سے یہ دعا کی ترتیب دیکھی تھی۔ دعا کرنے والوں پر عتاب بھی ہوتا تھا اور صریح ابطال (یہ دعا کی ان دعاؤں کے الفاظ سے بھی آشنا تھے لیکن اس کی حقیقت انہوں نے اس وقت سمجھی جب انہوں نے میدان بدر میں آپ کو خاک پر رکھے ہوئے الفاظ کہتے سنا کہ

اللھم انشدک و عدک اللھم ان شئت لم تعبد

(اے اللہ میں تجھے تیرے عہد اور وعدہ کا واسطہ دیتا ہوں اے اللہ اگر تو چاہے (تو مجھی کو جماعت ہلاک کر) تو تیری عبادت نہ ہو اور بے قراری کی وہ کیفیت دیکھی جو پہلے نہ دیکھی جا سکی یہاں تک کہ انہوں نے عرض کیا حسبک (یا رسول اللہ کافی ہے) ان کو معلوم ہوا کہ وہ کی روح بندگی اور اپنی تجرد و بندگی کا اظہار ہے اور جس دعا میں یہ جوش قدر و ہو اس قدر وہ قبول سے لیکن بندگی اور تجرد و ماندگی کی حقیقت کو جب معلوم ہوا جب انہوں نے آپ کو یہ کہتے سنا

اللھم مک تسمع کلامی و تری مکانی و تعلم سری وعلانیتی

لایخفی علیک ان من عرف ربه فقد اقبل علیه و من اقبل علیه
لم یحتج الی ان یتشوق لغیره و یتضرع بین یدیه لان ذلک حاله
لایمکن زوالها لیک لیس بعد الدلیل والدعوی دعوی
الحاذق التحریر و دعاء من خصه ذلک برفع رقصه ذلک عرفه
و دل ذلک جمعه و رغبه ذلک الیه اللهم لاتجعلنی مدعیا ذلک
شقیا وکن لی رءوفا رحیما یا خیر المسئولین و یا خیر المعطین

[illegible] ہے جو اس کی طرف متوجہ ہوا اس کی طرف اقبال کرتا ہے اور جو اس کی طرف اقبال کرتا ہے اس کو اس بات کی حاجت نہیں کہ اس کے غیر کا شوق ظاہر کرے اور اس کے سامنے عاجزی کرے کیونکہ یہ حال اس کا زائل ہونا ممکن نہیں ہے بعد دلیل کے دعوی کی حاجت نہیں ہے ماہر کو تحریر کے اور دعا کرنے والے کی جو اس کے ساتھ خاص ہے اس کی طرف رغبت کرنے کی اور اس کی طرف متوجہ ہونے کی اے اللہ نہ کر مجھ کو مدعی اس بات کا بدبخت اور کر تو میرے اوپر مہربان رحیم اے بہتر سوال کیے جانے والے اور اے بہتر دینے والے

[illegible] قرآن کریم میں ہے [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور

کرم ﷺ پر نازل ہوئیں جہاں اس کائنات اور اس سے کہیں زیادہ وسیع کائنات کے بارے میں اس طرح کی اطلاعات اور حقیقتیں آخرت کی طرح کی زندگی پیدا کرتا ہے۔ یا ایسا ہو سکتا ہے جس سے ہمیں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعد کی زندگی کے بارے میں آپ کے گھر کا نقشہ آپ کے رات کے معمولات آپ کے گھر والوں کی عادات اپنی آنکھوں سے اور آپ کی دعا مانگنے کا طریقہ کانوں سے سنا جا سکتا ہے جو کچھ تمہیں آپ کی آنکھوں اور انکار کو قدم بہ قدم دیکھتے اور تو نور یکھیں اور جو کان پڑھنے اور سننے کے لازمی ہیں) فبأي آلاء ربكما تكذبان (تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے؟)

یہ حقیقت کا اس طرح شمار ہو سکتے ہیں جن کی آنکھوں نے کائنات نبوت میں دو جیسے پردہ نہ ہوتے تھے جنہوں نے پیٹ پر پتھر باندھا ہو اور پشت مبارک پر چٹائی کے نشانات بنے ہوئے دیکھے اس لئے سونے سے پہلے ان سے ساتھ صدق کا پیالہ پیا ہو اور نیند سے بیدار ہونے پر بیدار ہوئے ہوں۔ جس نے سر مبارک اور ریش مبارک پر چراغ کا تیل پروئی کے ٹکڑے سے قریب سے دیکھا ہو۔ جس نے آپ کے گھر والوں کی خدمت بچوں کے ساتھ محبت اپنے دوستوں کے ساتھ عنایت اور اپنے رفقاء کے ساتھ مروت اور اپنے دشمنوں کے ساتھ نرمی برتنے ہوئے دیکھا ہو۔ یہ کارنامہ خلق اور انسانیت کا ہے جس کی نظیر کہیں اور نہیں مل سکتی۔ یہ ہے جو ہمیشہ باقی رہے گا

پھر یہ رسول اکرم صرف کائنات نبوت ہی کا دروازہ نہیں کھلا ہوا ہے جس سے دیکھنے والوں کو سب نظر آتا ہے بلکہ کتاب اللہ کے گھر کے دروازے بھی کھلے ہوتے ہیں اور ان کے گھر والوں کی زندگی، معاشرت ان کے دنوں کی پیش اس کی سنہری کا گلدان کی بازاروں کی حرکت اور مسجدوں کی فراغت ان کی بے نفسی، انفرادیت اور اس پر نفس انسانی سے جسے اس کا اقتضاء کمال اور ان کی بشری فطرتیں سب عیاں ہیں یہاں الوظیفہ عارفی کے ایسا کہ وقت بھی آنکھوں کے سامنے گزرتا ہے اور حضرت کعب بن مالک کے غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا قصہ بھی پیش آتا ہے عرض یہ ایسا قدرتی ماحول ہے جس میں زندگی اپنے پورے تجربات حقائق اور انسانی فطرت اپنے تمام حواس کے ساتھ موجود ہے اور حدیث نے اس کو بالکل قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا ہے

ے مولانا فضل حسن شیخ مرادآبادی مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہم تک ہدایت اور سیرت و اخلاق میں اس کا پرتو صاف نظر آتا ہے۔ جب تک حدیث کا سند کے ساتھ باقی رہنا اس سے استفادہ کا مسدود ہونا اور اس سند سے بعد کے عہد کا کامل محفوظ رہنا یقینی طور پر معلوم نہ ہو جائے اس وقت تک یہ خیال دینی پیشوائی کا ثبوت نہیں بن سکتا۔ ان پر دعوی کا اثر ہدایت پر عالم سب باقی رہے گا اور کبھی امت دینی پیشوائی سے محروم نہیں ہوگی۔ اس نظریہ کی بنا پر ہدایت و تجربات کا پودے طور پر شکار نہیں ہوئے۔ بلکہ اس کے ثمرے ہمیشہ اس امت میں اصلاحی و تجدیدی تحریکوں کی شکل میں ظاہر ہوتے رہے اور کوئی زمانہ ان سے خالی نہیں رہا۔ سب شریعت کے دو حصے لے لیے اس پر دوش رہے گی جو اس امت اور عہد میں ہدایت سرقت کے اس ریشہ سے محروم رہا چاہتے ہیں اس امر میں ذخیروں طرح سے بے اعتمادی پیدا شک و ارتیاب پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ وہ امت کو سائنس پر پہنچا رہے ہیں اور اس کی تعلیم و ہدایت کے بڑے ذرائع سے محروم کر رہے ہیں وہ نہیں جانتے کہ وہ اس امت کو اپنی طرف سے محروم الارث مقطوع الاصل اور آدھا کر دینا چاہتے ہیں کس طرح یہ ہدایت اور سعادت کے خزانوں کا امانت دار خاندان اب کو کر دیا اور وہ سوچ سمجھ کر ایسی بات کہتے ہیں جو اس امت کو اس کے دین کا قابل نہیں رہنے دے سکتی۔ اس کے کہ پھر اس طرح دعاق کو دوبارہ پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں جو سلسلہ اس کا قائم تھا اور جو یا قابل طور پر ہدایت محبت نبوی سے پیدا ہوتے سے ہدایت کے ذریعہ خواص عہد کا جانا جاتا موضع اصحاب ہوئی کا بول چالا اور ناچ ہے اور جس میں عہد ہوئی کی کیفیت کسی ہوئی ہے

عید رمضان کا انعام اور ثمرہ ہے

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نؤمن به و نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلل الله فلا هادي له و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و نشهد ان سيدنا و نبينا محمدا عبده و رسوله صلى الله تعالى عليه و على آله واصحابه اجمعين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم يا ايها الذين امنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون صدق الله العظيم

عید کیسے ہیں

اس لیئے کہ افضل مرجوعہ ہا عید تھا رہ عید کا عید ہمارا اپنی ذات پر تعریف قابو پانے کا عید تھا جس کی عبادت کے کامیابی تھا اور تقویٰ حاصل کرنے کی خوشی تھی اور اپنی خواہشوں کو قابو میں رکھنے کا عید تھا اس عید کا مقصد اللہ نے اس خوشی کے دن پر یاد کیے عید کرتے ہیں عید رمضان کے فلسفہ کے مقصد کا بیان اور اس کے دوسرے فلسفہ بلکہ ہوں سے متعلق جس میں سے بعض حصے جو ہے ہوئے ہیں اور ان کو دوبارہ سے بیان کیا جائے تو وقت سب پچھلا ٹک سے عاجز ہیں ہے ہی تھوڑا سا بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ جب ہمارے اعمال کا میزان سے ہوجائے اس کے بعد عید کی خوشی کا ان کا اس دن سے محروم کے بعد یقین ہے کہ جب ہم یہاں سے اپنے گھر واپس گئے ہوں گے اور عبادات کو ختم کر کے ہوں گے اس مسئلہ کا بیان ہے کہ اللہ کے حضور میں یہ عبادت پیش کرنے کے بعد اللہ کی خوشی

عید تو رمضان مبارک کا صلہ ہے

عید مختلف ادوار سے گذری

[illegible] عید بھی [illegible] عید [illegible]

[illegible] عید [illegible]

[illegible] عید [illegible]

[illegible] عید [illegible]

[illegible] عید [illegible]

[illegible] عید [illegible]

[illegible] عید [illegible]

[illegible] عید [illegible]

[illegible] عید [illegible]

[illegible] عید [illegible]

رمضان المبارک کا مہینہ

رمضان المبارک کا مہینہ اپنے ساتھ بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے۔ اس مہینے میں مسلمان روزے رکھتے ہیں، تراویح پڑھتے ہیں، قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔ اس مہینے کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اس رات کو لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ اس رات میں عبادت کرنے والے کو بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا جاتا ہے۔ اعتکاف میں مسجد میں رہ کر عبادت کی جاتی ہے۔ اعتکاف کرنے والے کو دنیا کے کاموں سے الگ ہو کر صرف اللہ کی عبادت میں مشغول رہنا چاہیے۔ اعتکاف کی بہت فضیلت ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص اعتکاف کرتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

رمضان المبارک کے آخر میں عید الفطر آتی ہے۔ عید کے دن مسلمان خوشیاں مناتے ہیں۔ عید کی نماز پڑھتے ہیں، ایک دوسرے کو گلے ملتے ہیں اور مبارکباد دیتے ہیں۔ عید کے دن غریبوں کو صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا۔ صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع ہے، جو تقریباً ڈھائی کلو ہوتی ہے۔ صدقہ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص نماز کے بعد ادا کرے تو صدقہ فطر ادا ہو جاتا ہے، لیکن وہ ثواب نہیں ملتا جو پہلے ادا کرنے سے ملتا ہے۔

یہ تبدیلیں جو کھلا ہے تو کھڑا ہے، تاج محل بن گیا تو بن گیا، یہ ایک درخت ہے اور درخت میں ٹہنیاں بھی آتی ہے، اور شاخیں بھی آتی ہے، تو امت کے لئے ان تبدیلیوں سے گھبرانا نہیں ہے، لیکن ایک چیز ہے جو ناقابل تبدیل ہے وہ یہ کہ امت کا جو رشتہ ہے اللہ سے اس کا تعلق اس امت کا جو نسبت ہے اللہ سے اس کا تعلق ہے، جاتی ہوئی بھی روئے گی، ڈوبتے ہوئے بھی روئے گی، بھوکے بھی روئے گی، کھلے بھی روئے گی، کثیر ہو جب بھی روئے گی، اور اگر اس کو فتح ملے گی تو اسی کے راستے سے ملے گی، اور اگر شکست اس کے نصیب میں آئے گی تو اس میں کوتاہی کرنے کے سبب آئے گی، اس لئے یہ تبدیلیاں اس کی خارج میں ہیں لیکن اس کے اندروں میں، ملت کے اندرون میں کوئی تبدیلی نہیں، اس کا تعلق خدا سے ساتھ ہمیشہ قائم رہے گا جہاں کہیں اور جس حد تک میں ہو، اور ساز بجتی ہوئی نظر آئے گی، روتی ہوئی نظر آئے گی سب کہیں لیکن اس کی اتنی بڑی قعد و جہد یہ ثابت کرتی ہے کہ ابھی یہ زندہ ہے اور ابھی قیامت نہیں آئی امت سے بحمولی اشراف اور ارتداد کا راستہ اختیار نہیں کیا ہے، آج ہم مرکز اسلام سے اتنی دور جگہ پر بیٹھے ہوئے یہاں خواہ مخواہ ہیں کم سے کم حج کے بارے میں یہی خیال کیا جا سکتا ہے اور کر چکے کہ ان سب نے زور رکھا ہے اور آج وہ علیگڑھ کے اجلاس میں یہاں آئے ہیں۔

باغی اور سرکش نہیں بلکہ گنہگار اور قصوروار

اپنے مالک کے سامنے سر جھکا کر اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کر کے، روتے گڑگڑا کر کے، دعا مانگ کر اور یہاں حال دلوں سے یہ کہہ رہے ہیں، مالک جیسا تو نے ہمیں پیدا کیا چاہے ہم نے ہر گز نہیں رکھا جیسی نمازیں پڑھنی چاہئیں ہم نے ہر گز نہیں پڑھیں قبل اس کے کہ ہمارے خلاف گواہیاں گھڑی جائیں، ہم گواہی دینے کیلئے تیار ہیں اور قسم کھا کھا کر کہنے کے لئے تیار ہیں، ہائیڈ ناک حق عدالت ہم سے ہر گز نہیں رکھا گیا اور نہ ہی ہم نے کہا کہ ہمارے خلاف گواہی دے ہم خود اقراری مجرم ہیں، ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم سے کوئی حق تو نہیں ہو سکا لیکن تیرا حکم تھا ہم نے تو اس کا نافرمان تو بہرحال رکھا تو ہم سے کم اس سے بغاوت نہیں کی، ہم مقصر ہیں، ہم گنہگار ہیں، قصوروار ہیں لیکن باغی اور سرکش نہیں، وہ جو کسی نے مثال دی کہ ایک شخص ایک پھٹا پرانا کپڑا اور جگہ جگہ سے پھٹ گیا ہو، ایسا پھٹا ہوا ثوب لے کر جاتا ہے، ایک ملک

کا دعویٰ کرتے ہیں اور کہتا ہے یہ ثابت ہوا ہے اب ہوتا ہے اسے بدل دو۔ فرمایا کہ
کہنے والے کا کیا ہے کہہ دیتا ہے جلد فرمانبرداری ہے یا نہیں جلد فرمانبرداری ہے یا نہیں
جاتا ہے اور دوسرا کہتا ہے تو نے کہا تھا کہ یہ سنت ہے اب تو کہتا ہے یہ سنت نہیں
ہے۔ یہ بھی ایک بات ہوئی کہ ایک کہتا ہے یہ سنت ہے دوسرا کہتا ہے یہ سنت نہیں
حکومت کی توہین ہے

فرمایا ہم نوٹ کو چھوڑتے ہیں ہم کہتے ہیں ہم سیدھا چیلنج کرتے ہیں تم سے
حضور ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے چلتے چلتے سو روپے نوٹ کی مدد پر لیے ایک صاف ثابت
ہوا ہے اس سے کہ یہ سنت ہے یہ ثابت ہو گیا اگر تم میں ہمت ہے تو ہمارا دعویٰ رد کرو
اور ہاں سے ہم پر ہو گئیں لا تشک بعدل اللہ ما یفعلہ حساب کا کام ہے بعد
حساب کے لیکن اگر تم کہتے ہو کہ تمہارے نزدیک یہ ثابت ہے کہ یہ جلد بیات کو ثابت ہے ہم
کہتے ہیں ہمارے نزدیک ثابت ہے تم سے چلتے چلتے ہوا تھا کہ کوئی مجلہ نہیں ملا ایک لاکھ
چھپ سو اور بھی مسائل سے نکالا ہے وہ اس کے ہاتھ میں نہ لگا جائے گا کہ یہ ثابت ہے یا
نوٹ کی جلد پر لا تشک بعدل اللہ ما یفعلہ کہا ہے ہی بھائی ہوئے کی نام کا مال
ہے ہم نے تم سے کہا تھا کہ ہمارے نزدیک ثابت ہے ہمارے مدعا کی حقیقت تم
کو کچھ معلوم ہے یا کچھ معلوم ہوا یہ معلوم ہوا کہ تمہیں کچھ معلوم ہے تم نے عرشتان معلوم
ہے اور کچھ معلوم ہوا ہے میاں ہم تو مشتاق حرمت کرنا کہ ہمیں معلوم ہے تم
کہتے ہو کہ ہمارے دعویٰ کو تیرے سامنے پیش کرنے کے قابل نہیں ہم
راضی جس کا کہ خاص ہم نے بھیجا تھا کہ ہم نے کہا تھا کہ ہم معلوم ہے تو ہم
شروع کرتے ہیں ہم اس پر قربان ہو گئے تھے اب ختم کرتا ہے ان لفظوں سے کہ
اور کوئی نہیں ہے کہ جلد کو ثابت کرے کہتے ہیں ہم کہتے ہیں آ
ماہ اکبر کی پہلی کتاب اور ہماری نگاہ میں ہے جلد ثابت ہے ہم
صورت میں پیش کرتے ہیں کے بعد کوئی نہیں ہے ہمارا کام ہو گیا اور آرام کا ہو
جاتا ہے ہو گئی ہے ہم نے بھی ہو گئی ہے ہم نے کہا تھا کہ ہم نے
لیکن ہمارا ہم کی قصوروار ہیں ہم مسلمان ہیں ہم غریب ہیں ہم پھنسا ہوا ہے

کریم کا احسان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے آپ [illegible]

[illegible] ربنا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر ولہ الحمد

[illegible]

دو روزے

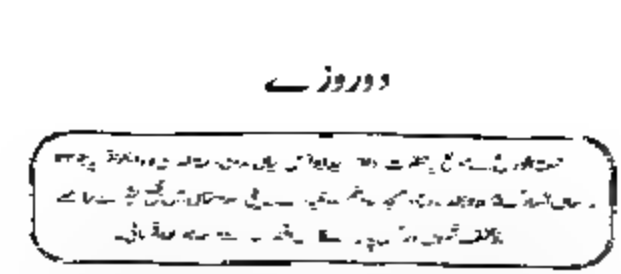

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد الیوم کملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

روزہ معمولی نعمت نہیں

میرے بھائیو! سب سے پہلے تو آپ کو رمضان المبارک کی مبارک ہو رمضان المبارک میں روزے رکھنے اور اس کام کے لئے توفیق الٰہی پر مسرور ہونا دنیا میں یہ معمولی نعمت نہیں ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بڑے وعدے فرمائے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی بشارتیں دی ہیں، آپ نے فرمایا "من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ماتقدم من ذنبہ" کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اللہ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے اجر و ثواب کی نیت میں تو اس کے سب پچھلے گناہ معاف ہو گئے ہوں یہ اللہ کی بڑی رحمت اور نعمت اور انعام ہے، اس کے بعد جو ذنوب باقی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور شب قدر کی دولت اللہ تعالیٰ عطا فرمائے، دعا کی اور آپ کی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، جزاکم اللہ خیرا کی گئیں۔

اب میں آپ کے سامنے بظاہر ایک نئی بات کہنے والا ہوں لیکن وہ نئی بات نہیں ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے ماخوذ ہے اور قرآن مجید پڑھنے سے بلکہ بہت سے لوگوں کے لئے نئی ہوگی، وہ نئی چیز کیا ہے؟ اللہ اور اللہ والی کتاب اور اس سے تعلق کا نام ہی تو دین ہے اور دین مختلف ہو جاتا ہے دو یہ کہ "دو" دو طرح کے ہیں، ایک بھی دو دو ایک ہے،

سلام خود ایک روزہ ہے

مشرکانہ رسوم سے بچانے کی کوشش کی۔ ان کے ہاں ہر سال ایک بڑا میلہ لگتا تھا جس میں دور دور سے لوگ آتے تھے۔ اس میلے کے موقع پر وہ اپنے بتوں کو نہلاتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ اس طرح ان کے بت خوش ہو کر ان کی مرادیں پوری کریں گے۔ اس میلے کے موقع پر ہزاروں لوگ جمع ہوتے تھے۔ ان کے ساتھ ان کے بچے بھی آتے تھے۔ ان بچوں کو بھی وہ اپنے بتوں کے نام پر چڑھاوے چڑھاتے تھے۔ ان کے ہاں ایک بڑا بت تھا جس کا نام ہبل تھا۔ اس بت کے سامنے وہ اپنے بچوں کو ذبح کر

[illegible] میں شریک ہیں جیسے [illegible] کا [illegible] کسی سے پیدا کرنے والی [illegible] کے [illegible] بھائی [illegible] کا [illegible] پسند کا پال رکھنا [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] کی

قلب کے قبضہ میں ہے نہ کسی مخلوق کے تصرف میں ہے نہ اس کے اختیار میں ہے
بات یہاں سے شروع ہوئی ہے اور یہ بچہ جو ہمارے سامنے ہے اس کی
اور پیدائش ہوئی ہے اس کے بعد اس کی پیدائش ہوئی ہے اس کے بعد
ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت ہوا ہے

اس بات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کا تعین
اور اس کے علم کا تعلق ہر چیز سے ہے اور اس کی مشیت کے بغیر کوئی چیز
نہیں ہو سکتی اور اس کے علم کے بغیر کوئی چیز نہیں ہو سکتی اور
اس کی مشیت کے بغیر کوئی چیز نہیں ہو سکتی اور اس کے علم کے بغیر
کوئی چیز نہیں ہو سکتی اور اس کی مشیت کے بغیر کوئی چیز نہیں ہو سکتی

پھر یہ بات بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے ساتھ محبت کرنے اور آپ سے
ملانے کی جو حکمت رکھی ہے اس کی وجہ س

اپنی زندگی پر شریعت نافذ کیجیے

معاشرہ پر روزہ کے اثرات

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضلل اللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و نشھد ان سیدنا و مولانا محمدا عبدہ و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزہ کی خصوصیات اور اس کے فضائل واحکام

اسلام نے روزہ کا جو تصور پیش کیا ہے وہ قوانین و مقاصد دنیا کے کسی قانون سے مکمل ہے فائدہ کا سبب ہے زیادہ اس سے دنیا میں تربیت اور حسن و خوبی کی حالت بہتر طریق پر نہیں ہو سکتی۔

الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر ۔

کیا وہی آگاہ نہ ہوگا جس نے پیدا کیا ہے؟ (حالانکہ وہ باریک بین اور پیدا) باخبر ہے

اس لیے پورا مہینہ (لوگوں کے) رمضان کا مہینہ جس میں قرآن نازل ہوا۔ مسلسل تیس دن کے روزوں کے لئے مخصوص کیا ہے۔ جس میں ہر روز روزہ رکھنے کا حکم ہے اور اتنے لوگ کھانے پینے کی جائز چیزوں سے بھی اس وقت تک رکے رہیں جب تک روزہ کا صحیح وقت ختم نہ ہو جائے اور اعلان نہ کر دیا جائے۔ اس شریعت میں کتنی ان کا شمار ہوا ہے پہلی ہے

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں

"روزہ میں دن کا دائرہ طلوع صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک ہے اس سے کہ غریبوں کا حساب قرآن کے دن کی مقدار اسی پر ہے اور یہ شوق کے روزہ میں ان کے بیان کی بات معروف مسلم تھی جیسا کہ آغاز روزہ سے کہ اس روزہ میں

رمضان کو روزے کے ساتھ کیوں مخصوص کیا گیا؟

عبادت کا سالانہ موسم اور اعمال صالحہ کا جشن عام

عبادت کا سالانہ موسم اور اعمال صالحہ کا جشن عام

مالی فضول خرچی پر اس کا اثر

فساد اور اس کی قوت

تھی نے بلکہ اگر ان کا دل ان کی ماں کی طرف سے صاف ہوتا تو وہ اس ایک دینی فیصلہ کو کر دار اللہ کے لئے کئے ہوئے آخر سے کے بدلنے جانے پر راضی ہیں تو ہمیں نظر آئے گا کہ ہدایت کے علاوہ دینی خدمت کی مصروفیت اور اس کی وجہ سے لوگوں کی تعداد ان کے ہاں کی طرف آنے سے وہ لوگ ہیں جو شدید تر بیماری کی حالت میں ان کی تکلیف کے باوجود ان کے احسان کی ناپر خوشی سے رہتے ہیں اور آپ کی عزت بھی ہے ہیں اس کی وجہ ہے کہ اہل ایمان ان کی نظر میں ان کے منافع اور ان کی قیمت (جن کا علم اللہ ہی کو ہے) کو حاصل ہو) اس معاملہ طبعی کو دیکھ کر ہے جس کا علم طبیب اور دوسروں اور تجربہ سے ہوتا ہے ہمیں سے ہم کو معلوم ہوتا ہے روزہ کے متعلق ایک ایسی بشارت ہے جو سے ان سے علم میں ہوتے ہیں جس کے سامنے دنیا کی تمام نعمتیں ہیچ اور فانی ہوتی ہیں بالکل قابل اور ناقابل ہو رہے ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس آدمی کا ہر عمل نیکی کا بڑھ جاتا ہے اور نیکی دس گنا سے لے کر سات سو تک بڑھ جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سوائے روزہ کے اس لئے کہ بندگی وہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا میری خاطر اپنا کھانا اور اپنی خواہش کی چیز چھوڑتا ہے روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسرا جب وہ اپنے رب سے ملاقات کے وقت اور یقیناً روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ اچھی اور پاکیزہ ہے

سہل بن سعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے اس میں سے صرف روزہ دار جائیں گے جو روزہ داروں میں سے ہوگا کی اس میں داخل ہوگا تو اس میں داخل ہو جائے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا"

روزہ کی روح اور حقیقت کی حفاظت

اور یکجا بیت و سلفیت کا امتزاج

رمضان کی اجتماعی نوعیت اور معاشرہ میں جس کے رواج و خصوصیت کی وجہ سے اس کا مذہبی خاکہ عبادت اور تعبید اور صوم و رواج کا حضور اس پر رفتہ رفتہ غالب آجائے گا اور بہت سے لوگ محض بھی سوسائٹی کے لوگوں کا ساتھ دینے اور طرز و عادت سے بچنے کے لئے روزہ رکھ

پوری زندگی عبادت ہے

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وآله وصحبه وذريته وازواجه واهل بيته وبارك وسلم تسليما كثيرا كثيرا اما بعد قل ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لاشريك له وبذالك امرت وانا اول المسلمين

(اے محمد کہیے بھی) کہ بے شک میری نماز اور میری عبادت میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا سب خدائے رب العالمین ہی کے لئے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوں۔

عبادت کا مفہوم:

حضرت گرامی! لوگوں نے عبادت کا مفہوم سمجھ لیا ہے عبادت کا مفہوم ہے کہ کسی کام کو اللہ کی خوشی کے لئے اللہ کے حکم کے مطابق اجر وثواب کے لالچ میں کرنا، ہر وہ عمل جو اللہ کی خوشی کے لئے اور اتباع نبی میں بلکہ اللہ کے حکم اور شریعت کے مطابق ہو اگر کہیں کوئی سنت غائب ہے تو اس سنت کے مطابق ادا کرنا، اجر وثواب کی امید پر ادا کیا جائے، ان پر یقین کے ساتھ اخلاص ہو یہ عادت سے عبادت بن جاتی ہے، یہ روح نکل جائے تو عبادت خالی عادت اور محض رسم اور نفس کی پیروی رہ جاتی ہے۔

اللہ پاک جامع چیز ارشاد فرما رہا ہے کہ کہہ دیجئے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين

بے شک میری نماز، میری عبادت میری قربانی، میرا جینا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو

ہے ۔

[illegible] (Athology) [illegible]

اکائی ہی بنائی ہے اور وہ ایک اکائی ہے۔ رسولؐ!

"لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین" فرماتے ہیں کہ مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلا اس کا سامنے جھکنے والا میں اور پہلا سر جھکا دینے والا ہوں۔

یہ ایک بہت جامع اور اپنی ذمہ داری کے اندر پورا دستور العمل ہے جس نے اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کیلئے مشعل ہدایت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے آمین۔

وما علینا الا البلاغ المبین

رمضان المبارک کا مبارک تحفہ

[illegible]

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

"یا ایھا الذین امنو کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون"

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

یہ روزے اللہ کے جتنے بندے ہیں اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اس سے ان کے اندر تقویٰ کا احساس پیدا ہوتا ہے اور تقویٰ کا مطلب ہوتا ہے اللہ کی نافرمانی سے بچنا۔ اللہ کی نافرمانی سے بچنے کا احساس پیدا ہوتا ہے اللہ کی اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اللہ کی اطاعت کرنے والے بندوں کے اندر عظمت و وقعت پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں گی اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف فرمائیں گے۔

حدیث میں آتا ہے۔

"من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ"

جو بندے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔

رمضان المبارک کا تحفہ

دینی سرحدوں کی حفاظت

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی محمد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم یاایھا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون

[illegible] ایک [illegible] ایک [illegible] دوسری [illegible] کی حفاظت [illegible] اللہ [illegible] جو [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

[illegible] ہوتی ہے۔ [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] ہوتا

بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں اور ان کے دلوں میں خدا کی محبت اور پیغمبر اسلام
کی عظمت کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں، بچیوں، بھائیوں، بہنوں اور اپنے ہمسایوں کے
دلوں میں قوم و وطن کی محبت پیدا کریں۔ دینی تعلیم کے لیے سنی جماعت سے ان کا
رابطہ قائم کیا جائے کہ جو وحدت اور اتحاد کا پیغام دے اور جتنا ہو سکے آپس
میں دوسروں کو بھی ملائے اس وقت سب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ
ہم مجبور اور بچے بچیوں کو ساتھ لے کر چلیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی کتنی
بڑی تعداد ہے۔ ہمارے ملک میں آج کل دو پارٹیاں ہیں۔ ایک پارٹی ان لوگوں کی ہے
جو سمجھتے ہیں کہ خدا نے ہمیں آپ کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ ہم ان کا ووٹ لیں اور دوسرے
اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم تو خدا کی قدرت اور دولت مند ہیں اور آپ کا ووٹ نہ ملے تو کیا ہوا
ہمیں دوسرے ووٹ مل جائیں گے۔

آپ یاد رکھیے کہ دینی تعلیم کے بغیر ہندوستان میں مسلمانوں کا رہنا مشکل ہے دنیا
کی ہر چیز میں اثر پیدا کرتی ہے اور ان کے اندر ہوتے ہیں تعلیمی طاقت، سیاسی طاقت، مذہبی
طاقت، قانونی طاقت اور حکومتی طاقت کے اثرات۔ ہم نے بچے میں دینی تعلیم
کے بغیر مدرسہ سے یا مسلم اسکولوں میں جہاں وہ پڑھتے ہیں ان سے یہ توقع نہ رکھیے کہ
بچوں کو بغیر اچھا حساب، تاریخ اور ادب پڑھائے ہمارے اسکول اور حساب پڑھائے جائیں گے اور
ہندی شرط ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ دینی بھی تعلیم ہو۔ مسجد اور گھر اور کالج کا نظام
ہونا چاہیے۔ اس تعلیم کو اب چلائیے۔ دینی تعلیم آپ بچے اپنے گھر میں اس کا انتظام
کیجیے جس پر خرچ کے لیے کچھ نہ کچھ اس کے لیے خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ ہمیں سے کوئی ووٹ لیں گے
ڈاکٹر بن جائے گا تو آپ سے اپنے پاس کے دل سے صحیح رکھا دوسروں کو بھی دعوت
میں شریک کریں گے خود بھی آپ کو یہ دیکھیں گے اور ان کی عزتوں کی حفاظت کریں
گے۔

یہ جو ہمارا آدمی ہے وہ پارلیمنٹ کے اس میں نے انتخاب میں گئے ہیں حکومت بنے
گی اور جو لوگ حکومت نہ بنتے ہیں وہ کان کھول کر سن لیں اس سے مسلمانوں کو بڑے
خطرات اور بڑے خسارے کا مقابلہ کرنے سے پہلے رہنا چاہیے اور دوسروں کو بھی ہمیں اتحاد کی

ان باتوں کا خیال رکھیں تو پوری زندگی عبادت میں شمار ہوگی

محمد نعمان سعید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمانوں پر ایک نظر قلب پر تین اثر

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اس وقت کہیں مسلمانوں کی اجتماعیت کو دیکھ لیں یا کسی ایک جگہ ان کا کوئی مجمع دیکھ لیں پر تین قسم کے نہایت مختلف اثر ہوتے ہیں۔

۱ مسرت ۲ غیرت ۳ حسرت

مسرت

اس کی کہ الحمد للہ آج یہ وقت ہمارا کہ روئے زمین پر کلمہ گو انگلیوں پر گنے جاتے تھے اور یہ وہ ہے جو ساری دنیا کی اصلاح کو نکلے تھے اور پوری امت کہلاتے ہیں۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تومنون باللہ

تم وہ بہتر سب امتوں سے جو تمہیں گئیں عالم میں اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو اور جس کو قرآنی زبان میں من یا خشہ اور توسوں کی تقدیریں بدلی تھیں اور حسنوں سے اس تعداد پر خشکی اور تری سے دشمنی مول لے لی تھی۔ مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے تین مرتبہ مسلمانوں کو شمار کیا گیا پہلی مرتبہ شماری میں مسلمانوں کی تعداد ۱۵۰۰ ہجری میں ۲۰۰ اور ۳۰۰ کے درمیان تھی اور تیسری مرتبہ شمار میں مسلمان بڑھ بڑھ کر رہتے تو پھر اس تعداد پر مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ فاشکرا کیا اور اطمینان کی سانس لی کہ اب ہم بڑھ ہزار ہو گئے ہیں اب ہمیں کیا ڈر ہے؟ ہم سے تو وہ ہمارے بھائی جب ہم کیسے بڑھتے تھے اور پھر بھی ہر صدی سے دشمنوں کا خوف لگا رہتا تھا۔

بہر حال شکر کا مقام ہے اللہ کا احسان ہے اور یہ احسان اس نے ایک حکم دیا ہے

جو بھی پھر دیکھے دیکھتے رہ جائے کی کایا پلٹ ہو گئی کہ جہاں سے پہلے تھے اس سے بھی پیچھے ہٹ گئے وہ یاد تھی تو آں اور کی اعبرت اس کی ہے کہ جب وہ مٹھی بھر تھے، ایک گھر بھی نہیں تھے، بکھرے ہوئے تھے، ہوا کی جس طرح چاہی جگہ اس سے خالی تھی اور جب ہوا نے کی طرح ہو گئے تو ان کا نشان نہیں ملتا جب سے یہ تو زیادہ بھی زیادہ سے زیادہ مسلمان بلاتے تھے، اور یہ بھی کہ سے مسلمان کہلاتے ہیں، عبرت ہے کہ اب مسلمان سے زیادہ بے بس زیادہ بے قرار و مظلوم طرح تاریخ میں کہیں اور مذکور ہوتا ہے جس کو بھی دنیا کے ہر کونے سے قراعت ہو چکی ہے کہ حقیقتاً دنیا میں سب سے بڑی تو ان مسلمان اور مصیبت زدہ قوم ہے جو روئے زمین سے برائی اور بداخلاقی دور کرنے اور گمراہ ظلم سے کے لئے بھی کی ہے مظلوموں کی مدد کے لئے بھیجی گئی ہے یہ پانا کام ختم کر چکے ہیں اور یہ اخلاقیاں اور ہمیشہ کیا اب کسی پر اور خود ہی ظلم نہیں ہوتا جس کے چہروں پر فاتحانہ سرخ لہریں یہ کامرانی کی مسکراہٹ آنکھوں میں شادمانی کی چمک ہے دنیا کی اس سب سے بڑی مصیبت زدہ اور بدبخت قوم ہے جس پر روز روشن تک نئے دن جو ہی ہے اور جس کے وہ ملک ہاتھ سے نکل گئے جو دل کے ٹکڑوں اور اول سے بڑھ کر تھے، جس کے ایک ایک بالشت کی خاطر مسلمانوں نے خالد اور ابوعبیدہ، سعد و معاذ طارق و محمد بن قاسم، نور الدین و صلاح الدین کی جانیں اور خون سے آبی تھی جس میں ظاہر ایک اس وقت قابل مسلمانوں سے رہا وہ قیمتی ہے کاش کہ ان میں کا ایک بھی نہ ہوتا، کیا یہ وہی قوم ہے جس کی عرتیں جس کی آبرو جن کے ہی کا ناموس اور جن کے شعائر دینی کی وقت محفوظ نہیں اور جن کی زندگی اور موت جس سے قلب ماہ اور جن کی ہوا بھی دوسروں کے ہاتھوں میں رہ چکی ہو یا ہو۔

یہ یہ جیسے سیہ شاندار و بادقار صورتیں یہ بارعب جسم وہ ہیں جو تجربہ کار دشمن کی نظر میں حقیر سیدھا رہے بارعب ہیں۔

واذا رایتھم تعجبک اجسامھم وان یقولوا تسمع لقولھم کانھم خشب مسندۃ یحسبون کل صیحۃ علیھم

اور جب تم ان کو دیکھو گے ان کے جسم تمہیں بھلے معلوم ہوں گے اور جب یہ کچھ کہنے

لکھیں نے دکان لگا کر بیٹھنے لگے تھے ان سے تعریف کیا ہے تو ان کی تعریف کافی ہوتی ہے یہاں
ان کے اسلاف کے خلاف ان لکھتے ہیں

یہ تو وہ لکھنے کا مضمون ہے پڑھنے والوں کے ہیں یہاں ان کے اسلاف
والوں میں ان لوگوں سے باہر ہیں جو ان کی طرف لوٹ چکے ہیں اور ان کے
کو لکھنے والے اپنے اسلاف سے پلٹ گئے ہیں لیکن ان کے اسلاف کا کل ان سے

سیصلیھم جحیما و قد یھدھ قتی

عنقریب ان کو جہنم میں ڈالیں گے اور وہ ٹھکانہ بہت برا ہے

یہ وہ لوگ ہیں جن کے بھی سردار اور علماء ہوتے ہیں جن کی تابعداری
ہیں ڈالا ہے جو کہ ان کے بعض اور دوسرے لوگ بھی ویسے ہی چلے ہیں

یہ وہ ہیں جن کی زبان نے سکتے ہوئے ہیں

ما حرفوا الیھود و النصاری من جزیرۃ العرب

(یہودیوں اور عیسائیوں نے جزیرہ عرب سے نکالنے) کو بھی نہ کر سکتی ہے

کہ وہ مجلس کے لوگ ہیں مساجد اور مدارس کے وارث ہیں اور ان کی
تو ہیں وہ لوگ ہیں جن کا قصد کرنے پر کچھ بھی اختیار نہیں کر سکتے

حسرت

جتنا غور کیا جائے ان آنکھوں سے پردے اٹھتے جاتے ہیں اور دل کی راحت بڑھتی جاتی
ہے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جو سیرت جو سیرت کے سوائے ہوئی ہے اس کے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیئے تھے

فلعلک باخع نفسک علی آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفا

اگر وہ ایمان نہ لائے اس بات پر تو شاید تم اپنے آپ کو ہلاک کر دو گے

پھر ہے کہ اس ضعیف بندے کے بوجھ کو اٹھانے کی قدرت دیتے اور پوچھتے ہیں
تو آپ کہتے ہیں کہ یہ بوجھ ہے میں اس کاسب اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں اس کو دیکھ کر دل
باغ باغ ہو جاتا ہے کہ یہ میں نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا وہ میری رہنمائی میں چل کر یہ

ہے یہ قبائل مسلمان ہوتے ہیں ان کی کئی علاقے قبائلی ہوتی مگر جب وہ مرد یوں ہو یں سے وہ پڑھ جاتا ہے کہ ان میں سے اکثر بھی مرے ہوئے ہے ہیں پانی پکانے کا طریقہ جو کہ ہے کہ کاش کہ یہ نہ ہوتا تو یہ ہوتا تو یہ ہوتا کہ ہوتا کہ ہوتا ک

حقوق اور شرائط میں اسلام سے ان کی راہ میں کوئی رکاوٹ اور کوئی فرق نہیں پایا جاتا۔

۳۔ ایسے بہت ہیں جن کی زندگی دعوت کی طرح اسلامی نہیں اور ان کے رسم و رواج شادی، غمی، تجارت و معاشرت، قطع نسب و برادری معاملات سے تعلق کسی سے بھی کوئی مسلمان نہیں کہہ سکتا

۴۔ ایسے شاذ ہیں جو فی نفسہ میں اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لئے مفید نہیں اور ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

۵۔ ایسے بہت ہیں کہ ان سے اسلام کے نام اور اس کی تبلیغ و دعوت و کامیابی کو نقصان پہنچ رہا ہے ان کو دیکھ کر لوگ اسلام سے بدعقیدہ اور بھی متنفر ہو جاتے ہیں۔

۶۔ بہت سے ایسے ہیں جن کو اسلام کے خلاف اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے اسلامی شعائر اور مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کے لئے سخت اور بہت تھوڑی قیمت پر بڑی آسانی سے استعمال کیا جا سکتا ہے

۷۔ ایسے بہت زیادہ ہیں جن کو اسلام کے ساتھ کوئی محبت و ہمدردی نہیں، انھوں کی مشکلات و ضرورت کا کوئی غم نہیں وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ مسلمان یہاں کیا کیا مصیبتیں اور دکھ ان کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔

۸۔ ایسے بھی ہیں جو مسلمانوں کو حقیر سمجھتے ہیں مسلمان کہلانے سے شرماتے ہیں اور مذہب پر ہنستے ہیں۔

۹۔ ایسے بہت ہیں جو اپنی اور مسلمانوں کی حالت پر قانع ہیں۔ انکیں اسلام اور مسلمانوں کی عزت اور ترقی کے دیکھنے کا کبھی کوئی شوق اور ارمان نہیں ہوتا اور ذلت سے کوئی تکلیف نہیں ہے ان کو یہ چیز کوئی غیر معمولی نہیں معلوم ہوتی۔ بہت لوگ ہیں کہ خود اپنی نظر میں ان کی کوئی عزت نہیں، وہ اپنی قیمت نہیں جانتے، اپنی تاریخ اپنے ماضی اپنے اسلاف اور بزرگوں سے بالکل ناواقف ہیں وہ کسی وقت بھی فخر اور اپنے اسلام پر شکر نہیں کرتے اور نہ ان کو ان کی بیروی کا شوق اور نہ کھوئی ہوئی چیزوں کا افسوس ان کے سامنے اسلام کا کوئی مثالی نمونہ اور اس کا کوئی بلند تخیل نہیں ہے اس لئے وہ بہت دل شکستہ اور مایوس ہیں۔

۱۰۔ اکثر ایسے ہیں جو محض دیکھا دیکھی اور رسمی مسلمان ہیں۔ اس لئے ان کو اسلام کا علم

و مانع مرضی و خطا اور پوری بخشش کی کمی نہیں ایسا انسان پیدا کرنا بھی جو معصوم تو نہ ہو دیوتا سب سے بڑا حکیم تھا اور ہوا کے مشورہ و حکم سے کام کرتا تھا جس سے غلطی ہونی ممکن نہیں۔ اللہ کی وحی سے ہدایت لیتا تھا۔ اسی کی روشنی میں چلتا تھا۔

ان ھو الا وحی یوحی

رسول اپنی خواہش سے بات نہیں کرتا اس کی گفتگو تو وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے وحی اس واحد انسان کو ملتا تھا۔ چلاتا تھا۔ پھر بھی وہ حد کرتا تھا۔ فرماتا تھا

نجوی نہ تھی ہو تو کب اس کی
شرکت کے قفد میں تھی بات
جہاں کردیا مرحبا کہہ دیا
جہاں مرحبا مرحبا کہہ دیا

پھر دیانتی و قوت ہوں کی حفظ تھی ہوں کا مقابلہ تھی وہ حد کی تقدیر یا۔ قصہ ختم ہو گیا تھے رسول نہیں بھی تھی۔ وہ خود کرتا ہے تھے اللہ اور اس کا رسول سمجھتا تھا۔

جس وقت اس اوس میں پہنچے (ات) نے اس تاریخی اجتماع میں اپنی آواز اس دانا جہاں دیدہ انگلی چھوڑوں، بچہ بچہ دلوں میں بھر گیا وہ جتنا چلتا ہے اپنے گھر سے اور ہوتا جاتا ہے، اور وہ سے مگر کوں اس کا ہاتھ نہیں پکڑتا وہ ہوا کا ہے اور دریا سے مگر کسی کو اس پر رس نہیں آتا۔

وہ تاریخ اب بھی ان تمام لوگوں سے اس بچے سے زیادہ قریب ہے ہزار ماہ شش ہے جس کی صورت بنتا ہے مگر وہ بھر لیتے ہیں جن کا ہاتھ پکڑا جاتا ہے مگر وہ چھڑا لیتے ہیں لیکن وہ بچہ اس کی طرف کی طرح متوجہ نہیں ہوتا۔

معلوم ہو کہ ہم میں اور اس میں فرق ہے وہ تاریخ کا ہے وہ سنہ کیا (قرآن کا سب بھی ہو جو ہے استعمال کرنے کی یہ ہے سنہ استعمال کرنے والا رکھنے پڑھنے والا نہیں ہو سکے

قرآن مجید پڑھو پڑھواؤ سو فرائض واحکام کی فہرست دیکھو جو کمی ہو پوری کرو پھر اپنی اصلاح کرو، کہ قوم کی اصلاح اسی طرح ہوگی

وما علینا الا البلاغ

علم اسلام سے اور جہالت جاہلیت سے جڑی ہے

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات! جو لکھے پڑھے لوگوں نے دولفظ سے ہیں کہ یہ سلام اور دہریہ، یہ قرآن اصطلاحات ہیں اور کثرت سے یہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں، مسلمان اور دہریہ کا فرق بتلایا جاتا ہے تو اکثر لوگ عموماً سمجھتے ہیں کہ یہ ساری صرف منقل ہوتے رہے ہیں ساری دنیا میں جہالت پھیلی ہوئی تھی لوگ خدا کو بھول گئے تھے، انہوں نے مقصد کو نقل کیا، مشن بنا لیے تھے اور انسانیت کے مصلح، خدا سے ان کا جو تعلق ہونا چاہیے تھا اس کو بھول گئے تھے، اصطلاح سے لوگ اس کو ایک نام کی حد سمجھتے ہیں اور اسلام کے پہلے کے رہنے کو جاہلیت کہتے ہیں اس کے بعد کا دور اسلام کہتا ہے۔

اسلام نے جس اپنے آپ کو معنی کے دائرے میں پیش کیا ہے اپنی تمام پیروؤں اپنی خواہشوں، اپنے ساتھی اپنے والدہ اپنے اعزہ اپنے اقربا سے جو اس مقدس سے جو اس کے دماغ پر حاوی ہیں ان کے قابو سے نکل جانا اور اس کے مسلم بردار ہو جانا ہے جسے انگریزی میں surrender کہتے ہیں، اللہ والوں کے اسلام پر چلنا یعنی خدا ہی بندگی کرنا اسلام ہے اور جاہلیت کے معنی ہیں کہ اپنی مرضی کو خدا کی مرضی سے دور کر دینا جیسا کہ ہوتا ہے ایسا نہ ہو جائے جو کچھ ہے اس کے مطابق رہنا جس میں آدمی وابستہ ہے وہ اس میں شریعت سے اجرت لے اجرت سے وابستہ ہونا جو اس میں آئے وہ اس میں ہو تو اسے ہر حس میں وہ معلوم ہو جس میں بچہ ہو تو اس کو ہو لوگ تعریف کریں جس میں لذت ملے اور عزت ملے وہ سب کچھ جاہلیت کے متعلق آپ کے ذہن میں ایسی بات پیدا ہو جانے کو جاہلیت جہالت کے لفظ سے بے علمی جہالت جاہلیت پیدا کر دیتی ہے، اسلام قبول کرنے سے

بعد سلمان فارسی سے ملے پھر ہونے سے بعد اپنے وسلمان فارسی سے بعد آنے کی
یں ضروری اور بنیادی معلومات حاصل نہیں کیں قرآن مجید کا مطالعہ نہیں کیا ہر جمعہ کے
ر جمعہ سالوں کے ذریعہ ہر مہینوں کے ذریعہ اس کو اللہ و رسول کا علم نہیں معلوم ہوا اور اس
ے دل کی کچھ پرواہ نہیں کی تو وہ جاہلیت عجمیہ آجائے گی، یعنی وہ جاہلیت جو گذر گئی اس کے
متعلق ہر مؤمن سمجھ جانے کہ وہ جاہلیت نہیں آسکتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد فرمایا
فی الجاہلیۃ بعد الاسلام" کیا اسلام کے بعد جاہلیت چاہتے ہو اور ایک سابق زمانہ سے بھی
ی مثال ہوئی تھی، ان سے متعلق آپ نے فرمایا "انک امرؤ فیک جاہلیۃ" تم ایسے
ی ہو جس نے بعد جاہلیت کی ہوا پائی ہے) تو معلوم ہوا کہ وہ جاہلیت کوئی گذرا ہوا زمانہ نہیں
ہے جو گذر گیا ہو بلکہ جاہلیت ایک طرز زندگی کا نام ہے
اور اس طرز زندگی کو بنیادی طور سے جو چیز جاہلیت بناتی ہے وہ جہالت ہے تو اسلام کا جہالت
کے ساتھ کوئی جوڑ نہیں ہے اسلام کے لئے ضروری ہے کہ بنیادی معلومات حاصل ہوں اور
آدمی معلوم ہو کہ کیا چیز اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور کیا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے کیا چیز اللہ و رسول کے
حکم کے مطابق ہے کیا چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ ہے، کیا چیز مسلمان کا ایمان اور
عقیدہ بنانے والی ہے کیا چیز اس کے مخالف نہیں ہے تو اس کا علم حاصل کرنا اپنے لئے بھی اپنے بچوں
کے لئے بھی آئندہ نسلوں کے لئے بھی اور اس کا انتظام کرنا ضروری ہے، اگر ہم قرآن مجید کی
زبان سمجھتے، اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی عظمت اور شان سے واقف ہوں اور یہ معلوم ہو کہ اس کلام کا
ایک ایک لفظ کتنی اہمیت رکھتا ہے اور کتنی عظمت رکھتی ہے اور اس کی کتنی اہمیت اور قدر و قیمت
ہے تو تائب جائیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء" (۳۵)

کل حصر ہے اس کے سوا کچھ نہیں، اللہ سے وہی ڈرتے ہیں اللہ سے وہی تو ہیں
ہیں وہی ڈریں گے جو علم رکھنے والے ہیں۔ اور وہاں میں علماء سے مولوی صاحبان مدرس کے
فضلاء مراد نہیں ان کی قید میں بھی ذکر ہے اور ان کے علم سے فائدہ ہو نہ ہو مگر دیکھے جاتے ہیں، مگر کلام اللہ اور کلام نبوت میں ان کا علم محدود ہے "انما" جب لگیں گے تو
ہمارے سامنے بڑے بڑے علماء آئیں گے تعلیم الاسلام حضرت تھانوی کا نام آئے گا حضرت

فرقہ میں، دیا ہوتا تھا جس ملک کا یہ حال ہو وہاں کا کل صحت ہوا اور پوری شان فریضہ کی ادائی چوبیسا اور سوا ان سے شروع ہوتی ہے اور مراقبہ تک جاتی ہے۔ اور پھر اچین تک جاتی تھی یہ سارے علاقے ہوتی مدد مالکی ہیں یہاں کوئی ملک نہیں جو سو فیصد حنفی ہو وہ ملک مسلمانوں سے خالی ہو جائے۔

علم ہمارے لئے اس لئے ضروری ہے کہ ہمارا اسلام کے ساتھ رابطہ رہتا اور اسلام پر پورے طور پر چلنا اس کے بغیر ممکن نہیں بلکہ ناممکن ہو سکتا ہے اور کم سے کم (ہمارا ہندوستان) جیسا ملک ہے۔ جس کے چاروں طرف جہالت کی تاریکی ہے اور جو کفر و شرک اور دوسرے مذہب ضلالت (یعنی مالائی) جو پھیلی ہوئی ہے اور اب آج کل ریڈیو والی ہوں سے ذریعہ پریس کے ذریعہ اور تاریخ کے ذریعہ اور ہر طرح سے وہ چیزیں پھیلائی جا رہی ہیں جو کبھی ہندوستان میں نہیں تھیں وہ بھی سارے سائی جا رہی ہیں اس صورت میں دین کی تعلیم کی سخت ضرورت ہے گویا اس وقت اسلام کے باقی رہنے کا دار و مدار اس پر ہے کہ آپ کے گھر والوں کو، آپ کے بچوں کو ضروری دینی معلومات حاصل ہوں، اس کا اہتمام ہونا چاہئے، بار بار کہا اور لکھا ہے کہ بچوں کی صحت اور بچوں کے گھر سے ہونے، بچوں کے روا علاج کرے، بچوں کو بیماریوں سے محفظ فراہم کرے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے کہ اس کو اللہ و رسول سے واقف کرائیں اور اس کو کفر و ایمان کا فرق بتائیں، ان میں شرک و توحید کا فرق بتائیں، اور شرک و بت پرستی کا فرق بتائیں، یہ ماؤں اور بہنوں پر فرض ہے اور گھر کے لوگوں پر فرض ہے کہ ان کے دل میں ایسے گھن پیدا کریں، ایسی گھن جو گندی ہو جاتی، پیشاب سے ہوتی ہے) جب تک ہماری جنس کی دل میں بت پرستی چاہے وہ کسی قسم کی بت پرستی ہو اس کائنات میں کسی کو متصرف سمجھے، کسی کو کارساز مانے کارفرما سمجھے، اور اپنی قسمت کا بنانے والا اور بگاڑنے والا جانے اس سے جب تک گھن نہ آئے جیسے پاخانہ اور پیشاب اور گندی چیزوں سے ہوتا ہے اس وقت تک اس کے ایمان کا اطمینان نہیں ہے کہ وہ اپنے ایمان پر قائم رہے۔

کفر و شرک سے مسلمانوں کو ایسی نفرت ہونی چاہئے جیسے آگ میں ڈالے جانے سے نفرت ہو کفر و شرک کی تمام شکلوں سے جب تک اس کے دل میں نفرت نہ ہو ہندوستان میں جو دیو مالائی چیزیں ہیں اور بت پرستی کی جو چیزیں ہیں اور یہاں کے دیوتاؤں کے بارے میں

ابتدائیہ

[illegible]

[illegible]

ں شہادت کی اہمیت ور تاریخ میں اس کے کارنامے

قصہ دو باغوں کا

نحمدہ اللہ ونصلی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ○ اما بعد
فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ○ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

عزوں اپنا گھر خالی ہے جو ہمیشہ کل خوشیوں سے بھرا رہتا تھا۔ اس کے مکین اب کہاں ہیں؟ کیا وہ سب کے سب ایک ہی دن میں مر گئے؟ یا وہ کسی اور شہر میں جا بسے؟ ان سوالوں کا جواب کوئی نہیں دیتا۔ بس ایک سناٹا ہے جو ہر آنے والے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

اس گھر کی دیواروں پر اب بھی وہ رنگ موجود ہیں جو کبھی بڑے شوق سے کروائے گئے تھے۔ دروازے پر لگی ہوئی لکڑی کی نقش و نگار والی جالی اب ٹوٹ چکی ہے، مگر اس کے ٹوٹے ہوئے حصے بھی اپنی جگہ پر اس طرح جمے ہوئے ہیں جیسے کسی نے بڑی محبت سے انہیں سنبھالا ہو۔ صحن میں لگا ہوا نیم کا درخت اب بہت بڑا ہو چکا ہے۔ اس کی شاخیں چھت سے اوپر نکل کر آسمان کو چھونے لگی ہیں۔ اس کے نیچے بیٹھ کر کبھی بچے کھیلا کرتے تھے، اب وہاں صرف پتوں کی سرسراہٹ سنائی دیتی ہے۔

گھر کے پیچھے والا کنواں بھی اب خشک ہو چکا ہے۔ اس کی منڈیر پر کائی جم گئی ہے اور اندر جھانکنے پر صرف اندھیرا دکھائی دیتا ہے۔ کبھی اس کا پانی اتنا میٹھا تھا کہ دور دور سے لوگ یہاں سے پانی بھرنے آتے تھے۔ اب وہ پانی کہاں گیا، کوئی نہیں جانتا۔ شاید زمین نے اسے اپنے اندر سمو لیا ہے، جیسے اس گھر کے مکین اپنی یادوں کو اپنے اندر سمو کر چلے گئے ہیں۔

گلی میں کھڑا ہر شخص اس گھر کو دیکھتا ہے، مگر کوئی کچھ نہیں کہتا۔ سب جانتے ہیں کہ یہ گھر اب صرف ایک عمارت نہیں، بلکہ ایک کہانی ہے جو ختم ہو چکی ہے۔ اور کہانیاں جب ختم ہو جاتی ہیں تو ان کے کردار بھی اپنی اپنی راہ لے لیتے ہیں۔ بس یہ گھر رہ جاتا ہے، اپنی خاموشی کے ساتھ، اپنی یادوں کے ساتھ، اور اپنے ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ۔

وہ جس کے ہاتھ میں کبھی پورا باغ تھا، اب ایک ٹوٹی ہوئی چارپائی پر بیٹھا تھا۔ اس کی آنکھیں دھندلا چکی تھیں، مگر وہ اب بھی ہر آنے جانے والے کو پہچاننے کی کوشش کرتا تھا۔ شاید اسے لگتا تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور آئے گا، کوئی نہ کوئی ضرور پوچھے گا کہ اس نے اتنا کچھ کیسے کھو دیا۔ مگر کوئی نہیں آیا۔ سب اپنی اپنی زندگیوں میں اتنے مصروف ہو گئے تھے کہ کسی کے پاس اس کے لیے وقت ہی نہیں بچا تھا۔

وہ اکثر اپنے پوتے سے کہتا تھا کہ دنیا میں سب سے بڑا دکھ وہ نہیں ہوتا جو ہمیں ملتا ہے، بلکہ وہ ہوتا ہے جو ہم خود اپنے ہاتھوں سے کھو دیتے ہیں۔ اور شاید یہی سچ تھا۔ اس نے کسی سے کچھ چھینا نہیں تھا، بس اپنی لاپرواہی، اپنی بے خبری اور اپنی خود غرضی سے سب کچھ گنوا دیا تھا۔

وہ اکثر کہتا تھا کہ اگر اس کے پاس دوبارہ موقع ہوتا تو وہ سب کچھ ویسا نہ کرتا جیسا اس نے کیا تھا۔ مگر یہ بات بھی وہ صرف اپنے آپ سے کہتا تھا، کیونکہ اب اس کی باتیں سننے والا کوئی نہیں تھا۔ اب اس کے پاس صرف یادیں تھیں، اور یادیں بھی وہ جو اکثر اسے رلا دیتی تھیں۔

وہ جس حسنہ وہو ظالم لنفسہ قال ما اظن ان تبید ھذہ ابدا وما اظن الساعۃ قائمۃ

یہ وہ آیت تھی جو اس نے بارہا پڑھی تھی، مگر کبھی اس کا مطلب اتنا گہرا نہ لگا تھا جتنا آج لگ رہا تھا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ یہ آیت صرف باغ والے کے لیے نہیں، بلکہ ہر اس شخص کے لیے ہے جو اپنی نعمتوں کو اپنی محنت کا نتیجہ سمجھ کر ان پر غرور کرتا ہے۔ جو یہ بھول جاتا ہے کہ سب کچھ اللہ کی عطا ہے، اور وہ جب چاہے سب کچھ واپس لے سکتا ہے۔

وہ جانتا تھا کہ اس کا شمار ان لوگوں میں ہے جنہوں نے اپنی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا۔ جنہوں نے اپنی کامیابیوں کو اپنی ذاتی قابلیت کا نتیجہ سمجھا، اور اللہ کو بھول گئے۔ اور اب وہ اس کی سزا بھگت رہا تھا۔ مگر یہ سزا اتنی تلخ تھی کہ وہ اکثر سوچتا تھا کہ کاش اسے موت آ جاتی، تاکہ وہ اس پچھتاوے سے نجات پا لیتا۔ مگر موت بھی اس کے لیے ایک آسان راستہ نہیں تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے گناہ اتنے بڑے ہیں کہ ان کی معافی کے لیے اسے بہت کچھ سہنا پڑے گا۔

ایک دن وہ اپنے پوتے سے کہتا تھا کہ دنیا میں سب سے بڑا دکھ وہ نہیں ہوتا جو ہمیں ملتا ہے، بلکہ وہ ہوتا ہے جو ہم خود اپنے ہاتھوں سے کھو دیتے ہیں۔ اور شاید یہی سچ تھا۔ اس نے کسی سے کچھ چھینا نہیں تھا، بس اپنی لاپرواہی، اپنی بے خبری اور اپنی خود غرضی سے سب کچھ گنوا دیا تھا۔

وہ ... پر نظر ڈالتے ہیں۔

وانی وددت الی ربی لا حلی عن امہ مغفلہ

اور میرا یہ بھی گمان ہے کہ میں اپنے پروردگار کی طرف واپس لوٹوں (یہ سوچ کے کانپتا ہے) مجھے امید ہے کہ وہاں بھی اس سے بخشش کا معاملہ ہوگا۔

اس آیت کے ٹکڑے پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہاں محل صفات اور مخاطب کا ذکر کیا ہے جو بے پایاں بھروسے اور بھروسے کے ساتھ اللہ کی طرف توجہ کرتا ہے اور اس کو شاکر کہہ کر اللہ کی نعمتوں کی یاد دلاتا ہے۔

اس کے بعد وہ اپنی بخشش کے متعلق اپنے خیالات کے لئے کلیوں دلی ہے اس کو حضرت آدم کے لئے صفت مجتبیٰ، علم اور اول دولت ہدایت تھی وہ بتاتا ہے کہ سوء ... کا ارتکاب جس نعمت کا سبب ہوا ہے اور جس کا لائق نہ ہونا ہے اور سے چاہے بلاشک کو چلت کہتے اس سے اس کی ... پر اعتراض کیا ہے اس نے زیادہ پر تدبر فکری عمل مخالفت کی وجہ کو حل، تحقیقت اور عارفانہ کے ساتھ بیان کیا ہے یہ حکمت اور تلقین حقیقت ہے جس سے عام پرست اور اپنے آپ کو خوش غیب سمجھنے والے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اس نکتے کو سمجھ جاتے ہیں۔

قال لہ صاحبہ وھو یحاورہ اکفرت بالذی خلقک من تراب ثم من نطفۃ ثم سواک رجلا

اس کے ساتھی نے بات چیت کرتے ہوئے کہا کیا تم اس خدا کا انکار کرتے ہو جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پیدا کیا اور پھر تمہیں پورا آدمی بنا کر کھڑا کر دیا؟

شکر اور مغرور شخص نے اس بات کا سبب کیا ہوا ہے اس کا خلاصہ یہ ہم سکتے ہیں اس نے کہا کہ اس کے بالکل دوسرے رخ ہے اور اس کی حالت ہے اور وہ ہے عدم ایمان پر ہیں

لکن ھو اللہ ربی ولا اشرک بربی احدا لیکن میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ وہی اللہ میرا پروردگار ہے اور میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

مجھ اس نے اس کو وہ جواب دیا جو اس کی حیثیت اور اس کی حیثیت کے بالکل مطابق تھا جس کے دل میں ... کی عظمت بیٹھی ہوئی تھی جو اس طرح کے کفر کی گمراہی و ضلالت سے بچتی ہے

اس نے کہا کہ دیکھنے کی چیز سیاہ کاری نہیں بلکہ وہ طاقت ہے جس کے ہاتھ میں ہر سیاہ و سفید کی دوڑ ہے اور یہ سامان حشمت اور سیاہ چشم حسن پر وہ خوش اور نازاں ہیں۔ اسباب کی کارگزاری سے اللہ خود اس کی دستکاری، عقل و درایت کی کارفرمائی و اللہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت کا نتیجہ ہے جس نے ہر چیز کو بہترین طریقہ پر بنایا ہے وہ ہر نعمت اور روزی کے ساتھ اس وحدہٗ کی قدرت سے اکثر اسباب اور اس کی سنت کے تحت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

ولولا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور جب تم اپنے باغ میں آئے (اور اس کی شادابیاں دیکھیں) تو کیوں تم نے یہ نہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جو چاہا ہے اس کی مدد کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ "ماشاء اللہ" کا اصل اس عبودیت کی روح کا سارے قصر دل سے چنانچہ حدائے تعالیٰ نے اپنے بندے کو اپنے ساتھ اس شریعت پر رکھنے والے کو اس کی ترغیب دی ہے کہ وہ اپنا سارا معاملہ اور سارق طاقت و صلاحیت کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دے اور مستقبل کے ہر ارادہ و نیت کو اس سے مدد اور اس کی مشیت کے ساتھ مسروط و وابستہ رکھے۔

ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ واذکر ربک اذا نسیت وقل عسی ان یھدین ربی لاقرب من ھذا رشدا اور کسی بات کے بارے میں کبھی یہ نہ کہو کہ میں کل اسے ضرور کر کے رہوں گا الا یہ کہو اور ہو گا وہی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا اور جب کبھی بھول جاؤ تو اپنے پروردگار کو یاد کرو اور کہو کہ امید ہے میرا پروردگار اس سے بھی زیادہ کامیابی کی راہ مجھ پر کھول دے گا۔ اور ہر موقع پر ہمیں انشاء اللہ، ماشاء اللہ کہنا چاہیے۔

جو شخص ہر فضل و کمال کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہو اور ہر نیک عمل حسنات کو اللہ کے بھروسہ کرتا ہو اور اس کے فضل و کرم کا امیدوار ہو وہ اسباب ظاہری یا ثروت و مال پر متوکل کے سامنے اپنا سر کیسے جھکا سکتا ہے۔ اور نفس اور تمام ارادوں کے ساتھ اس کی مدد کا طلبگار کیسے ہو سکتا ہے؟

"ماشاء اللہ اور انشاء اللہ" بلکہ مردہ ہونے بلکہ چھلکے لفظ ہیں اور کثرت کا استعمال بغیر

سوچے سمجھے کیا جائے اور اس کے پیچھے ہوئی ساس اور شعور کی رو لیکن، حقیقت یہ ہے کہ
[illegible] ہمارے گھیرے اور ہمارے ماحول و حقائق سے ہم پر یہ بول ہیں، اور ان کی ہدایت نفس اور ارادہ
انسان پر ہمہ وقت اور ہر لمحہ پکاری ہے۔ ہم سے ٹکراتے ہیں

ماں تمہیں اپنے وسائل اور وہ [illegible] قوت پر بھروسے ہوئے عقائد میں مبتلا ہیں
یہ ساری طاقتیں وہ ہیں جن کی عمرانی و اقتصادی منصوبوں کا بڑا اعلان [illegible] کی رہی ہیں جو فوجداری کی ہم
انجمنی اور سوسائٹیوں کے تعریفات سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ ہی عقیدت کے ساتھ اس کی مدد اور
اس کا خیر مقدم کرتی ہیں۔ ہم سے کہتی ہیں کہ وہ [illegible] ہمارے اندر اتنی بیداری پیدا
[illegible] تمہیں کی اور اس کے ملک خود کفیل ہو جائیں گے اور بیرونی امداد پر اس کا انحصار نہ
ہوگا لیکن ارادہ الٰہی ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیتا ہے کبھی قحط سے، کبھی طاعون
کبھی سیلابوں سے، کبھی باہمی بہت تاخیر سے ہوتی ہے، کبھی اس قدر مسلسل کہ کثیر تعداد
غریقاب ہو جاتی ہیں، ہمارے قدرتی حوادث اور جان و مال کے مصائب سے متعلق ہیں، جو
حادثے خیال میں نہ آسکتے تھے، عرض کہاں کے سارے ارادے، عقائد اور منصوبے ناکام ہو جاتے
ہیں۔

یہ انتشار اور [illegible] دراصل ہماری خرابیوں اور گندگی کے نتیجے اور حقیر کاموں پر سری طاقتوں
اور غیروں پر انحصار کے تاریخ کے قانون کے [illegible] نہیں ہے بلکہ ان مادی اجتماعی کاموں اور عظیم منصوبوں
پر حاوی ہے جو پوری قوم کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں، اس لئے ان سب چیزوں کو (جو مسلمہ
وجود ہیں) اسباب و وسائل کی اہمیت اور قرآن و سنت [illegible] اور عمل میں لانے کی ضرورت
سے انکار نہیں مگر ان تدابیر و اختیارات کے بارے میں یہ یقین کے ساتھ ہو جانے کہ
فیصلہ کن اور بالاتر اور ان سب چیزوں پر حاوی صرف ارادہ الٰہی ہے اس آیت کی [illegible] لشی
ء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور کوں بات ہو مگر کبھی یوں نہ کہو میں کل سے
ضرور کروں گا، الا یہ کہو اگر خدا ہی چاہے گا

صرف ایک فرد نہیں مخاطب نہیں ہے بلکہ ہر فرد، ہر گروہ، سارا معاشرہ، تم حکومتیں، ادارے، جماعتیں
اور تحریکیں مخاطب ہیں اور ان سب سے اس کے [illegible] التزام کا مطالبہ ہے۔ یہ ہے اس اسلامی
معاشرہ کی روح ہے جس میں ایمان کبھی طریق سرایت کر چکا ہو اور اس تہذیب کی روح اور

ہے، حیات ہے جو اعمال الصالحات کی بنیاد پر قائم ہے اور یہی وہ خط فاصل ہے جو اسلامی تمدن اور یہاں تمدن کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے۔

یہ صاحب ایمان ساتھی اس پر متنبہ کرتا ہے کہ قسموں کا الٹ پھیر اور خوش نصیبی اور بدنصیبی کی یہ تقسیم بلاشبہ قابل محاسبہ کسی سرمایہ دار اور قدرتی واقعہ کا اختیار خالق کائنات کے ہاتھ سے چھوٹ کسی کارخانہ یا جس اس کا مالک ہے خوش نصیب یہ قسمت ہو جاتا ہے اور بدقسمت خوش نصیب بلکہ اور عزیب بلکہ رہتی ہے اس لئے حالات بدلنے جاہئیں اور یہ ناشکر نہیں ہونا چاہئے۔

ان مرتہ فقل ممک مالا و ولد فعسی ربی ان یوتینی خیرا من جنتک ویرسل علیها حسبانا من السماء فتصبح صعیدا زلقا او یصبح ماءها غورا فلن تستطیع له طلبا

اگر تو مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کمتر پاتا ہے تو بعید نہیں کہ میرا رب مجھے تیری جنت سے بہتر عطا فرمائے اور تیری جنت پر آسمان سے کوئی آفت بھیج دے جس سے وہ صاف میدان بن جائے یا اس کا پانی زمین میں اتر جائے اور پھر تو اسے کسی طرح نکال نہ سکے اور آخر کار تیری ساری محنت کی بھیجی ہوئی ایک آندھی آئی اور دیکھتے دیکھتے سب کچھ اجڑا ہوا بگڑا ہوا چٹیل میدان بن گیا یہاں تک کہ تو مجھ کو ہوش آیا۔

و احیط بثمره فاصبح یقلب کفیه علی ما انفق فیها وهی خاویه علی عروشها ویقول یلیتنی لم اشرک بربی احدا ولم تکن له فئه ینصرونه من دون الله وما کان منتصرا هنالک الولایه لله الحق هو خیر ثوابا و خیر عقبا

اور پھر کچھ ہی ہوا کہ اس کی (برادری کے) گھیرے میں نہ آئی وہ ساتھی۔ افسوس کرنے لگا کہ ان باغوں کی درستگی پر میں نے جو کچھ خرچ کیا تھا (وہ سب برباد ہو گیا) اور باغوں کا حال وہ کہ ٹٹیاں گر کے زمین کے برابر ہو گئیں اب وہ کہتا ہے اے کاش میں نے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا اور نہ کچھ بھی طاقت ہوا کرتی اللہ کے سوا اس کی مدد کرنے اور نہ خود اس نے یہ طاقت پائی کہ بدلہ لے سکتا یہاں سے معلوم ہو گیا کہ فی الحقیقت سارا اختیار اللہ ہی کے لئے ہے وہی ہے جو بہتر ثواب دینے والا ہے اور اسی کے ہاتھ بہتر نتیجہ ہے۔

وقم ردد قلي بي لا حضر خير صيد صدا

[illegible]

زندگی کے کانٹے

[illegible]

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ○ اما بعد فاعوذ باللہ
من الشیطٰن الرجیم ○ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

حیات طیبہ کیا ہے؟

[illegible]

زندگی بے مثال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کی کوئی ہے جو ہمارے ساتھ ہے
کا طریق کیا ہے

ماں اور بیوی کا فرق

خاطر میں پوری رات آنکھوں میں [illegible] سے [illegible] بچوں کو تکلیف ہو [illegible] مال ہو جاتی ہے یہاں کا آدمی کا سکون برباد ہو جاتی ہے یہ اولاد سے بہت بڑا عذاب ہے۔

مال ایک عذاب

مال آیا تو قارون کی مصیبت آئی طرح طرح کی مصیبتیں مال کو میں پھنس جاتا ہے پھنس میں پڑ گئے کوئی مقدمہ لڑ گئے ہے اس نے بتایا ہوں کہ جب دولت لاکھ [illegible] مال تو نکلے ہے تو ہزار لاکھ سے مال میں ہوتی ہیں۔ میں بیوقوف ہیں [illegible] لیکر میں پیسے لگے ہے ہیں۔ اب دولت کی تبدیلی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ [illegible] سے بچو کی کیسے مال ان چیزوں میں پھنس رہا ہے اور جھگڑ یا ہاں لگے ہوئے ہیں۔ اسپروں کی بیماریوں بھی ایسی ہوتی ہیں بیماریوں سے [illegible] آدمی کو تکلیف آدمی ہو جاتی ہے مال کی ہے اور نکلے گی چوبیس گھنٹے جان مشکل پڑتی ہے۔ تعلیم [illegible] دولت سے تعلق کی اور چین سے حقیقی مسرت کی اور پیسہ میں ہے

فیشن ایبل بیوی

[illegible] سے کہیں تا کہ [illegible] یوں میں [illegible] عام ہو رہا ہے [illegible] کا تحفظ ہو آسے تو [illegible] پڑھ ہوگئی کہ [illegible] [illegible] میں فلاح [illegible] سے اس کے [illegible] [illegible] [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید میں آپ کا تذکرہ

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد O فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم O بسم اللہ الرحمن الرحیم O

سورۃ الانبیاء کی آیت ہے

(ترجمہ) ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے کیا تم غور کیوں نہیں کرتے۔ (الانبیاء۔ آیت ۱۰)

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ قرآن ایک صاف شفاف اور وفادار آئینہ ہے جس میں ہر شخص اپنے حد حال دیکھ سکتا ہے معاشرہ میں اپنا مقام پہچان سکتا ہے کیونکہ قرآن انسانوں کے اخلاق و عادت بیان کرتا ہے وہاں میں انسانیت کے اعلیٰ و ادنیٰ مظاہر کے نمونے کی تصویریں موجود ہیں فیہ ذکرکم یعنی اس کتاب میں تمہارا بیان ہے تمہارے حالات اور اوصاف مذکور ہیں۔ جیسا کہ بہت سے علماء نے لکھا ہے۔

ہمارے قرآن کو ایک عقیدہ رکھنے والی اور مذہبی سے ہر کتاب قصہ کہانی کے نزدیک قرآن کوئی تاریخی اور آثار قدیمہ کی چیز نہیں ہے جو صرف ماضی اور گئے وقتوں کے لوگوں سے بحث کرتی ہو اور جس کا مردہ لوگوں سے بدلی ہوئی اس دنیا انسانیت کے اس سے نہ کوئی واسطہ ہو نہ کوئی سروکار ہے جو ہمارے امکان میں موجود ہے اس کی کوئی قسم نہ ہو۔

ہمارے اسلاف اپنے اخلاق و اوصاف اور اپنے اندر کو کچھ جانتے تھے ہر چیز ان کے سامنے اپنی رعیاں ہوتی تھی وہ بھی قرآن سے روشنی حاصل کرتے تھے اسی عجیب و غریب کتاب میں اپنے چہرے دیکھتے تھے اور اپنے اخلاق، اعمال، عادات کی اچھی تصویر تلاش کرتے تھے اور بہت آسانی سے خود کو اس میں پا جاتے تھے پہچان لیتے تھے ذکر خیر ہوتا تو خدا کا شکر ادا کرتے اور کچھ اور ہوتا تو متنبہ ہوتے اور اپنی اصلاح کی کوشش کرتے

تھے

اس آیت کی تلاوت پر مجھے سیدنا احنف بن قیس کا ایک واقعہ یاد آیا۔ حضرت احنف بن قیس کبار تابعین میں سے ہیں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مخصوص رفقاء میں اصحاب میں اتنا تحمل اور علم میں ایسا راسخ تھے مگر اس کے باوجود جب غصہ میں ہوتے تو ان کی قوت غضبیہ میں جوش آ جاتا تھا لوگ کہتے تھے کہ جب احنف کو غصہ آتا ہے تو ان کے ساتھ ایک لاکھ تلواریں غضب ناک ہو جاتی ہیں۔

۱۰۰ھ میں یعنی حضرت احنف کی وفات کے ۳۰ سال بعد ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری نے اپنی تصنیف "عیون الاخبار" میں یہ واقعہ مستند راوی احمد بن عبدربہ سے روایت کیا ہے۔ ابن قتیبہ ۲۷۶ھ میں فوت ہوئے اس طرح ان کی تصنیف کے شروع میں یہ واقعہ ۱۷۰ سال پرانا ہے۔

احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ لوگوں سے کسی چیز کی امید رکھتے ہوئے ان کے پاس جاتے ہیں پڑھا اور فرمایا کہ آج تک میں نے اپنا کوئی کام نہیں چھوڑا جس کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ میں اس کے ساتھ ہوں اور اس سے مشاورت کی تو اس مجلس میں اس قوت پر غلبہ پایا جس میں بندوں کے متعلق مشورہ ہے

(۲۰) اس کے تھوڑے حصے میں ہوتے تھے اور اوقات تحریر میں بخل کیا کرتے تھے ان سے وہ لوگ مانگتے ہیں جو ان سے بڑے ہیں اور ان کا مال ہوتا ہے (الاعراف ۱۹۷)

پھر یہ صفت بیان کی

(۲۱) ان کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے پروردگار کو خوف اور امید سے ساتھ پکارتے ہیں اور جو مال ہم نے انکو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں (السجدۃ ۱۶)

پھر ان کے سامنے جو ثواب گروہ ہا جس کی تعریف اس طرح کی گئی

(۲۲) اور جو اپنے پروردگار کے آگے سجدہ کر کے اور کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں" (الفرقان ۶۴)

پھر ان کا گروہ ایسے لوگوں کے پاس سے ہو جس کا قرآن مجید میں اس طرح ذکر ہے

(ترجمہ) جو آسمانوں اور زمین میں (اپنا مال خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور خدا نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے"

پھر ان سے پہلے بزرگوں کے جو نیک اوصاف تھے ان کا ذکر اس طرح کیا گیا۔

(ترجمہ) اور وہ اپنی جانوں سے بھی مقدم رکھتے ہیں خواہ اپنے اوپر فاقہ ہو اور جو شخص اپنے نفس کی بخیلی سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں" (الحشر ۹)

پھر آپ سے سنتا ہے

(ترجمہ) اور جو لوگ ان کے بعد آئے وہ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو جو ایمان لانے میں ہم سے سبقت کر گئے ہیں بخش دے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ پیدا ہونے دے اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفیق اور مہربان ہے (الحشر ۱۰)

پھر آپ نے فرمایا کہ یہاں تک میں اپنے آپ کو میں نے اور دوسرے صحابہ کو بھی شامل کر لیا تھا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی جس میں

(ترجمہ) "ان کا یہ حال تھا کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو غرور سے خیر کرتے تھے کیا ہم ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں۔ (الصافات ۳۵، ۳۶)

[illegible]

[illegible]

پھر ان صفات کا ذکر ہے جن سے یہ لوگ پہچانے جائیں گے

(ترجمہ) "(سوال ہوگا) کہ تم کو دوزخ میں کیا چیز لے گئی جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ محتاجوں کو کھانا کھلاتے تھے اور باطل پرستوں کی ہم میں مل جل کر باتیں بناتے تھے اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی" (المدثر ۴۲ تا ۴۷)

پھر فرمایا کہ اے ہمارے پروردگار میں ان لوگوں سے برأت ظاہر کرتا ہوں جو اس کے بعد دین اللہ سے روگردانی کریں گے اور جب اس سے پوچھ گچھ ہوگی

(۱۰ جمادی الاول) ۔۔۔ کچھ دنوں سے ہمارے ہاں ۔۔۔ کا چرچا ہے ۔۔۔ کے ۔۔۔ کے ۔۔۔ ک

علم حدیث ایک بیش بہا خزانہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بحیثیت معلم و مقصد بعثت قرآن کریم میں تین جگہ ذکر فرمایا ہے ان میں چوتھی جگہ ذکر کیا گیا ہے ساتھ حکمت کا تعلیم کتاب کے ساتھ حکمت کا اور تزکیہ کے ساتھ حکمت کا

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلو علیهم ایته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین

(ترجمہ وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب حکمت سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے)

کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم آیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب والحکمة ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون (البقرہ ع ۸)

(ترجمہ جیسا کہ ہم نے تم میں ایک رسول تم میں سے بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں پڑھتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے)

درحقیقت یہ دونوں ہی ان چیزوں پر مشتمل تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے بہت آسانی سے حاصل کیا اس طرح سے اخلاق سے عبادت سے شوق آخرت سے جہاد پر جذبات دینی متاع حقیر اور لذات فانی کی تحقیر کی محبت و الفت حسن سلوک و ہمدردی رسوم جاہلیت و مکارم اخلاق کی طرح تمام دینی عبادات وقوف و حشیب

[illegible] دعا شفاعت کی [illegible]

اور کچھ تعجب نہیں کہ [illegible] اسی معاشرہ [illegible] ہاتھوں عام ہوا جس [illegible] سے [illegible] کے الفاظ بغیر [illegible] جاتے تھے۔ [illegible] مقصد [illegible] کمال [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible]

ان کی قانونی پابندی نہ تھی بلکہ ان پر عمل کرنے کے محرکات اور نہایات اور عمل کی صحیح کیفیت اور روح بھی تھی حدود کی پابندی اور حقوق کی ادائیگی کے ساتھ لطیف احساسات اور مکارم اخلاق کے وہ حامل بھی تھے

یہود نے قرآن مجید سے اقامت صلوٰۃ کا حکم بھی پایا تھا اور الذین ھم فی صلاتھم خاشعون کی تعریف بھی سنی تھی مگر انہوں نے اس کی صحیح نسبت معلوم کی جب آپ ﷺ کے ساتھ نمازیں پڑھیں اور آپ کے رکوع و سجود کی کیفیت دیکھی جس کو انہوں نے بسمع لہ الدبا کالریو الموحل (ہم آپ کے پیچھے آواز اس طرح سنتے تھے جیسے بادل کی گڑگڑاہٹ سنی جاتی ہے) کے لفظوں سے تعبیر کیا ہے۔ انہوں نے قرآن مجید سے کھا تھا کہ نماز موسیٰ کا ایک محبوب عمل ہے

لیکن جب تک انہوں نے یہاں یہود سے قرۃ عینی فی الصلوٰۃ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نمازیں ہے) اور بے ذوقی اور بیتابیٔ شوق و اضطراب کے ساتھ (وحسی یا بلال (بلال! ان سے کہہ مجھے آرام پہنچاؤ) جیسی مثالیں کو دیکھ کر ان کے ساتھ اس شغف کا اندازہ نہیں ہوا

اسی طرح جب تک انہوں نے انصار امت نے ملسمہ میں وقف معلق فی المسجد حتی یعود الیہ (ان کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے کہ گھر سے نکل کر جب تک واپس مسجد میں نہیں آتے ان کو چین نہیں آتا) کے الفاظ نہیں سنے ان کو مسجد اور قلب مومن کا باہمی تعلق معلوم نہیں ہوسکا انہوں نے قرآن مجید میں پڑھا دعا کرو مجیب بھی ہے دعا کرنے والوں پر عتاب بھی سنا خفا اور تضرع، بیتابی، گریہ وزاری اور الحاح و اصرار کے الفاظ و مفہوم سے بھی وہ آشنا تھے لیکن اس حقیقت کو انہوں نے اس وقت پایا جب انہوں نے مدینہ منورہ میں آپ کو خاک پر سر رکھ کر لفظ کہتے سنا کہ

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت

(اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور اپنی طاقت بھر تیرے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں میں اپنے کیے ہوئے برے کاموں سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں تیری نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی نہیں جو گناہوں کو بخش سکے)

اور یہ وہ کیفیت تھی جو حضرت ابوبکرؓ سے بھی دیکھی جاتی تھی یہاں تک کہ یہود

[illegible] ہے اس کے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہ

کے اختیار کرنے والے تھے مگر اس کے حقیقت اور اصلی تفسیر کو آپ ہی سے معلوم ہوئی اور آپ کے طرز زندگی اور آپ کے اقتداء کچھ ہی تھے یا حقیقت و اصل زندگی کیا مطلب ہے اور آخرت و اصل زندگی کیسے والوں کا انعام لاعلمون لاخرۃ پر ایمان رکھنے والوں کی حقیقی زندگی اور معیشت طیبہ کیا ہوتی ہے

اس اجمالی تذکرہ اور اجمالی ترغیب کے ساتھ اب ان کے سے ارشادات ہوں جس جہم کے شدہ مضمون اور حسن کے اعتبار سے دو اقسام کی تفصیل اور تصویر کی جاتی ہے اور خوف اور شوق کی ملی جلی کیفیت پیدا ہوتی اور آپ دونوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے ہر وقت چھا رہے۔

ان دونوں درجات کو واضح طور پر بیان فرمانے کے بعد اخلاقی و تعلیمات کے مضمون سے آگے بڑھے صاحب بیان بھی تھے اور قرآن مجید میں صاحب فہم بھی تھے لیکن ان الفاظ کی وسعت معنی زندگی میں انکی تاثیر نیز جمع کل کو صرف اس وقت معلوم ہو جب نبوت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزدوروں، عورتوں، بچوں، بیتیوں، غریبوں، بوڑھوں اور اپنے عام رفقاء و اصحاب کے ساتھ برتاؤ اور معاملہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات میں ہدایت و تعلیم اور شاگرد ہے۔

جن کو صاحب تعلیم نے حقوق ادا کرنے کی جو ہدایت قرآن سے دی تھی، مگر اس کی بہت سی صورتیں مثلاً عیادت مریض، جنازہ، تعزیت عائلس وغیرہ وغیرہ ایسی تھیں جو شاید انگلیوں نمازوں کے ذکر میں موجود تھیں اور قرآن میں ان کی اہمیت و فضیلت ان کو معلوم ہوئی

اس طرح دیگر اہل حقوق کے ساتھ جس سلوک کی تعلیم قرآن مجید میں پوری شدومد کے ساتھ ہے مگر کئی مضمون خلاں ہیں جن کا ذکر والدین کے ساتھ جس سلوک والے حقوق کے ادا کرنے کا مرتبہ معلوم ہوا جس کا اظہار حدیث نبوی میں اس طرح کیا گیا ہے

(ر ۔ ۔ ۔) تو کے کا باپ کے ساتھ جس سلوک والدین کا مقرر ہے کہ آپ والد کے انتقال کے بعد ان کے دوستوں اور اہل محبت کے ساتھ بھی سلوک کرے

اور کتنے ہی ہیں جو وفاداری اور شرافت کے اس بلند مقام تک پہنچے جس کا اظہار

بقوی کی نسبت فضیلت ہو ۱۲ تمہارے مساجد کے لئے جانے اور اس کے راستے میں پڑنے والے قدموں کی فضیلت راستی ہے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے ہی ۔۔۔ تحیۃ المسجد میں رکعتوں کے انتظار کی فضیلت اور بیٹھنے کا ادب جماعت کا ثواب اور اس کا خاصہ ثواب نماز کی فضیلت وجوب وہاں سے اٹھنے کا ممانعت کی تاکید بیٹھنوں کی ترتیب اور صفوں میں کھڑے ہونے والے آدمیوں کی ترتیب مساجد میں تعلیم بالعلم کے حلقوں کی فضیلت کرنے حلقوں کی فضیلت مسجد سے نکلنے کی دعا وہاں کا ذکر وغیرہ وغیرہ۔

ظاہر ہے کہ ان فضائل پر ۱۲ ادب ہدایات کے عمل سے مسلمانوں میں ایمان اور تقویٰ کی اصلاح تعلیم و تربیت اور نیات و توجہات الی اللہ کا جو ماحول پیدا ہوگا اس کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کی کیفیت ہوگی کہ وقت نزول قرآن مجید پڑھنے میں رفت انگیزیت کے دقائق کا تو احادیث میں اہتمام کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں اصلاح کیجئے۔

اس مجموعہ سے امت کی نماز کس مقام تک پہنچ جاتی ہے اور اس کے لیے کیسا دینی اور روحانی ماحول تیار ہوتا ہے صوم و صلوٰۃ حج کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیئے اور حدیث سے ان کے آداب و فضائل معلوم کرنے کی اور وقت زندگی لگا کر کے غور کرنا چاہئے کہ اگر ان عبادت والی آداب و فضائل اور فقہ سے مجرد منقطع کر لیا جائے اور اس ماحول سے جدا کر لیا جائے تو حدیث ان کے لئے مہیا کرتی ہے اور جو حدیث کی بناء پر ان کے ساتھ لازم ہو گیا ہے تو ان کی تاثیر یہاں باقی رہتی ہے اور دل میں جذبات، اخلاص، ذوق و شوق پیدا کرنے، استقامت عطا کرنے اور قلب و دماغ کو عطا اور جلا عطا کرنے اور نیک جیسے بنانے کی تعمیر جس سے اندر عبادت تقویٰ اطاعت کی روح سرایت کئے ہوئے ہو کہاں تک صلاحیت باقی رہ جاتی ہے؟

حقیقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جو سے علیہ اور نشانات و ہدایات (جن کے مجموعہ کا معروف نام حدیث و سنت ہے) دین کے لئے وہ فضا اور ماحول کو مہیا کرتے ہیں جس میں دین کا پودا سرسبز و بار آور ہوتا ہے

یہ کسی خشک اخلاقی ضابطہ یا قانونی مجموعہ کا نام نہیں وہ جذبات، واقعات اور عملی مثا

ہوں کا سب سے بڑا اور مستند مجموعہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات سے متعلق اور ان کے حالات و مدتی ہے، خود حضرت عیسیٰ اور عیسائی مذہب کے ایشیائے کوچک سے تعلق اب اس کے بہت جلد مطلوع ہو رہے تھے ان کے پاس اس سے بڑے بڑے پیغمبروں کی زندگی کے مستند واقعات اور ایمان آفریں کلام کا مجموعہ نہیں تھا

ادھر ان مذہب کو دنیا کی اور فضا میسر نہیں تھی جس میں پیروان مذاہب کو دینی شعور اور ترقی حاصل ہوتے اور روایت و اخبار کے حملوں سے محفوظ رہتے۔ انہوں نے بالآخر اس کی ضرورت و تسلیم کر کے اس خلا کو پیروان مذاہب سے "طریقت" کے واقعات و ملفوظات سے پورا کرنا چاہا۔ رفتہ رفتہ مذاہب کو بدعت اور توہم پرستی کی تعبیروں کا لباس پہنا دیا جس میں اصل مذہب کی تعلیم نہ ہونے کے برابر تھی۔ ان مذاہب کو اپنے پیغمبروں کی سیرت اور مستند واقعات زندگی سے ہاتھ دھونا پڑا۔ اس طرح وہ بھی اب آئینہ مسلم حقیقت بن گئی ہے اور بہت دور جا پڑا ہے

اسلام کے آخری اور دائمی مذہب ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ حادثات اس کو پیش نہیں آئے جس طرح اور دوسرے مذاہب میں ان کی بنیادیات کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی حدیث کے ذریعہ سے پورے معمولی بوقلمونیوں سے بھرے ہوئے محفوظ کر دیا گیا بعد

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم اور معروف تکلم اور خطاب [illegible] اور [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کس طرح کی زندگی پیدا کرتا ہے۔

یہ ایک دلچسپ ہے جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی، آپ کے گھر کا نقشہ، آپ کے رات کے معمولات، آپ کے گھر والوں کی معاشرت بڑی آنکھوں سے دیکھی جا سکتی ہے آپ کے روح افزا چہرے کی کیفیت آنکھوں سے اور آپ کی دعائیں مناجات کا حرم کانوں سے سنا جا سکتا ہے۔ پھر جرأۃ کہیں آپ کی آنکھوں کو اشک بار اور قدم مبارک کو متورم دیکھیں اور جرأۃ کان پوچھنے اور سوال کرنے پر آمادہ ہوئے۔

الا اکون عبدا شکورا

[illegible]

ورنہ یہ ہدایت کا اثر ہے کہ ہر پڑھا لکھا سمجھتا ہے کہ ہمیں اس امت کو بدعات سے بچانا ہے ہدایت کا اثر ہے کہ ہر پڑھا لکھا سمجھتا ہے کہ ہمیں اس امت کو بدعات سے بچانا ہے ہدایت کا اثر ہے کہ ہر پڑھا لکھا سمجھتا ہے کہ ہمیں اس امت کو بدعات سے بچانا ہے

ابدی کتاب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ○ اما بعد ○ فاعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم ○ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

[illegible] ہے جب سے کائنات اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے انسان کو [illegible]
[illegible] ہے اس میں بدیع [illegible] اور ایسی طرز سے بحث کی گئی ہے
[illegible] کتاب بھی ایسی نہیں ملتی جس کو ابدی کہا جا سکے۔ اس کو ابدی کہنے کی
[illegible] ایک ایسی کتاب ہے جس کا [illegible] کسی کا [illegible]
[illegible] ہے۔

[illegible] سے پہلے [illegible] ہے [illegible] کا [illegible]
[illegible] ہے [illegible] اس لئے کہ [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] اس کے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] کی [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]

شاعری میں ۱۹۱۵ء کی جنگ عظیم کا اثر

انگلستان کی قومی زندگی پر جنگ کا جو اثر پڑا اس کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔ اس اثر کے ماتحت انگلستان کی شاعری پر بھی ایک خاص رنگ چڑھا۔ اس رنگ کے چند نمونے ہم نے اوپر دیئے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سے شاعروں نے اس جنگ کے متعلق نظمیں لکھی ہیں۔ ان میں سے بعض نظمیں بہت اچھی ہیں۔ لیکن ان میں کوئی ایسی نظم نہیں ہے جو ہمیشہ زندہ رہنے کی امید کر سکے۔ ان نظموں میں جنگ کے وقتی جوش و خروش کا اظہار ہے۔ ان میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو ہمیشہ کے لئے دلوں کو اپیل کر سکے۔ ان نظموں میں جنگ کے متعلق جو خیالات ظاہر کئے گئے ہیں وہ بھی اس قدر عام ہیں کہ ان سے کسی خاص مطالب کا نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔ ان میں جنگ کے متعلق جو رنگین جذبات پیش کئے گئے ہیں وہ بھی ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ کوئی نئی اور رنگین جذبات پیش نہیں کئے گئے۔ ان میں کوئی مشکل اور ایسی بات نہیں ہے جو ان کے متعلق کچھ بیان کرنا مشکل ہو۔ ان کے پڑھنے والوں کو کوئی دقت پیش نہیں آتی۔

ہم نے جنگ کے متعلق جو نظمیں پڑھی ہیں ان میں سے صرف تین نظمیں ایسی ہیں جو ہمیشہ زندہ رہنے کی امید کر سکتی ہیں۔ ان نظموں کے علاوہ باقی جو نظمیں ہیں ان کے متعلق یہ کہنا مشکل نہیں ہے کہ وہ چند سال کے بعد بالکل بھلا دی جائیں گی۔ ان تین نظموں میں سے صرف ایک نظم ایسی ہے جو ہمیشہ زندہ رہنے کی امید کر سکتی ہے۔ اس نظم کا نام "جنگ" ہے۔ یہ نظم رابرٹ بریجز نے لکھی ہے۔ اس نظم کے علاوہ باقی دو نظموں میں سے ایک نظم "ایک سپاہی کی دعا" ہے۔ یہ نظم رڈیارڈ کپلنگ نے لکھی ہے۔ اس نظم کا نام "خدا کے سپاہی" ہے۔ یہ نظم بھی ایک خاص مطلب پر مبنی ہے۔ اس نظم میں ایک سپاہی کی دعا کا ذکر ہے۔ اس نظم میں ایک سپاہی کی دعا کا ذکر ہے۔ اس نظم میں ایک سپاہی کی دعا کا ذکر ہے۔

ان نظموں کے علاوہ جو نظمیں ہیں ان کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ کتنے عرصہ تک زندہ رہیں گی۔ ان نظموں میں سے بعض نظمیں ایسی ہیں جو ہمیشہ زندہ رہنے کی امید کر سکتی ہیں۔ ان نظموں کے علاوہ باقی جو نظمیں ہیں ان کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ کتنے عرصہ تک زندہ رہیں گی۔ ان نظموں میں سے بعض نظمیں ایسی ہیں جو ہمیشہ زندہ رہنے کی امید کر سکتی ہیں۔ ان نظموں کے علاوہ باقی جو نظمیں ہیں ان کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ کتنے عرصہ تک زندہ رہیں گی۔

Philosophy of the

epicormicheds کہتے ہیں

complex mulier

ہے۔ اس میں صرف عیسیٰ کے عہد تک کے مختلف صحیفے شامل ہیں۔ یہ کتاب تین حصوں میں پائی جاتی ہے۔ پہلے حصے کا نام توریت (Torah) یعنی پنج گانہ (Pentateuch) ہے۔ دوسرا حصہ نبیم (Nevim) یعنی پیغمبر (Prophets) اور تیسرا حصہ کتوبیم (Kethubim) یعنی صحائف (Hagiographa) کہلاتا ہے۔

تیسرا قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ یہ کتاب ان تمام کتابوں میں سب سے آخری اور سب سے مستند اور مکمل ہے اور جس پر ہمیں مذہبی معاملات میں ہمیشہ کے لئے اعتماد کرنا چاہیے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے تیرہ سال بعد تک قرآن کی تدوین نہیں ہوئی تھی۔ اس کی تمام آیتیں ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھیں اور ان کی پشت کی پشت پر لکھی ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود ان کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا۔ جو کچھ ہم تک پہنچا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے اور نہ ہونے کا امکان ہے۔

اس کتاب کا ایک ہی مرتبہ کلام ہے۔ اس کا ہر حصہ دوسرے حصے کا مکمل ہے۔ اس کے پڑھنے سے ہمیں (۱) ایک ہی خدا کی عبادت کرنی چاہیے۔ (۲) اس کی ہستی کی بنا پر ہمیں اس کی عبادت کرنی چاہیے۔ (۳) اس کی عبادت کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ (۴) اس کی عبادت کے لئے کچھ دن مقرر ہیں۔ (۵) اس کی عبادت کے لئے کچھ مقامات مقرر ہیں۔ (۶) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں حرام ہیں۔ (۷) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں حلال ہیں۔ (۸) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں فرض ہیں۔ (۹) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں مستحب ہیں۔ (۱۰) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں مکروہ ہیں۔ (۱۱) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں مباح ہیں۔ (۱۲) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں ممنوع ہیں۔ (۱۳) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں واجب ہیں۔ (۱۴) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں سنت ہیں۔ (۱۵) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں نفل ہیں۔ (۱۶) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں قضا ہیں۔ (۱۷) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں کفارہ ہیں۔ (۱۸) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں فدیہ ہیں۔ (۱۹) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں صدقہ ہیں۔ (۲۰) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں زکوٰۃ ہیں۔ (۲۱) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۲۲) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۲۳) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۲۴) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۲۵) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۲۶) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۲۷) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۲۸) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۲۹) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۳۰) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۳۱) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۳۲) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۳۳) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۳۴) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۳۵) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۳۶) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۳۷) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۳۸) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۳۹) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۴۰) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۴۱) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۴۲) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۴۳) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۴۴) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۴۵) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۴۶) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۴۷) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۴۸) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۴۹) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۵۰) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۵۱) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۵۲) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۵۳) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۵۴) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۵۵) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۵۶) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۵۷) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۵۸) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۵۹) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۶۰) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۶۱) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۶۲) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۶۳) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۶۴) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۶۵) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۶۶) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۶۷) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۶۸) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۶۹) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۷۰) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۷۱) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۷۲) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۷۳) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۷۴) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۷۵) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۷۶) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۷۷) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۷۸) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۷۹) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۸۰) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۸۱) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۸۲) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۸۳) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۸۴) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۸۵) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۸۶) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۸۷) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۸۸) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۸۹) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۹۰) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۹۱) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۹۲) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۹۳) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۹۴) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۹۵) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۹۶) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔ (۹۷) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں عشر ہیں۔ (۹۸) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خمس ہیں۔ (۹۹) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں جزیہ ہیں۔ (۱۰۰) اس کی عبادت کے لئے کچھ چیزیں خراج ہیں۔

حافظ قرآن کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص قرآن کو حفظ کرلے اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بہتر ہوگی۔ چنانچہ واقعہ یہ ہے کہ ۱۹۱۴ء کی عظیم جنگ میں جو لاکھوں مسلمان مارے گئے اور جو مسلمان قرآن کو حفظ کرنے کی وجہ سے جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے ان کی تعداد مسلمانوں کی تعداد میں صرف سو سے کم تھی اور اس طرح حفاظ کی تعداد ایک فیصدی سے بھی کم بنتی ہے۔ مسلمان قرآن کو حفظ کرنے کی وجہ سے دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے اس لئے وہ اس کے حفظ کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی قرآن کے متعلق پیشگوئی کے مطابق اس کی برکت سے محفوظ رہے۔ یہ حقیقت کا دوسرا پہلو ہے۔ اس کو عام مسلمان نہیں سمجھ سکتے لیکن جو مسلمان غیر مسلم ہونے کی وجہ سے جنگ میں نہیں گئے اور مسلمانوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کی قدر اور عزت کرتے ہیں ان حفاظ کی تعداد ایک فیصدی سے بہت زیادہ ہے اور اس وجہ سے قرآن کی برکت سے ان کو بھی بچا لیا۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب جانشینوں اور ملہموں کے معاملہ کے متعلق لوگوں کو اس طرف اپنی طرف متوجہ کیا تھا لیکن یہ مسئلہ جب کثرت سے حافظ قرآن نہیں رہے تو بعض دفعہ یہ کہ حفاظ کی شہادت سے قرآن کی جو وحی (کہ اس کا دوسرا حافظ بھی وہی طرح کہتا ہے) یہ تبدیلی سب سے پہلے حضرت عمر کو ہوئی جس میں ان کی مصلحت اور ضرورت دیکھنے میں آئی تھی اور جس کے ان کی اعلیٰ مقاصد شریعت سے ہم آہنگ ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کے بعد وحی کے ذریعہ وقت کے لوگوں کو صحیح راستہ پر رکھنے کی تجویز فرمائی جو اس وقت تک چمڑے کے ٹکڑوں، کھجور کی پھالوں، رنگ معدنی پتھر کی تختیوں پر حفاظ اور کاتبوں کے سینوں میں محفوظ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے حضرت ابوبکرؓ کو شرح صدر عطا فرمایا اور انہوں نے اس کا پہلا ذمہ دار حضرت زید بن ثابتؓ کے پرد کیا جنہوں نے بڑے اہتمام سے اس کام کو انجام دیا اور قرآن کو حافظوں کے سینوں اور کاتبوں کی تحریروں سے تلاش کی اور اس طرح یہ قرآنی

[illegible]

ایک سبق

[illegible] کی دعوت کا ایک [illegible] اخلاق [illegible] وشمنوں [illegible] کے لئے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible]

محمد ادریس اختر

زکوٰۃ کا صحیح مصرف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات! حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے زکوٰۃ کے مناسب محل اور اس کے اوقات کی حکمت و مصلحت کی بڑی اچھی وضاحت کی ہے وہ لکھتے ہیں

"دور اول کے زمانہ کے سلاطین نے زکوٰۃ کی تقسیم و خرچ کے لئے کچھ ایسے قاعدے مقرر کئے تھے اور جس شخص کو بھی اس کا عامل بنایا جاتا تھا وہ ان قاعدوں کا پابند ہوتا تھا۔ مثلاً ان کے لئے کہ اس کی حفاظت کی جائے۔ ضرورت مندوں کے ملک سے باہر جانے سے پہلے پہلے ان کو دیدیا جائے۔"

مولانا نے اپنی اس تصنیف میں مصارف زکوٰۃ کی تشریح کرتے ہوئے اخراجات کے ان مدات پر روشنی ڈالی ہے جن سے زکوٰۃ کو بچانا چاہئے اس سلسلہ میں انہوں نے اپنے اصل مقصد کی طرف سب سے زیادہ توجہ دلائی ہے اور وہ یہ کہ زکوٰۃ کی رقم ایسی جگہ خرچ کی جائے جس سے اس کے خرچ کرنے والوں کی دنیا و آخرت دونوں سنور جائیں۔ اس کے خرچ سے ان کی دنیا بھی بنے اور آخرت بھی۔ مثلاً یہ کہ ان کے حوالے کی جائے جو فقر کی وجہ سے کفر کے مرتکب ہو جاتے ہیں یا جن کے مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہو اور تیسرا مد وہ ہے جس کے ذریعہ ان کی حیثیت بالکل مفت کی سی ہے اور اس میں سے خرچ کرنا بہت آسان ہے

وہ کہتے ہیں کہ عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ زکوٰۃ جب پیش کی جاتی ہے تو سب سے پہلے اقربا کو دیا جاتا ہے اور اس پر دوہرا ثواب ملتا ہے ایک تو زکوٰۃ کا ثواب دوسرا صلہ رحمی کا۔

نظام الدین (مع ورآمد) صدقہ فطر زکوٰۃ کی سب سے اہم قسم ہے جس میں ہر ایک کو دینا پڑتا ہے اس لئے اس کے لئے ایک سال رکھ لیا ہے۔ صدقہ فطر کے سلسلہ میں مختلف فصلیں۔ درجنوں پیش آتی ہیں جس میں ہر وہ شخص جو صاحب نصاب ہے اس کا مکلف بنتا ہے

زکوٰۃ کے مصارف اور اس کے اجتماعی نظام کا قیام

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

صدقہ تو صرف غریبوں اور محتاجوں اور کارکنوں کا حق ہے جو ان کے لئے مقرر ہے اور ان کا بھی جن کی دلجوئی منظور ہے (صدقات کے مصارف یہ ہیں) اور گردنوں کے چھڑانے میں اور قرضداروں (کے قرض دینے) میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں (کی امداد) میں (یہ) اللہ کی طرف سے مقرر کر دیا گیا ہے اور اللہ بڑا علم والا بڑا حکمت والا ہے

[illegible] نے حضرت عمر کے زمانہ میں اس وقت اسلامی [illegible] کے مختلف شعبوں میں [illegible] کے لئے [illegible] کے بعد [illegible] کا نظام قائم کر کے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] کی [illegible] کا [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

کس ہوتا۔

حضرت شیخ ولی اللہ صاحب رکوۃ کے بیانی مصالح اور اس کے اسرار اور حکمتوں کا ذکر کرتے ہوئے حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں

"جاننا چاہئے کہ زکوۃ میں سب سے زیادہ اہم و مصالح ہیں پہلی مصلحت تہذیب نفس ہے۔ اس لئے کہ نفس بخل حرص و کاہل کا چولی دامن کا ساتھ ہے جو معاوضہ میں انسان کو محنت بلا محنت میں ڈال سکتی ہے۔ جو حریص ہوگا مرتے وقت بھی اس کا دل مال میں اٹکا رہے گا اور اس کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اگر زکوۃ کی مشق اسکو ہوگی تو یہ حرص اس سے ختم ہو جائے گی جو بالآخر سکون قلب پہنچائے گی۔

اثاثت اور رجوع الی اللہ کی بعد معاد میں سب سے بڑی اخلاق عادات نفس ہے جس طرح رجوع الی اللہ، اہابت و عبودیت دعا اور تضرع سے عالم جبروت سے مناسبت اور قرب پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح سخاوت، تحسین اور پست دنیاوی صورتوں اور شکلوں کو توڑتی ہے اس لئے کہ وہ بہیمیت کی ضد ہے۔

اور اس کی اصل یہ ہے کہ ملکوتی (فرشتوں والی صفات) غالب ہوں اور بہیمانہ صفات ان سے دب جائیں بلکہ ان کے رنگ میں رنگ جائیں۔ اور اس پر بھی اس حکم کا اطلاق ہونے لگے جو ملکوتی صفات پر ہوتا ہے۔ اس کا راستہ یہی ہے کہ مال کو باوجود ضرورت و احتیاج کے راہ خدا میں خرچ کیا جائے ظالم کو معاف کیا جائے۔ مصائب پر صبر کیا جائے اور دنیاوی تکالیف و مشکلات آخرت کے یقین کی وجہ سے آسان و خوشگوار ہو جائیں۔

نبی کریم ﷺ نے ان سب چیزوں کا حکم دیا ہے اور اس کی حد مقرر فرمائے ہیں، تمہیں مال کا خرچ کرنا بھی ہے جو بہت سے حدود و قیود کے ساتھ وابستہ ہے اور اس کی اہمیت اتنی ہے کہ یہاں اور نماز کے ساتھ قرآن مجید میں جگہ جگہ اس کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ اہل نار کے بارے میں فرماتا ہے۔

فلم نک من المصلین و لم نک نطعم المسکین و کنا نخوض مع الخائضین

(ترجمہ) "وہ کہیں گے کہ ہم تو نہ پڑھا کرتے تھے اور نہ ہم غریب کو کھانا کھلایا کرتے

تھے اور مختلف کی دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر بھی مشغلہ شر پر سے رہتے تھے۔

دوسری مصلحت کا تعلق شہر سے ہے اس لئے کہ ضعفاء اور اہل حاجت جمع ہوں گے ان کی بھروسی واعانت کی یہ صورت نہ ہوگی وہ سب جھوں سے بلاک ہو جائیں گے اس کے علاوہ شہروں کا انتظام مال پر قائم ہوتا ہے اور ان شہروں کی حفاظت کے ذمہ دار امراء وہاں کے رہنے والے پنشنر ہیں اپنی ان مشغولیات اور سرداریوں کی وجہ سے کوئی باقاعدہ اور مستقل آمدنی نہیں رکھتے ان کی معیشت کا انحصار بھی اسی پر ہوتا ہے مشہر کے اغنیاء یا چندے سے ان کے لئے تنخواہیں مقرر کر دیتے ہیں تاکہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

والذین یؤتون ما اتوا و قلوبهم وجلة انهم الی ربهم راجعون

(ترجمہ) اور جو لوگ کہ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور دل ان کے ڈرتے ہوئے اس سے کہ وہ اپنے رب کی طرف پھر جانے والے ہیں۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون

(ترجمہ) تمہارا دوست تو بس اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ہیں جو نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ خشوع کرنے والے ہیں۔

اس آیت میں قرآن نے ان لوگوں کو خلاص مومن قرار دیا ہے جو قسم کی ادائیگی سے متصف قرار دیا ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

رمضان المبارک مومن صادق کی حیات نو

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

امابعد

اب سے پہلے آپ نے پڑھا کہ [illegible] رمضان کا چاند دیکھا [illegible] کے [illegible] کو [illegible] کے [illegible] رمضان سے [illegible] رمضان کا [illegible] رمضان کا کوئی بدل نہیں

رمضان کا کوئی بدل نہیں [illegible]

سہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدیٰ والفرقان (سورہ بقرہ 185)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ [illegible] رمضان کا [illegible] ہے [illegible]

رمضان کی فضیلت و عظمت

[illegible] رمضان [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

روزہ اور افطار

اس سلسلہ میں ایک بڑا واقعہ مرتب ہے کہ اس میں کچھ [illegible] ہے
[illegible] ہو گئیں [illegible] ہو گئے [illegible] ہو گئے [illegible]
[illegible] ہو گئے

[illegible]

روزہ رضائے الٰہی کا ذریعہ

[illegible]

من قام ليلة القدر ايمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه

[illegible]

رحمت باری کا مظہر

[illegible]

تلاوت کا موسم

عبادت و طاعت کا مہینہ

حقوق العباد کا

انسان حیات نو کا آغاز

حقوق کی حمایت کا میکنزم

طلب علم اور علم دوست حکمران کی ذمہ داری

رمضان تقویٰ سے آگہی عبادت

[illegible]

صحیح نیت اور احساس عمل

[illegible]

تو بیٹک وضو اور خود کار نماز

[illegible]

۱۰ وشرہ عمراللہ کا بیان

کیا خبر یہ آخری رمضان ہو

درود پاک کی عظمت

دو انسانی چہرے قرآنی مرقع میں

ثبوت و استقامت تردد و تذبذب

[illegible]

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحن نقص علیک نبأھم بالحق انھم فتیۃ اٰمنوا بربھم ورد ناھم ھدی وربطنا علی قلوبھم اذ قاموا فقالوا ربنا رب السموت والارض لن ندعوا من دونہ الھا لقد قلنا اذا شططا ھولاء قومنا اتخذوا من دونہ الھۃ لولا یاتون علیھم بسلطان بین فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا (سورۃ الکہف ۱۳ تا ۱۵)

(اے پیغمبر ہم ان لوگوں کی تم سے ٹھیک ٹھیک سرگذشت بیان کرتے ہیں وہ چند نوجوان تھے کہ اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے ہم نے انکی ہدایت میں اور بڑھا دیا اور ان کے دلوں کو (صبر و استقامت میں) مضبوط کر دیا جب وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے تو انہوں نے صاف صاف کہہ دیا ہمارا پروردگار وہی ہے جو آسمان و زمین کا پروردگار ہے ہم اس کے سوا کسی اور معبود کو پکارنے والے نہیں اگر ہم ایسی بات کہیں جو بالکل بے جا ہو تو ہماری قوم کے لوگ ہیں جو اللہ کے سوا اور معبود بنا بیٹھے ہیں وہ ان معبودوں کے [illegible]

تمہارے بھی خداؤں کی بڑی امید پڑی ہے کہ تم اپنے اپنے خداؤں کا نام روشن کرو گے
ہماری امیدوں پر اوس نہ پڑنے دینا۔ ہم تمہارے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہیں
ہمارے ہاتھ پاؤں پر کلہاڑی نہ مارو۔ ہم تمہارے خداؤں کی پوجا کریں گے۔ تم ہمارے
خداؤں کی پوجا کرو۔ ہم تمہارے خداؤں کی پوجا کریں گے۔ ہم تمہارے خداؤں کی پوجا کریں گے۔
ہم تمہارے خداؤں کی پوجا کریں گے۔ ہم تمہارے خداؤں کی پوجا کریں گے۔ ہم تمہارے خداؤں کی پوجا کریں گے۔

اس مقام پر بے اختیار حضرت صالح اور ان کی قوم (ثمود) کا مکالمہ یاد آگیا۔ صالح
علیہ السلام نے بھی یہی نصیحت کی تھی اور ان کی قوم نے بھی یہی جواب دیا تھا۔ حضرت صالح
علیہ السلام نے بھی یہی کہا تھا کہ اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا
تمہارا کوئی معبود نہیں اور اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں آباد کیا ہے
اس لئے تم اس سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ بیشک میرا رب قریب ہے
اور دعا قبول کرنے والا ہے۔

یاصالح قد کنت فینا مرجوا قبل هذا (سورہ ھود ۶۲)

اے صالح تم تو ہم میں بڑے ہونہار تھے اور تم سے ہماری بڑی توقعات وابستہ تھیں۔
کیا تم ہمیں منع کرتے ہو کہ ہمارے باپ دادا جن خداؤں کی پوجا کرتے تھے ان کی پوجا
نہ کریں۔ ہم تو تمہاری دعوت کی طرف سے بڑے شکوک و شبہات میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

جب ان معبودوں پر جن کی عبادت قرآن مجید کے مطابق یہاں سے ثابت ہوتی ہے
ان کی اس قسم کی بے بنیاد عقیدت کو ان میں بتوں اور ان معبودوں کے دوسرا لیبل
لگا دیا گیا کہ اب تمہارے سے دیوی دیوتا ہیں۔ اگر اپنا عقیدہ بدلنے سے زندگی بدل
جاتی اور اگر زندگی عزیز ہے تو اس عقیدے سے دستبردار ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ ہم زندگی

فی عصر المظفر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالمِ نو

دعا کار تقریر نمبر ۱۰۳ ۔۔۔ سے ۔۔۔ پڑھنے سے شروع ہوئی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم O اما بعد O فاعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم O بسم اللہ الرحمن الرحیم O

دنیا کی عمر

یوں تو اس دنیا کی عمر کے بارے میں مختلف اندازے لگائے گئے ہیں اور مختلف عقیدے
بولے جاتے ہیں مگر سب سے زیادہ مقبول عقیدہ یہ ہے کہ ہوئی تو اس وقت سے شروع ہوئی
کہ خدا کی آنکھیں کھولیں اور وہ دیکھ سکے۔ اور یہ اس وقت ہوا جب خدا نے کہا "ہو" اور ہو
گیا۔ اس نے پوری کائنات کی ہر چیز کی اور ہر چیز میں ہر جگہ ہر وقت ہر شکل
سے ہر رنگ میں ہر وقت اور ہر زمان سے اس نے بتا دیا کہ تو ہو جا اور ہو گیا۔ اس طرح
یہ دنیا وجود میں آ گئی

بعثتِ نبوی ﷺ سے پہلے دنیا کے حالات

پھر جب دنیا میں انسان کی آبادی بڑھی اور اس نے ترقی کی تو دنیا کے مختلف
حصوں میں مختلف زبانیں بولی جانے لگیں اور مختلف تہذیبیں وجود میں آئیں۔ انسانوں
کے مختلف گروہ بن گئے اور ہر گروہ نے اپنی اپنی تہذیب کے مطابق اپنے لئے
الگ الگ زبان سے بولنے کے لئے

[illegible] چھوڑ دیے، اپنے جیسے لوگوں پر حکم چلانے کچھ اس کام میں مشغول تھے، چوکا دے بجانے میں مصروف، مگر بیل یہ نہ سمجھتا کہ کسان کس غرض سے اس کی طرف متوجہ ہے اور اسے وہ تنکا تقریب روگ ہے

اس نیت کا حسن تو دنیا و عقبیٰ کی بہبود حال و مآل کا موجب تھا، مگر ظاہر بے حس دیکھنے والوں کی آنکھیں پتھرا گئیں، ایمان و یقین کی دولت سے محروم ہوا یہ نیت خراب ہو چکی تھی، پورے پورے ملک میں جھوٹ نے ایسا صاف یقین نہ تھا، تو سچ کا سارا کاروبار قصہ تھا، اس نیت کے پیچھے دو دل تھا، ایک سے اپنے کلیجوں کے ٹکڑوں کے سامنے سر جھکایا، ایک خدا کے سامنے اس کو جھٹلانے کو تیار، خدا

ہے۔ اور اس کے بعد دوسروں کی باری آتی ہے۔ اس طرح کھانے کے وقت میں بھی ایک قسم کی ترتیب اور تقدیم و تاخیر کی رعایت رکھی گئی ہے۔

اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جو کارخانہ پسند خاطر ہو اور جس کارخانہ کی ترقی کو دیکھ کر دل خوش ہوتا ہو اس کارخانہ کے بنانے والے کی قدر کرنی چاہئے۔ اس کی تعریف کرنی چاہئے۔ اس کے قریب رہنا چاہئے۔ اس کی خدمت کرنی چاہئے۔ اس کے بھیجے ہوئے پیغمبر کی قدر کرنی چاہئے۔ اس کے بھیجے ہوئے پیغمبر کے ساتھ اس کے بھیجنے والے کی قدر کرنا لازم ہے۔ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اس پیغمبر کا نام لینا بھی عبادت ہے۔ اللہ کے احکام پر عمل کرنا بھی عبادت ہے۔ اس کی یاد میں آنسو بہانا بھی عبادت ہے۔ اس کے ذکر پر آنکھوں میں آنسو آجانا بھی عبادت ہے۔ اس کی یاد میں دل کا بے چین ہو جانا بھی عبادت ہے۔ اس کی یاد میں دل کا بے قرار ہو جانا بھی عبادت ہے۔ اس کی یاد میں دل کا بے تاب ہو جانا بھی عبادت ہے۔ اس کی یاد میں دل کا بے چین ہو جانا بھی عبادت ہے۔ اس کی یاد میں دل کا بے قرار ہو جانا بھی عبادت ہے۔ اس کی یاد میں دل کا بے تاب ہو جانا بھی عبادت ہے۔

اس کی یاد میں دل کا بے چین ہو جانا بھی عبادت ہے۔ اس کی یاد میں دل کا بے قرار ہو جانا بھی عبادت ہے۔ اس کی یاد میں دل کا بے تاب ہو جانا بھی عبادت ہے۔

یہاں پہ مار عدلیا ں کا ذکر ہے

کہ میرے نبی ﷺ کے میری زبان سے

اس آیت کی دوسری علامت مگر بڑی اہم علامت یہ ہے کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ کا یہ مقصد ہے کہ لوگوں پر اصل حقیقت یہ کھل کر سامنے آجائے کہ اللہ کی پہچان کیا ہے۔ اللہ کی معرفت کیا ہے۔ اللہ کی محبت کیا ہے۔ اللہ کی عبادت کیا ہے۔ اللہ کی بندگی کیا ہے۔ اللہ کی اطاعت کیا ہے۔ اللہ کی فرمانبرداری کیا ہے۔ اللہ کی رضا کیا ہے۔ اللہ کی ناراضگی کیا ہے۔ اللہ کی خوشنودی کیا ہے۔ اللہ کی ناخوشی کیا ہے۔ اللہ کی رحمت کیا ہے۔ اللہ کی زحمت کیا ہے۔ اللہ کی نعمت کیا ہے۔ اللہ کی نقمت کیا ہے۔ اللہ کی جنت کیا ہے۔ اللہ کی جہنم کیا ہے۔ اللہ کی بندگی کیا ہے۔ اللہ کی غلامی کیا ہے۔ اللہ کی عبادت کیا ہے۔ اللہ کی ریاضت کیا ہے۔ اللہ کی مشقت کیا ہے۔ اللہ کی راحت کیا ہے۔ اللہ کی تکلیف کیا ہے۔ اللہ کی آسائش کیا ہے۔ اللہ کی مصیبت کیا ہے۔ اللہ کی نعمت کیا ہے۔ اللہ کی زحمت کیا ہے۔ اللہ کی رحمت کیا ہے۔ اللہ کی نقمت کیا ہے۔ اللہ کی جنت کیا ہے۔ اللہ کی جہنم کیا ہے۔

امت کے لئے حضور ﷺ کی قربانیاں

انہوں نے زندگی کی چند خوشیاں اپنی ذات پر حرام کر لیں۔ اپنے خاندان کی زندگی کو اس سے محروم کر لیا۔ اپنے رب کی قربت کے لئے انہوں نے اس مقصد کی خاطر یہ سب قربانیاں دیں۔ اس مقصد کی خاطر یہ سب کچھ کیا۔ اس مقصد کی خاطر یہ سب کچھ کیا۔ اس مقصد کی خاطر یہ سب کچھ کیا

عید الفطر کا پیغام

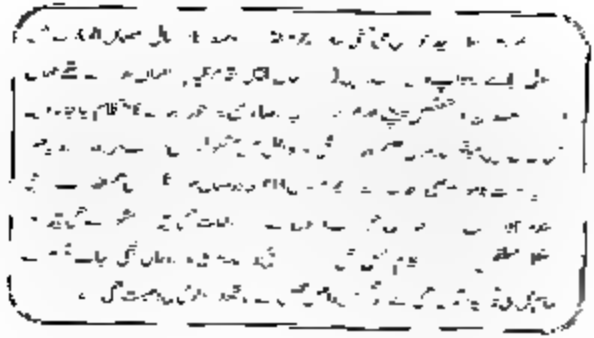

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

امابعد

فقد قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم

یریدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ

صدق اللہ العظیم

[illegible] جاتا ہے [illegible] کامیابی [illegible] کرم اللہ کی برائی یا [illegible] نہیں [illegible] جب کریم شروع [illegible] جب آپ [illegible] سے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہ

[illegible] ہے [illegible] ان کا قول [illegible] ان [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [

پتہ بھی نہیں چلتا کہ کب رمضان آیا اور کب ختم ہو گیا ان کے مہینوں اور رمضان میں کیا فرق ہے تو یہاں چیز دیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی ہدایت دی ہمیں کہ اسلام کی دعوت سے نوازا اس نے ہمیں صحت دی مالی صحت جس سے وہ محروم ہیں اور اس کے بعد سب سے بڑی چیز ہے کہ توفیق دی سب کا اعتماد توفیق پر ہے ہی ساری چیزیں جمع ہیں مگر توفیق نہیں تو کچھ بھی نہیں یعنی روزہ رکھنے کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہے الحمد للہ کے فضل سے تندرستی ہے، موافق چاہئے، بلوغ چاہئے تو وہ بھی موجود ہے صحت چاہئے تو وہ بھی موجود ہے، اور روزے کے مسائل معلوم ہونے چاہئیں تو وہ بھی معلوم ہیں حکومت روکی قانون روکتا ڈاکٹری نے کہا ہے کہ ہمارے لئے روزہ رکھنا مناسب نہیں ہے تو یہ بھی نہیں ہے پھر روزہ نہیں رکھنے کی اور کوئی وجہ نہیں۔

توفیق کا مطلب

توفیق وہ چیز ہے جس کا ترجمہ کسی زبان میں نہیں ہو سکتا توفیق کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا رحمت کا ارادہ کرنا، اور اللہ تعالیٰ کا اس کے دل میں خیال اور جذبہ ڈال دینا کہ یہ کام کرنا ہے، تمہارے دل کا دنوں اور سوچ کو بنانا ہے، اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ فیصلہ کرنا کہ یہ کام ہو یہ شخص روزہ رکھے، نماز پڑھے ان سب کے مجموعے کا نام توفیق ہے، اتنی بڑی چیز ہے ہم نے عبادت یاں کی ہے وہ عربی کے قرآن مجید کے ایک لفظ میں ادا کیا ہے اس کا نام ہے "توفیق"

آپ دیکھیں گے، اپنے قلب میں دیکھیں گے کہ ماحول موجود، سارے اسباب موجود، شرائط موجود، فضا موجود لیکن روزہ نہیں اس لئے کہ توفیق نہیں، اللہ نے ہم کو ساری چیزیں عطا کیں ساتھ میں توفیق بھی عطا فرمائی اس پر اللہ کی بڑائی بیان کرو "ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم"

اس کو چھٹی سنائی جس کو سبق یاد ہوا

چنانچہ مسنون یہ ہے کہ عید آئے عید الفطر ہو "بتدریج" آہستہ آہستہ بلند ہوتا آئے اور عید الاضحیٰ ہو تو "فوراً" شروع سے "اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد" پکارتا ہوا آئے اور مسنون یہ ہے کہ ایک راستہ سے آئے اور دوسرے راستہ سے

جائے تاکہ سارے لوگوں سے معذور ہو جائے اور وہاں کے رہنے والوں کے کانوں میں یہ لفظ پڑ جائے اور وہ تین گواہی دے دیں جب تک عید کی نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے یہ جاتا رہے "ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم ولعلکم تشکرون" تاکہ تم شکر کرو کہ اللہ نے تمہیں توفیق دی عافیت بخشی تم سے دور رکھا وبا کو یا کوئی بیماری وغیرہ کے باعث چھوٹ گئی تو اس سے بھی نیت اچھی کی اور دیکھیں کتنی بھی خوشی کے تہوار ہیں۔ سب میں خوشی ہوتی ہے لیکن ان میں جو وبائیں ہوتے ہیں وہ ہر وہ جو معمول سے ہو بھی معاف ہو جاتا ہے۔ میں اسلام تجارت سے کہ اس میں خوشی سے دل کھول دیا جاتا ہے کام ایسا بھی نہیں ہوتا کہ آدمی سمجھے کہ کام نہیں ہوتا نہیں بلکہ کام ایسا مبارک ہوتا ہے ترقی دینے والا ہوتا ہے اور محقق ہوتا ہے اور نہایت اشرافت کا ہوتا ہے جو دور ختم آپ نے بھی ہو رہے ہیں وہ تین دن یہاں کچھ اشتراق و اشتیاق پر ہے جو فرض واجب نہیں ہیں لیکن عیدی کی نماز جماعت کی ہے اور تہوار آپ کچھ کہیں کہ تو اس میں عبادت ہو جاتے ہیں کوئی پوچھ ہوتا کہ چرچ جائے نہ جائے کہ کس سے کچھ کا دن ہے اور یہاں تو کام ہو جاتا کہ ظہر کی نماز دو میاں میں دو گانہ دو جماعتیں ہیں ہے اسلام میں شرکا طریقہ کچھ نہیں ہے بلکہ یا تشبیہ ہے

اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

اس امت نے سبق یاد کر لیا ہے۔ الحمد للہ ساری امتیں سبق بھلا بیٹھیں بات یہ ہے کہ ساری امتوں میں دنیا میں ایسی کوئی امت نہیں جس نے سبق یاد کیا ہو جس کو سبق یاد ہے کیا یاد ہے بھی ہو تو جب اسے سبق یاد ہو اچھی نہیں ملی سبق یاد کرنے والے کو کتب میں پڑھنے دے وہ چھٹی نہیں ہے بلکہ اس کی دے دیں میں اور کوئی اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہتے اس سے اس میں اضافہ ہوگا کمی نہیں ہوگی

تو وہ بعثت ہے اور فطر والی یہ پڑتا ہے، ہو رہا ہے گی ہے کہ ہمارے ارمان کے تہواروں میں یہ نہیں بلکہ وہاں تو کھانا پینا ہے، وہاں عید ایک طرف سے اور یہاں لینے سے زیادہ دینا ہے غریبوں کو فطرہ دو اللہ کی سامنے دو رکعت شکر کی نماز پڑھو، اور پھر تکبیر پڑھو اور اللہ کا شکر ادا کرو "ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم ولعلکم تشکرون"

نیا متفقہ عید سے محروم ہے

[illegible]

ہم میں سے کوئی بھی اس طرح کی بات نہیں کرتا۔ ہم سب ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں۔ ہم سب ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم سب ایک ہی جگہ پیدا ہوئے۔ ہم سب ایک ہی جگہ پلے بڑھے۔ ہم سب ایک ہی جگہ تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ہم سب ایک ہی جگہ کام کرتے رہے۔ ہم سب ایک ہی جگہ رہتے رہے۔ ہم سب ایک ہی جگہ مرتے رہے۔ ہم سب ایک ہی جگہ دفن ہوتے رہے۔ ہم سب ایک ہی جگہ زندہ رہتے رہے۔ ہم سب ایک ہی جگہ مرتے رہے۔ ہم سب ایک ہی جگہ دفن ہوتے رہے۔

"یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی و جعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی الا بالتقوی"

تمہارے باپ بھی ایک تھے تمہارا باپ بھی ایک ہے۔ تم سب ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو۔ چنانچہ جہاں عرب کے لوگ اپنے آپ کو دوسرے لوگوں سے برتر سمجھتے تھے وہاں اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ تم سب ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو۔ تم سب ایک ہی جگہ پیدا ہوئے۔ تم سب ایک ہی جگہ پلے بڑھے۔ تم سب ایک ہی جگہ تعلیم حاصل کرتے رہے۔ تم سب ایک ہی جگہ کام کرتے رہے۔ تم سب ایک ہی جگہ رہتے رہے۔ تم سب ایک ہی جگہ مرتے رہے۔ تم سب ایک ہی جگہ دفن ہوتے رہے۔ تم سب ایک ہی جگہ زندہ رہتے رہے۔ تم سب ایک ہی جگہ مرتے رہے۔ تم سب ایک ہی جگہ دفن ہوتے رہے۔

"وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما"

ہم کو طرح چلیں کہ کوئی کہہ سکے۔ ہم نے کانٹے بوئے ہیں۔ ہم پل صراط پر سے بچ کر نکل جائیں گے۔ ہم نے کیا شرعیں بھی دے دی ہیں۔ ہم نے کیا شرعیں بھی دے دی ہیں۔ ہم نے کیا شرعیں بھی دے دی ہیں

[illegible]

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ہدایت سب سے بڑی نعمت ایمان ہے

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد
وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، امر دعا بدعوتہ فی یوم الدین

حمد اور [illegible] ہیں آپ [illegible] اللہ کے فضل سے [illegible]
ہمارے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ [illegible]
شکر اور صبر [illegible] کس پر [illegible] کس سے ہم کو یہاں تک پہنچنا [illegible]
تھے اللہ تعالیٰ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
یاں [illegible] کرانی [illegible] اپنی بات [illegible] محنت اور [illegible]
سے [illegible] بدل [illegible] یہاں تک پہنچے ہیں [illegible] [illegible]
[illegible] یہ سب [illegible] ہیں [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] بات [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

فرمایا تو اس جنگل بیابان علاقہ میں اللہ نے اپنے نیک بندوں کو بھیجا، انہوں نے آپ کو دین کی دعوت دی اور یہاں قائم کیے، تھوڑا سا بھی رشتہ ہے کہ آپ سے یہاں جو بزرگ ہے جن کا نام بہار ولی گنج ہے شیخ صلاح الدین صاحب کا انتقال پرسوں ہوا ہے اور کل پھر ہمارا دکن ہے، ہمارا چاندی دکن سے قطب الدین چشتی جو یہ طرف سے آئے تھے، جو قطب مدنی کہلاتے ہیں ہم سب لوگ ان کی اولاد میں ہیں ہمارا یہ ہے بریلی شیخ پور سوا سات پورہ الہ آباد، پھر پاکستانیوں میں بھی بہت سے ہمارے خاندان کے، یہ سب قطب مدنی کی اولاد میں ہیں۔

کوئی اپنے تو کوئی کوئی سنی اور کوئی مدنی نسبت سے تو ہمارا آپ کا ایک رشتہ بھی نکلا، آپ کے دادا محسن اور مربی صلاح مدنی صاحب تو مشکل سے آئے ہوں گے ہم لوگ پہلے زمانہ پہ ہوں گے وہیں قطب مدنی رحمۃ اللہ علیہ یا حضرت شاہ مینا کی اولاد میں بڑے بڑے عالم اور بڑے بڑے بزرگ پیدا ہوئے ہیں جن میں یہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ سب سے زیادہ مشہور ہیں جس کی وجہ سے یہ ایک نئی دعوت شروع ہوئی ہے اس سے زیادہ کچھ کہنے کی نہیں، لاکھ ان لوگوں کی تعداد ہے جنہوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور شرف دیکھ کر سے توبہ کی اور چالیس ہزار اس کے علاوہ مسلمان ہوئے یہ معتبر اعداد و شمار ہیں جو کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں اور یہ بھی کہ جس نے ان کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اسی وقت اس کو شرک سے نفرت ہو گئی بدعت اور بداخلاقیوں سے نفرت ہو گئی کچھ کہنے کی ضرورت نہیں بھی اس کی زندگی نے سانچے میں ڈھل جاتی تھی

یہ بات تو تسلسل سے سنی گئی ہے اور لکھی گئی ہے اور ہم نے کتابوں میں بھی پڑھا ہے اور بزرگوں سے سنا ہے اور جیسے متحقق اور منصف پسند لوگ ہیں سب اس کو مانتے ہیں، سب سے اہم چیز ہے کہ آپ اس دولت کی حفاظت کریں، اس دولت ہدایت کی حفاظت کریں الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ جس نے ہم کو یہاں تک پہنچایا اور ہمیں ہدایت دی، آپ کا یہاں آنا مبارک آپ کے ملفوظات مبارک، آپ کی تصنیفات مبارک، اولاد بھی مبارک، جتنے بچے تھے سب مبارک، اللہ کی رحمت کاملہ میں برکت دے، بعضوں کو تو میں نے دیکھا ہے لیکن سب سے بڑی چیز آپ کے پاس ہے وہ ظاہر ہے آپ اس کو

وب اچھی طرح سے لکھ لیجئے کہ یہ سب چیزیں کام آنے والی نہیں ہیں اور نہ زندگی بھی سے تم سے برس کی عمر ہوئی، اس کے بعد کچھ نہیں وہاں ایک کلمہ کام آئے گا یہی ماریں کام آئیں گی دشمنوں سے عزت کام آئے گی کوئی چیز کام نہیں آئے گی اس وقت ہم جو کچھ آپ سے محبت سے وقت میں کہہ سکتے ہیں وہ یہ کہ اپنے ایمانوں کی خوب حفاظت کیجئے اپنی اولاد کے ایمان کی بھی حفاظت کیجئے اپنی اس کی فکر رکھئے، ہم نے کئی روایتوں میں کہا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام خود پیغمبر، باپ پیغمبر، دادا پیغمبر اور ان کے والد پیغمبر کی چوتھی پشت تھی جیسے ہی انہوں نے آنکھ کھولی، ہوش سنبھالا ان کے کان میں جو آواز پہنچی وہ یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی اس کا شریک نہیں، کوئی اس کا ساجھی نہیں، کوئی اس کا برابر کا نہیں، کوئی اس کے جوڑ کا نہیں اور کوئی جانے اور مانے والا نہیں۔ بچپن سے یہ بات گھٹی میں پڑی تھی یہ تھی یعقوب علیہ السلام کی ہوت کی شان تھی اللہ دین سے محبت تھی اور اولاد سے بھی محبت کا تقاضا تھا، انہوں نے کہا جب وہ سمجھ گئے کہ اب وہ نہیں بالکل آخری وقت ہے سب بچوں کو بلا لیا بیٹے بھی ہوں گے، پوتے بھی ہوں گے نواسے بھی ہوں گے، انہوں نے اچھی طرح بلا لیا۔ انہوں نے کہا تم مجھ سے سچ سچ بتاؤ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ اولاد سے پوچھتا کہ حضرت یہ بات پوچھنے کی ہے بیٹوں کے بیٹے ہیں، کس سے پوتے ہیں، کس سے پرپوتے ہیں، کس کی اولاد ہیں، آپ کے گھر میں سوائے اللہ کی عبادت کے دیکھا کیا، یہ بات بھی کھلے تھی پائے تھے اس کو ظاہر کر کے ایک گندگی کی طرح نکال دے، اللہ کے علاوہ کسی کا نام لیتے تو طمانچے مارتے اور اس کو گھر سے نکال دیتے، تم نے گھر میں اللہ کے علاوہ غیر اللہ کا نام لیتے ہو اس گھر میں دیکھا کیا ہے، سنا کیا ہے، اس گھر میں کسی سے پوچھنے کی ضرورت کیا، دس محبت ہوتی ہے تو گھر ہوتی ہے

عشق است و ہزار بدگمانی

عشق ہے اور ہزار بدگمانیاں، تو سارے مسلمانوں کو دین سے وہ محبت نہیں رہی سب بند کریں گے اپنی اولاد کو سمجھانے، کہاں سے لائیں گے کیا پڑھانا چاہئے، کیا نہ پڑھانا چاہئے، ہو تو ضیع ڈالا اور سب کچھ لا گئے، بھلی اس کلاس کو جس کا ایمان باقی رہے گا یا نہیں، تمہارے بعد اس رستے پر رہیں گے یا کسی اور راستے پر چلے جائیں گے۔ سارے مسلمانوں کو اس کی

[illegible] ہوگئی ہے اس کا نتیجہ ہے کہ آج عقل [illegible] نہیں کہ یہ بھی
توحید دل ہوگئی [illegible] وہ اس وجہ سے [illegible] نہیں کھینچی، [illegible] اس سے
[illegible] اسی لئے [illegible] ہاتھ چلایا [illegible] پھر دین اسلام [illegible]
[illegible] کھینچنے کے لئے تیار ہو گئی، [illegible] دین والوں کا [illegible]
[illegible] پر بس ہوگی ہو گا، [illegible] کر اللہ کے [illegible] بھگانے والا ہوں۔ اس
[illegible] میں [illegible] پیدا ہوگئی ہے کہ [illegible] ہوں [illegible]
[illegible] سے [illegible] پوچھے کہ [illegible] پر چلانے [illegible] یہ سب
[illegible] ہے [illegible] کا کام ہے ایسا [illegible] کہ آپ [illegible]
[illegible] ہے صرف [illegible] بلکہ [illegible] کی [illegible] اس نے [illegible]
[illegible] پر فخر [illegible] کہ [illegible] اللہ [illegible] سے [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اب کچھ [illegible] چاہتا [illegible] پر [illegible]
ہے [illegible] عقیدہ [illegible] اپنی [illegible] کے متعلق [illegible] اللہ
نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو [illegible] ہر ایک کو [illegible] معلوم نہیں آپ کہاں
ہوں آپ [illegible] ہوں [illegible] اس کا [illegible] اللہ نے حضرت
یعقوب علیہ السلام کا قصہ سنا [illegible] فرمایا۔ [illegible] یہ [illegible]
[illegible] کے ساتھ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کیا [illegible] واسو [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] تک میں [illegible] اور [illegible] اللہ کے [illegible]
حضرت [illegible] علیہ السلام کے دین پر قائم [illegible] [illegible]
[illegible] سے [illegible]

[illegible] کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

افغانی قوم کے انقلاب اور ان کی قوت کا سرچشمہ

یہ مقالہ پروفیسر عبدالحق نے اس مقالے کی تلخیص ہے جو انہوں نے ۱۹۷۹ء میں ہونے والی ایک بین الاقوامی کانفرنس میں پڑھا تھا۔ اس مقالے میں انہوں نے افغانستان کی تاریخ کے ان پہلوؤں کا جائزہ لیا ہے جن کی وجہ سے افغانی قوم کو ایک ناقابل شکست قوم کہا جاتا ہے۔

[illegible] اس وقت میرا دل مسرت کے جذبات سے لبریز ہے کہ اس روشن اور تابناک چہروں کی [illegible] مختصر سے عرصے کے لئے گھر سے ہوئے ہیں اور میں مدتوں بعد اس عرصے سے میرا مستقل [illegible] رہی تھی کہ اس دوران محبوب ملک وطن سے دیکھنے کی سعادت حاصل [illegible] میں بیٹھے ہوئے میں نے بہت سے بزرگوں سے بہت کچھ پوچھ چکا تھا اور میں سمجھتا ہوں جیسا کہ بعض مواقع پر کہا بھی [illegible] کی تاریخ میں اس [illegible] واقعات اور اس کی وجوہات ان واقعات میں سے زندگی گہرا رشتہ ہے اس کی تجسس اور حقائق کی جستجو سے تمام عصر [illegible] سرچشمہ سوالوں اور غیر معمولی اثرات سے [illegible] آج میں کی تمام قسم کے [illegible] سوالوں سے علم [illegible] اس پر خلق پیدا کرنے سے اس پار بعد و تکاں اور اس کے [illegible] سوالوں کو منور کیا اس لئے سعادت حاصل کا اساس نہ غیر فطری [illegible] میں کوئی تعجب [illegible] ہے یہ ایک مسلمان [illegible] جذبات ہیں جو اس [illegible] کے اس میں لئے جانے [illegible] مسلمان بھائیوں سے ملاقات کے وقت اس رشتے میں منسلک رہے ہیں واقعہ [illegible] اس بات کا آپ حضرات سے اس مجلس میں شرکت اور خطاب کا موقع عنایت فرمایا ہے اپنے روحانی [illegible] ساتھی اس ملاقات اور اس مجلس میں شرکت کا موقع دینے پر عمیم قلب سے آپ حضرات کا شکر گذار ہوں۔

محترم حاضرین۔ آپ حضرات اور خاص طور سے ادب اور تاریخ کا ذوق رکھنے والے اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ افغانی قوم ان قوموں میں سے ہے جو بیرونی اور مرادی

ہے۔ یہ ولید بن عبدالملک کی حکومت کے ابتدائی زمانہ کا واقعہ ہے۔ اس زمانہ میں مسلمانوں کی فتوحات کا سلسلہ بند ہو چکا تھا۔ اور ان کے حوصلے بھی پست ہو چکے تھے۔ ولید کے باپ عبدالملک نے اپنے عہد حکومت میں اپنی تلوار کا جوہر دکھایا تھا۔ اور اپنی بہادری کا سکہ بٹھا دیا تھا۔ اس لئے ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۱۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۲۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۳۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۴۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۵۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۶۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۷۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۸۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۹۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۱۰۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۱۱۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۱۲۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۱۳۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۱۴۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۱۵۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۱۶۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۱۷۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۱۸۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۱۹۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۲۰۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۲۱۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۲۲۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۲۳۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۲۴۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۲۵۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۲۶۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۲۷۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۲۸۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۲۹۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۳۰۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۳۱۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۳۲۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۳۳۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۳۴۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۳۵۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۳۶۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۳۷۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۳۸۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۳۹۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۴۰۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۴۱۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۴۲۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۴۳۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۴۴۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۴۵۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۴۶۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۴۷۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۴۸۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۴۹۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

۵۰۔ ولید کے عہد میں بھی اس کا رعب قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت سے دشمن لرزہ براندام رہتے تھے۔

بجھانے اور خطر پسند طبیعت کو مطمئن کرنے کے لئے خانہ جنگیوں جیسا کہ ہوئی اور جنوبیوں نے لئے کا اصول عالی الفاظ کی جیرت انگیز طاقت سے ظاہر کرنا ہے جو خیالی انسانوں کا حملہ جیسے نے لئے برسر پیکار ہونے کے علاوہ اور کوئی میدان نہیں ملتا تھا یہ عرب شاعر نے حقیقت کی صحیح ترجمانی کی ہے ع

انما مالک نفسہ

ان لم تجد عانا کلہ

(آگ کو جلانے کے لئے کچھ نہیں ملتا تو خود اپنے آپ کو جلا دیتی ہے)

لیکن جب اسلام آیا تو عربوں کے سامنے ایک بلند مقصد اور انسانیت کے لئے نئی طاقتور پیغام آ گیا یہی وہ سالقین ہیں کا جو اسلام سے پہلے صرف اپنے قبیلے کی حمایت کرتے تھے اب اللہ کا کلمہ قرآن ان کے کانوں کی راہ سے دل میں اتر رہا تھا۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تومنون باللہ (آل عمران ۱۱۰)

تم بہترین امت ہو انسانوں کے لئے عام طور پر بنائے گئے ہو بھلائیوں کا حکم دیتے ہو برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اور ان کے ذہن و دماغ میں یہ بات جاگزیں ہو گئی کہ وہ باغوں اور کھیتوں میں آپ سے آپ اگ جانے والے خودرو گھاس پھوس نہیں ہیں بلکہ بھلے قوی مطلوب ہیں ان کے ساتھ بلند مقاصد ہیں ان کی ذمہ داریاں ہیں جو بیدار کارکردگی کے متقاضی ہیں ان کے دل میں یہ بات جم گئی کہ وہ ایسی امت ہیں جو انسانوں کے لئے خاص طور سے بھلائی کی ہی جدوجہد اور خوشحالی کے جذبہ کو تسکین دینے کے لئے آپ سے آپ نہیں پیدا ہوئی ہے تو ان کی زندگی کا حیات اور رجحانات میں درست انقلاب آ گیا اب وہ اپنا مقصد وجود اور اپنی زندگی کی غرض و غایت یہ سمجھنے لگے کہ دنیا کو فتنہ و فساد سے پاک کرنے کے لئے حد جہد کریں اور اس راہ میں قربانیاں دیں یہاں تک کہ عبادت صرف اللہ ہی کے لئے مخصوص ہو جائے اور انسانوں کو تاریکیوں سے نکال کر اجالے میں لائیں بندوں کی غلامی سے نجات دلائیں اور خدائے واحد کے آستانہ جلال پر جھکنے میں دنیا کی تنگی سے نکال کر دنیا و آخرت کی

...حضرت ... اور ... کے ... اسلامی ... اور ... کے ... ہمارا ...

... کے ... کے ... آپ ... ہوئے ... کے ... ہوئے ... کے ... ہوئے ... کے

کا یہ فرمان یاد کا عقیدہ بن گیا۔

کلکم من آدم و آدم من تراب لا فضل لعربی علی عجمی ولا عجمی علی عربی الا بالتقوی۔

تم میں کا ہر ایک آدم ہی سے ہے اور آدم مٹی سے ہے۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر فضیلت نہیں ہے نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر مگر تقویٰ کے اعتبار سے

پھر اُن کا لحاظ نظر انداز ہو گیا کہ وہ حقِ الٰہی صدا کو تسلیم کرتے تھے خود رائی اور بے دلیل تقسیمات و مسلمان ہاں صدیوں سے نسل در نسل سماج کا نات میں آگے بڑھ رہا ہے یہ تنگ نظری نہ ہوتا تو اور کیا ہے یاد رہے جاہلانہ طرح صدیوں تاریکیوں میں بھٹکتے رہے

تیسرا امر ہے ضبط و تحکم اختیار جب وہ خدائے واحد پر ایمان لے آئے اس سے سوال ہوا کہ حرمت پر ایمان لے آئے تقاضائے قدر پر ایمان لے آئے اور یہ سمجھ گئے کہ جب کبھی ایک وقت مقرر ہے اس سے پہلے ظہور نہیں ہو سکتی ہے صبر و تحمل سے اور اسباب سے اللہ کا فرمان سنا اس دل میں سمایا کہ

انما تکونوا یاتکم نصوب ولو کنتم فی بروج مشیدہ النساء ۷۸

تم جہاں کہیں بھی ہو وہاں ہی تم کو موت آ جائے گی اگرچہ تم مضبوط چونے قلعوں کی میں ہو۔

فاذا جاء اجلھم فلا یستاخرون ساعۃ

جب ان کا وہ معین وقت پہنچتا ہے تو اس وقت ایک ساعت پیچھے نہیں ہٹ سکتے ہیں

ولا یستقدمون (یونس ۴۹)

اور نہ آگے سرک سکتے ہیں۔

اس ایمان نے ان کو وہ استغنا اور خود اعتمادی عطا کی وہ سمجھ گئے کہ انسان کی موت اس وقت آ سکتی ہے جو اللہ نے مقرر کر رکھا ہے اس سے ایک گھڑی بھی پیش کر یا تاخیر نہیں کی موت کا وقت معین ہے اور ہر ایک اللہ کی مشیت قدرت و اختیار میں ہے

اسی نے مزید خود اعتمادی اس ایمان بالقدر سے حاصل کی کہ اس کی مشیت حدائی فتح کی ہے اور وہ اللہ ہی اس کے دین کے محافظ و مددگار ہیں انہیں سے اللہ کا یہ فرمان سنا

انهم لهم المنصورون وان جندنا لهم الغالبون (الصافات ۱۷۱ تا ۱۷۳)
بے شک ہی ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے ہماری یہ قطعی بات پہلے سے کہی ہوئی ہے کہ ہمارا ہی لشکر غالب رہتا ہے

لا ان حزب الله هم المفلحون (المجادلہ ۲۲)
خبردار اللہ کا گروہ فلاح پانے والا ہے

انا لننصر رسلنا والذين امنوا في الحياة الدنيا ويوم يقوم الاشهاد
ہم اپنے پیغمبروں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی قیامت کے دن جب گواہ بیان دینے کھڑے ہوں گے)

وتلك القرى اهلكناهم لما ظلموا (الکہف ۵۹)
(یہ) بستیاں تھیں (جو تباہ ہوئیں) ان کے رہنے والوں کو ہم نے ہلاک کر دیا جب انہوں نے ظلم کیا (یعنی حد سے تجاوز کیا)

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
اور تم ہمت نہ ہارو اور رنج نہ کرو اور غالب تم ہی رہو گے اگر تم پورے مومن ہو گے اور اسی طرح کی دوسری آیتیں ان کے دلوں میں پڑھ پڑھ کر ان کے یقین و عقیدہ میں مزید پختگی اور استحکام پیدا کر دیتا

اس موقع پر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اسلامی لشکر کے ساتھ مدائن کے پہلے حملہ سے پیچھے ایک لمبے عرصے تک بیمار اور علیل رہے اور آخر میں ایسا کیا گیا کہ پیش قدمی حضرت سلمان فارسی کی طرف سے ہوئی اور ان سے مشورہ کیا گیا کہ کیا کیا جائے اور کس طرح کیا جائے اور انہی کے مشورہ کے مطابق عمل کیا گیا تو حضرت سلمان فارسی نے اس وقت جو کچھ کہا تھا اس کے محفوظ نہ رہنے کا مجھے افسوس ہے

مجھے یہ بتانا ضروری ہے اور مجھے پورا یقین ہے کہ مدائن کے محاصرہ کے دوران بھی اس وقت تک نہیں پہنچا ہے جب تک ان کے لئے مقدر کیا گیا ہے پھر میں کیسے یہ سمجھ لوں کہ ان پیغام سے حاصل نہ ہو جائیں گے۔ حضرت سلمان فارسی کا جملہ اپنے اندر بڑے

[illegible] [illegible] [illegible] [

قوموں کی زندگی شخصیت اور پیغام کی رہین منت ہے

(یہ تقریر ۱۹۵۲ء میں ندوۃ العلماء کے اجتماع پر جلسۂ استقبال میں کی گئی تھی)

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

معزز حضرات آج کے اس اجتماع اور اس تحفی موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چند ضروری باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں سب سے پہلے میں دارالعلم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی جانب سے اور اس عزیز مہمان ملک کا دورہ کرنے والے وفد کی جانب سے اس پاکیزہ اور منتخب سرزمین لکھنؤ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور یہاں کی حکومت اور عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارا پرخلوص اور شاندار استقبال کیا اور ہمارے ساتھ جو ادب و احترام اور خوش اخلاقی پیش آئے اور اس میں کوئی کمی یا خامی یا استدراک کی بات بھی نہیں ہوسکتی کیونکہ شائستہ اور حسن اخلاق ان کا پرانا جوہر ہے اور عربوں کا مثل مشہور ہے الفضل ما شهدت به الاعداء (فضل وہی چیز ہے جس کی شہادت میں تعصب تنگ نظری بھی جائز اور بیگانے دل سے اپنے وسیع و عمیق مفہوم کے ساتھ اس قوم کے حاصل فخر کارناموں میں سے ہے سرفروشی و جانبازی اور اس کی سلامت و حکومت کے پیچھے میں جلد و سریع ہے اور اسی نے ان کو اپنے ملک کے حدود سے باہر نکلنے، عالمگیر پیمانہ پر کام کرنے پر آمادہ کیا اور یہ اسلام کی مشعل اور تہذیب و ثقافت اور حسن انتظام کی صلاحیتیں لئے ہندوستان تک پہنچی میں نے اس قوم کی تاریخ میں اسکی حکومت کی داستانوں میں طویل مدت گذاری ہے افغانستان کے پڑوسی ملک ہندوستان کا شہری ہونے کی وجہ سے ممکن تھا کہ اس سے بہت پہلے میں اس ملک کا دورہ کرتا لیکن مشیت الہٰی نے اسے تا حال موقوف و مؤخر رکھا شاید اس میں خدا کی کوئی حکمت و مصلحت پوشیدہ ہو گذشتہ حاضرین زمانہ قدیم میں عرب اس ملک کو بہت دور دراز کا ملک سمجھتے تھے اسے مسافت کی دوری اور راستوں کی پیچیدگی اور ناآشنائی کے

ے مورخانہ پیش کرتے تھے اور اس سے ساتھ ہی ساتھ اظہار کرتے تھے کہ یہ آپ کی طرح ہیں

قالو نحن نقص علیک احسن القصص
بما اوحینا الیک ھذا القرآن وان کنت من قبلہ لمن الغافلین

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپ سے پہلے جو انبیاء گزرے ہیں آپ ان سب کی تاریخ سے واقف تھے

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ زمانہ بعثت کے اعتبار سے ہم سے بہت قریب ہونے کے باوجود اپنے اپنے زمانہ کے لوگوں سے بہت کچھ مختلف تھے اور آپ کی تاریخ کے بارے میں ان کی معلومات بہت ہی ناقص تھیں

ولقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون
فسبح بحمد ربک وکن من الساجدین
واعبد ربک حتی یاتیک الیقین

لیکن جب کبھی بھی آپ کو اپنے اوپر ہونے والے مظالم سے تکلیف پہنچتی تھی تو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید میں مشغول ہو جاتے تھے اور اس کی عبادت میں مصروف ہو جاتے تھے یہاں تک کہ آپ کو یقین حاصل ہو جاتا تھا

اس طرح سے آپ کو اپنے مقصد کی راہ میں جاں نثار کرنے کی ترغیب سے آپ کے دشمنوں کے ساتھ آپ کے طریقہ کار کی وضاحت ہو جاتی ہے اور آپ کی ذات کے ساتھ ساتھ آپ کی رسالت کی بھی حفاظت ہو جاتی ہے اور آپ کی رسالت کی حفاظت آپ کی ذات کی حفاظت سے زیادہ اہم ہے

اس طرح سے قرآن نے تاریخ کو ایک نئی زندگی بخشی ہے اور اس کو ایک نئی روح عطا کی ہے اور اس کو ایک نئی زندگی بخشی ہے اور اس کو ایک نئی روح عطا کی ہے اور اس کو ایک نئی زندگی بخشی ہے اور اس کو ایک نئی روح عطا کی ہے

اس طرح سے آپ کو اپنے مقصد کی راہ میں جاں نثار کرنے کی ترغیب سے آپ کے دشمنوں کے ساتھ آپ کے طریقہ کار کی وضاحت ہو جاتی ہے اور آپ کی ذات کے ساتھ ساتھ آپ کی رسالت کی بھی حفاظت ہو جاتی ہے اور آپ کی رسالت کی حفاظت آپ کی ذات کی حفاظت سے زیادہ اہم ہے

اس طرح سے قرآن نے تاریخ کو ایک نئی زندگی بخشی ہے اور اس کو ایک نئی روح عطا کی ہے اور اس کو ایک نئی زندگی بخشی ہے اور اس کو ایک نئی روح عطا کی ہے

پیغام سرکار کیں بلکہ اس پیغام کے لئے جوش اور ولولہ کی ضرورت ہے اصلاحی تحریک کو وقت بھی لگے اور اسے مزید وقت دینے کی ضرورت ہے تاکہ جوش ایام پیچھے چلے جائے اور پانی نیچے بیٹھ جائے۔

وما علینا الا البلاغ المبین